اِفہام التجوید

رشحاتِ قلم

پروفیسر صاحبزادہ قاری مُحمّد مشتاق انور
(گولڈ میڈلسٹ)

ادارہ صوت القرآن پاکستان (رجسٹرڈ) جوہر آباد

افہام التجوید

رشحاتِ قلم

پروفیسر صاحبزادہ
قاری محمد مشتاق انور
(گولڈ میڈلسٹ)
گورنمنٹ کالج آف کامرس
جوہر آباد

ادارہ صوت القرآن پاکستان رجسٹرڈ جوہر آباد
0454-720485

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب .... افہام التجوید

مرتب .... صاحبزادہ پروفیسر قاری محمد مشتاق انور للّٰہی

حسب فرمائش .... پیر طریقت حضرت صاحبزادہ حافظ مطلوب الرسول للّٰہی

پروف ریڈنگ .... قاری محمد اصغر معینی

تعداد .... ایک ہزار

صفحات ۲۱۶

کمپوزنگ .... قاری محمد مطلوب عالم سرور

طابع .... ملک محبوب الرسول قادری

ہدیہ .... -/150 روپے

باہتمام .... اسلامک میڈیا سنٹر

27/A شیخ ہندی سٹریٹ داتا دربار مارکیٹ، لاہور

0321/0300-9429027, 042-37214940

.... ملنے کے پتے ....

ادارہ صوت القرآن پاکستان (رجسٹرڈ)

بالقابل ڈسٹرکٹ پبلک سکول جوہر آباد (پنجاب) 0454-720485

ادارہ معین الاسلام۔ بیربل شریف ضلع سرگودھا

دربار عالیہ حضرت بابا جی میاں غلام سرور قادری رحمۃ اللہ علیہ

نزد موٹروے پوائنٹ للّٰہ ٹاؤن ضلع جہلم

جامعہ اسلامیہ لاہور

گلشن رحمان۔ ایچی سن سوسائٹی (نزد ٹھوکر نیاز بیگ) رائے ونڈ روڈ، لاہور

ادارہ منہاج القرآن پاکستان۔365۔ ایم۔ ماڈل ٹاؤن، لاہور

انٹرنیشنل قرآن اکیڈمی نزد چاندنی چوک (راولپنڈی)

حسن ترتیب

﴿پہلا باب﴾

(حصہ اول)

(حصہ دوئم)

(حصہ سوئم)

﴿دوسرا باب﴾

(حصہ اول)

(حصہ دوئم)

(حصہ سوئم)

﴿تیسرا باب﴾

(حصہ اول)

(حصہ دوئم)

(حصہ چہارم)

﴿پانچواں باب﴾

(حصہ اول)

(حصہ دوئم)

﴿چھٹا باب﴾

(حصہ اول)

(حصہ چہارم)

﴿نواں باب﴾

(حصہ اول)

(حصہ دوئم)

(حصہ سوئم)

﴿دسواں باب﴾

(حصہ اول)

(حصہ دوئم)

(حصہ سوئم)

﴿گیارھواں باب﴾

(حصہ اول)

پیش لفظ

﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾

﴿الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام

علی سید المرسلین وعلی اٰلہ واصحابہ اجمعین﴾

تمام تعریفیں اللہ وحدہ لاشریک کیلئے ہیں۔ جو ساری کائنات کا خالق و مالک اور معبود ہے۔ ہم اس کی ذات والا صفات کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے اپنے بندوں میں سے بعض کو اپنی مقدس کتاب کی تعلیم کا شرف عطا فرمایا۔ جس نے ہمارے آقا و مولا جناب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو رحمت کائنات اور پھر معلم کائنات بنا کر بھیجا۔ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

خیر کم من تعلم القرآن و علمہ (صحیح بخاری)

ترجمہ:۔ ''تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو خود قرآن سیکھتا ہے اور دوسروں کو سکھاتا ہے۔''

آپ ﷺ نے مزید فرمایا کہ جو کوئی اپنے رب کریم سے ہم کلام ہونا چاہے تو وہ قرآن کریم کی تلاوت کر لیا کرے اور اس کی تلاوت کا انداز بھی وہی اپنایا جائے جیسا کہ خود قرآن پاک حکم دیتا ہے۔

ورتل القرآن ترتیلاً (سورہ مزمل)

ترجمہ:۔ ''اور قرآن کو مجید کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔''

قرآن مجید کی تلاوت اس کے قواعد وضوابط کے مطابق کی جائے۔ آپ ﷺ کا ارشاد پاک ہے۔ اس شخص پر سلامتی ہے جو کہ اس کو تجوید کے ساتھ پڑھے اسکی ہر آیت کو سوچ سمجھ کر پڑھے۔ اسکے معنی ومطالب پر غور کرے۔ اس میں موجود احکامات پر عمل کرے اور اس میں دی گئی تعلیمات سے اپنے اخلاق کو سنوارے۔ مزید فرمایا۔

اقرأالقرآن بلحون العرب واصواتِہا (مشکوۃ شریف)

ترجمہ:۔ ''قرآن مجید کو عربوں کی آواز اور لب ولہجہ میں پڑھا کرو۔''

آپ ﷺ نے مزید فرمایا کہ اہل فسق وفجور کے لب ولہجہ سے بچو۔ میرے بعد ایسی قومیں آئیں گی جو قرآن مجید کو گانے اور نوحہ کناں کے انداز میں پڑھیں گی۔ قرآن کریم ان کے حلق سے نہیں اترے گا جو ان کی آواز پر خوش ہونگے ان کے دلوں میں فتنہ داخل ہوگا۔ ایسوں کو سخت وعید کے ذریعے متنبہ کیا گیا ہے کہ۔

رب قارئ للقرآن والقرآن یلعنہ (مشکوۃ شریف)

ترجمہ:۔ ''بہت سے قرآن شریف پڑھنے والے ایسے ہیں جن پر قرآن کریم غلط پڑھنے کی وجہ سے ان پر لعنت بھیجتا ہے۔''

اہمیت تجوید

چنانچہ:۔ علامہ جزری علیہ السلام تجوید کی اہمیت سے متعلق فرماتے ہیں۔

والاخذ باالتجوید ختم لازم

من لم یجود القرآن اثم

ترجمہ:۔ ''یعنی قرآن مجید کو تجوید کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے۔ اس کو ترک کرنے والا گنہگار ہے۔''

مقصد

اس کا مقصد بہتر طریقے سے قرآن پاک کی ادائیگی ہے۔ جو کہ اللہ تعالیٰ کی

خوشنودی اور رضائے مصطفیٰ ﷺ تک لے جاتی ہے۔

فضیلت:۔

علم تجوید افضل ترین علوم میں سے ہے۔ اسکا تعلق اعلیٰ و افضل کلام (قرآن مجید) سے ہے۔

① جامع ترمذی میں ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا۔ جس نے قرآن مجید کا ایک لفظ پڑھا تو اس کو ایک نیکی ملے گی جو دوسرے اعمال کی دس (۱۰) نیکیوں کے برابر ہوگی۔

② ابو داؤد موسیٰ علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ خدا کی تعظیم یہ بھی ہے کہ بوڑھے کی تعظیم کی جائے۔ اور نیک سیرت قاری کی تعظیم کی جائے۔

③ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شارح صحیح مسلم آداب حملة القرآن میں لکھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ اگر باعمل علماء خدا کے ولی تسلیم نہ کئے گئے تو روئے زمین پر کوئی ولی نہیں ہوسکتا۔

یہ قرآن کریم کے جملہ احکام کی اشاعت کرتے ہیں ۔ جناب رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کے عالموں کا درجہ بنی اسرائیل کے پیغمبروں کا سا ہے۔

④ بخاری و مسلم میں روایت ہے کہ خود رسول کریم ﷺ احکامات قرآن، موافق مخالف لوگوں کے سامنے بیان فرماتے تھے۔

⑤ تمام صحابہ کرام اور علماء کا اتفاق ہے کہ فرائض کے بعد قرآن مجید کی تلاوت تمام وظائف سے افضل ہے۔ نیز سب کا اتفاق ہے کہ جو شخص اس کے خلاف عقیدہ رکھتا ہے وہ گنہگار ہے۔

⑥ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ قرآن

کریم پڑھا کرو۔ قیامت کے روز یہ اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کرے گا۔

⑦ ترمذی، بیہقی، دارمی اور سعید رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کریم فرماتا ہے کہ جس کو قرآن کریم کی تلاوت نے مجھ سے اپنی حاجتوں کو مانگنے سے روکا تو میں تمام مانگنے والوں سے اسکی حاجتوں اور دلی مرادوں کو خود بخود پورا کرونگا۔ کیونکہ کلام اللہ کی فضیلت دوسرے کلاموں پر ایسی ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ کی فضیلت اپنی مخلوق پہ ہے۔

⑧ مسلم و بخاری میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن کا ماہر فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔

⑨ مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن پاک کی وجہ سے بہت سے لوگ برتر اور بہت سے پست ہونگے۔

خلوص نیت و آداب تلاوت

بخاری و مسلم میں حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر عمل نیت پر موقوف ہے اور ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی۔ تلاوت کے وقت باوضو ہو کر پاکیزہ مقام پر قبلہ رو ہو کر یہ خیال کرتا ہو کہ جو کلام پڑھتا ہوں یہ تمام مخلوق کے خالق و مالک اور پروردگار کا کلام پڑھ رہا ہوں جس کے قبضہ قدرت میں میری جان و اسباب رزق ہیں۔

الاھداء

میں اپنی اس عاجزانہ کوشش و کاوش کو حضور پرنور سیدنا غوث الثقلین، پیران پیر، میراں دستگیر، غوث اعظم، الشیخ السید، محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت بابرکت میں پیش کرتے ہوئے قلبی و روحانی مسرت محسوس کرتا ہوں کہ اس کے سبب مجھے واثق امید ہے کہ سرکار سیدنا، سید الاولیاء رضی اللہ عنہ کے ساتھ ساتھ ہمارے اجداد اور مشائخ کی ارواح بھی ہماری طرف متوجہ ہونگی۔ ہمیں ان کا فیض نصیب ہوگا اور ہم زیادہ سرعت کے ساتھ خدمت قرآن کے مشن کا کام آگے بڑھا سکیں گے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اللہ پاک ہمیں توفیق ارزانی فرمائے۔ (امین ثم امین)

الانتساب

افہام التجوید فنی اعتبار سے میری امنگوں اور جستجو کی پہلی عملی شکل ہے جسے دنیائے معرفت و روحانیت کے آفتاب و ماہتاب اپنے والد کریم حضرت سلطان الاصفیاء باوا جی میاں غلام سرور للہی نور اللہ مرقدہٗ کی خدمت بابرکت میں پیش کرنے کے بعد اپنے اجداد اور اسلاف کے وسیلہ سے باب مدینۃ العلم مظہر مصطفےٰ ﷺ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں خدا کرے ہمارا یہ پہلا قدم منزل کی طرف ہمارے سفر کو آسان کرے اور ہم فنون قرآن سے معاشرے کو پرنور کرتے رہیں۔

گر قبول افتد زہے عزو شر

خادم قرآن کریم
قاری محمد مشتاق انور
(ادارہ صوت القرآن جوہر آباد)

(۱)

قاری خوشی محمد الازہری، قاری سید صداقت علی، قاری وحید ظفر قاسمی،
قاری شاکر قاسمی، قاری پروفیسر محمد مشتاق انور کے استاذ گرامی
استاذ العصر، الشیخ، السید **محمد علی شرف الدین** یمنی پیرزادہ خلیفہ یمن

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

العزیز المکرم القاری الحافظ الشیخ محمد مشتاق انور (نفحك اللّٰه فی الدنیا والا خرة بوسیلة سید الانبیاوالمرسلینﷺوفاز الله بك فی العٰلمین بصدقة القرآن الکریم)

السلام علیکم ورحمة اللّٰه وبرکاتہٗ

قرأ ت تصنیفك (افہام التجویدفی احکام التجوید) بنظر دقیق خلوص مع رضاء الله تعالیٰ ورسوله ﷺفعلمتہٗ جیدا جدا وو جدتہٗ جامع المسائل الکلیه من علم التجوید۔ انا ادعو فی حضرة الله تبارك ان یفید الناس بھٰذ الکتاب فی کل وقت و غفر المصنف بوسیلة تالیفه۔ (امین ثم امین)

الشیخ السید محمد علی شرف الدین یمنی

(۱۵ شعبان المعظم، ۱۴۱۶ھ)

(۲)

حضرت قاری خوشی محمد الازہری (خطیب ایوان صدر اسلام آباد)

ہر قوم کا ایک ضابطہ حیات ہوتا ہے۔ اہل اسلام کا ضابطہ زندگی قرآن کریم ہے۔ قرآن کریم معجزہ ہے جسکی حفاظت کی ذمہ داری خود اللہ کریم نے لے رکھی ہے۔

دامت لدینا ففا قت کل معجزة

من النبین اذجاء ت ولم تد م

(امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ)

اس کی حفاظت، اس کی آیات کی حفاظت، الفاظ کی حفاظت، تجوید وقرأۃ کی حفاظت ہے۔ آج اس مادیت پرستی کے دور میں تجوید کے ضوابط کی عدم ادائیگی اہل فن کیلئے سوہان روح بنی ہوئی ہے۔ جسطرح اسکے معانی ومطالب کا سمجھنا ضروری ہے اسی طرح صحیح تلفظ کے ساتھ ادائیگی ضروری ہے ۔یہی وجہ ہے کہ فن تجوید کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ مختلف ادوار میں اس فن شریف پر اہل فن اپنے قلم سے نئے اسالیب وانداز سے اہل ایمان کے قلوب واذہان کو نور قرآن سے منور کرنے کی سعی کرتے رہے ہیں۔ واضح رہے کہ سرکار دوعالم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اہل بیتؑ اطہار رضی اللہ عنہم کو قرآن پاک بالتجوید پڑھنے کی بے حد تاکید فرمائی تلفظ کی اپنے مخارج سے بلا تکلف اور کماحقہٗ ادائیگی تجوید کا بنیادی قاعدہ ہے۔ صاحبان فن نے اسکو نہ صرف عروج تک پہنچایا بلکہ اسکی مشق کوفن کی معراج گردانا ہے میرے لئے یہ امر انتہائی مسرۃ وطمانیت کا باعث ہے کہ عزیزم قاری محمد مشتاق انور لاہور میں اپنی عصری تعلیم (ایم۔اے) حاصل کرنے کے

ساتھ نہ صرف خود پہروں مشق کرتے ہیں بلکہ اس شوق سعید سے لاہور میں خاص و عام اور اپنے اساتذہ کے بچوں کو قرآنی قواعد وضوابط سے لذت آشنا کرتے ہیں۔

مزید براں کہ افہام التجوید کا مسودہ ایک جامع مکمل اور کتابی صورت میں لا کر میرے سامنے رکھ کر میری خوشیوں کو دوبالا کر دیا۔ انہوں نے عشاق قرآن کریم کیلئے مسائل کو انتہائی مہارت کیساتھ آسان اور قابل فہم بنادیا۔ مزید یہ کہ حسب ضرورت امثلہ اور دلچسپی سے مزین کرنے کی خاطر ڈایاگرام سے وضاحت نے اسے انتہائی منفرد اور سریع الفہم بنادیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ عزیزم کی اس سعی جمیلہ کا سہرا انکے والد گرامی حضرت میاں غلام سرور صاحب کے سر ہے اور وہ قابل صد مبارکباد ہیں کہ جنہوں نے ہر لحہ اس فرزند ارجمند کو گوہر نایاب بنانے کیلئے انہیں اپنی توجہات میں رکھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم قاری صاحب کی اس تصنیف کو استفادہ عوام وخواص کا سبب بنائے اور بارگاہ قدس میں شرف قبولیت عطا فرمائے اور بروز حشر انکو ماہرین قرآن کے ساتھ اٹھائے۔ (آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم۔ اجمعین)

(۳ شعبان المعظم ۱۴۱۶ھ)

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

قاری خوشی محمد الازہری

خطیب ایوانِ صدر اسلام آباد

(۳)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

برائے افہام التجوید

استاذ القرا، زینت القرا حضرت قاری **غلام رسول صاحب** مدظلہ القدس

(قاری ریڈیو اینڈ پاکستان ٹیلیویژن)

بانی و مہتمم جامع تجوید القرآن نورانی جامع مسجد صدر بار لاہور کینٹ

عزیزم مکرم:۔ پروفیسر صاحبزادہ قاری محمد مشتاق انور کی کتاب (افہام التجوید) میں نے اپنے عزیزم ملک محبوب الرسول قادری کی خواہش کے احترام میں ایک طویل انتظار کے بعد دیکھی۔ پروفیسر صاحب نے محنت شاقہ سے کتاب کو تجوید کے حوالے سے تقریباً ہر مسئلہ میں تفصیل در تفصیل سے ترتیب دیا ہے۔ جس کا مقصد فن تجوید جیسے اہم مقدس اور قرآن کریم سے متعلقہ فن شریف کو عام کرنے کی انتہائی عمدہ کوشش ہے۔ فن تجوید کے پڑھنے پڑھانے اور سمجھنے کے ساتھ ساتھ عام مطالعہ کیلئے بھی زبردست نسخہ ہے۔ تاہم اس کتاب کے چھپنے سے پہلے فن مبارکہ کے مسائل کی ترتیب و تدوین پر خصوصی توجہ مرتکز کی جائے۔ اور کتابت کا پروف اچھی طرح دیکھا جائے۔ یہ کتاب دینی مدارس کے ساتھ خصوصاً کالجوں کے طلباء اور عوام الناس کیلئے بڑی مفید ثابت ہوگی۔ (انشاءاللہ)

دعا گو:۔

قاری غلام رسول

۱۴ مارچ ۲۰۱۱ء

(۴)

ملک کے ممتاز نامور مؤرخ

پروفیسر صاحبزادہ محمد عبدالرسول للٰہی

قرآن مجید کی تلاوت بڑی نعمت ہے اور اس نعمت کی خوبی تجوید ہے۔ قیام پاکستان کے بعد تجوید کے ذوق میں بڑی تیزی آئی۔ لکھنؤ سے قاری عبد المالک صاحب کی آمد ریڈیو پاکستان سے قرآن پاک کی تلاوت اور تعلیمی اداروں میں حسن قرأت کے مقابلوں نے اس ذوق کو مہمیز لگائی۔ تاہم کسی ایسی درسی کتاب کی کمی شدت سے محسوس کی جارہی تھی۔ جو عام فہم انداز میں طلبہ کی راہنمائی کر سکے۔ قیام پاکستان سے قبل پروفیسر الیاس برنی (جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن۔ بھارت) نے تسہیل الترتیل نامی ایک کتاب اس غرض سے تحریر کی تھی مگر وہ اب نایاب ہے۔ محترم صاحبزادہ پروفیسر قاری محمد مشتاق انور صاحب جو ماشااللہ عالمی شہرت یافتہ ہیں نے اس کمی کو بطریق احسن پورا کر دیا ہے۔ زیرِ نظر کتاب علم تجوید پر ایک جامع کتاب ہونے کے ساتھ ساتھ عام فہم اور آسان بھی ہے۔ ڈائیگراموں کی وجہ سے اس کی افادیت اور بڑھ گئی ہے۔ اللہ تعالی فاضل مصنف کو جزائے خیر دے۔ آمین

پروفیسر صاحبزادہ محمد عبدالرسول اللٰہی

سابق چیئرمین بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن

(ڈائریکٹر کالجز سرگودھا ڈویژن)

۱۔۳۔۲۰۱۱

(۵)

شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی

قرآن حکیم حضور نبی اکرم ﷺ کو عطا ہونے والے کثیر معجزات میں سب سے اَرفع و اَعلیٰ اور دائمی و ابدی معجزہ ہے جو چودہ صدیاں گزر جانے کے بعد بھی محفوظ اور موجود ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے فرمان اَقدس کے مطابق قرآن حکیم کا نزول سات قراءات پر ہوا۔ اِن قراءات میں نہایت خوش اِلحانی سے تلاوتِ قرآن ہر دور میں اَہلِ علم و محبت کے لیے حرزِ جان اور شگفتگی و تازگیِ اِیماں کا باعث رہی ہے۔

صاحبزادہ پروفیسر قاری محمد مشتاق اَنور ﷾ بہت اچھے قاری ہیں اور لحنِ داؤدی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کرتے ہیں۔ انہوں نے 'اِفہام التجوید' کے عنوان سے ایک شاندار کتاب تحریر کی ہے جس سے قرآن حکیم کے ساتھ اُن کی گہری وابستگی کا اِظہار ہوتا ہے۔ میں انہیں بابرکت کاوِش پر مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ باری تعالیٰ اِس سعیِ جمیل کو ہر خاص و عام کے لیے مفید بنائے اور مؤلف کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (آمین بجاہِ سید المرسلین ﷺ)

خادمُ حَمَلۃِ القرآن

الفقیر اِلی اللہ الرحمان

محمد طاہر القادری

(۶)

قاری محمد اللہ بخش نقشبندی

برادرم پروفیسر قاری محمد مشتاق انور صاحب نے فن تجوید پر اس قدر شاندار اور مثالی کتاب تحریر فرمائی جو کہ حقیقتاً فنی اعتبار سے منفرد حثیت رکھتی ہے۔ اگر چہ برصغیر میں قبل ازیں مختلف زبانوں میں خوبصورت کاوشیں موجود ہیں۔ تاہم افہام التجوید فن قرأت کے مروجہ نصاب کو سمجھنے کیلئے ابتدائی کتب کے بعد استعداد متوسطہ کا حسین امتزاج ہے۔ متعدد ماہرین نے متعلمین قرأۃ کیلئے اسے سر چشمہ فیض قرار دیا ہے۔ افہام التجوید بہترین معلم ہے۔ نیز قاری صاحب کے فنی لگاؤ کا مظہر اور قرأت کے فروغ کیلئے سعی جمیلہ ہے۔ بندہ نے اس کتاب کو تمام ٹیکنیکی مہارتوں کا مرقع پایا۔ قاری صاحب نے ریڈیو پاکستان۔ اور ٹیلی ویژن پر و دیگر بین الاقوامی محافل میں نہ صرف اہالیان پاکستان بلکہ عالم اسلام کو لحن داؤدی سے مسرور کیا۔ افہام التجوید سے یہ ثابت ہو تا ہے کہ آپ فن تجوید کے نہ صرف ماہر قاری ہیں بلکہ بہترین استاد بھی ہیں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ اس کتاب کا فیض عام فرمائے اور حضرت قاری صاحب کیلئے توشہ آخرت بنائے۔ (امین ثم امین)

قاری محمد اللہ بخش نقشبندی
شعبہ تجوید و تحفیظ القرآن جامعہ منہاج القرآن
قاری ریڈیو پاکستان و ٹیلی وژن
۳۶۵۔ ایم بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور
(۱۴ اپریل ۱۹۹۶ء)

(۷)

کچھ کتاب اور صاحب کتاب کے بارے میں

ازاں جناب:- جامع المعقول والمنقول، شیخ طریقت، استاذ العلماء

حضرت علامہ صاحبزادہ محمد اسماعیل فقیر الحسنی مدظلہ العالی

سجادہ نشیں:۔ آستانہ عالیہ شاہ والا شریف (خوشاب)

صاحبزادہ قاری محمد مشتاق انور ایک عظیم خانوادہ طریقت و شریعت کے چشم و چراغ اور اپنے علاقہ کے منفرد اور قابل صد احترام قبیلے کے فرد فرید ہیں۔ خدائے بزرگ و برتر نے انہیں گوناگوں صلاحیتوں اور ان گنت اوصاف جمیلہ سے نوازا ہے۔ وہ بیک وقت ایک ممتاز مجود ماہر فن، مدرس اور عالمی شہرت یافتہ قاریٔ قرآن ہونے کے ساتھ ساتھ جدید و قدیم علوم کا حسین امتزاج اور علم و عمل کا ایک حسین پیکر بھی ہیں۔ حسن اخلاق کا مجسمہ اور آبائی شرافت و جاہت کا مرقع اور باغ بہار شخصیت کے مالک ہیں۔ ہمارے ممدوح کو رب محمد ﷺ نے دو منفرد خصوصیات سے سرفراز فرمایا جن کی بدولت وہ ارباب کمال سے خراج تحسین اور اصحاب فن سے تحفہ تہنیت اور اہل دانش و بینش سے ہدیہ تبریک حاصل کر کے سرآمد روزگار لائق صد افتخار اور حامل عزت و وقار ہستیوں میں شامل ہو چکے ہیں ان کی پہلی خصوصیت جو انہیں حاصل ہے یہ کہ اپنے قرأت و تجوید کے خداداد فن سے عالم اسلام میں اہل حق کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ وہ انٹرنیشنل فورم پر جہاں لحن داؤدی کے حامل ایک قاری ہیں وہاں اصحاب درد کے سفیر اور عشاقان جمال مصطفوی اور پروانگان شمع رسالت کے نقیب بھی ہیں۔ ہزاروں کے اجتماع میں وہ

قرآن سرا ہوتے ہیں تو فضا میں رس گھولتے اور ماحول کو حسن صوت سے مسحور و معمور اور سامعین کے قلب و نظر کو پر نور اور کلام الہی کی اثر آفرینیوں سے معمور کر کے روح کی تہہ میں اتر جاتے ہیں۔ وہ اپنی روح پرور، حیات افروز اور انقلاب انگیز تلاوت و قرأت سے ہزاروں کے دل گرماتے اور عشق قرآن، دلوں میں محبت رسول کی تخم ریزی کرتے ہیں۔ حضرت خواجہ فقیر سلطان علی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے سالانہ عرس مبارک میں جب وہ اپنے مخصوص انداز میں محو تلاوت ہوئے تو خواص کے ساتھ دیہاتوں سے آئے ہوئے ہزاروں لوگ ان کے جمال فن کی رعنائیوں سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے۔

حضرت اماں جی قدس سرہا کے چالیسویں پر تلاوت کر رہے تھے کہ عظیم روحانی پیشوا صاحبزادہ فیض الحسن (ایم۔این۔اے) اور علامہ ارشد سعید کاظمی (ملتان شریف) تشریف لائے۔ اتنے متاثر ہوئے کہ پوچھا یہ کون سے قاری ہیں ایسا شخص تو آج تک ہم نے نہیں سنا۔ وہ فن کی گہرائیوں میں ڈوب کر قرآن حکیم کی تلاوت کرتے ہیں تو سامعین کے دل و دماغ پر نزول قرآن کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ وہ اس میدان میں اتنے آگے جا چکے ہیں کہ انٹرنیشنل مقابلہ میں ایران جائیں تو تمغہ حسن قرأت حاصل کرتے ہیں، مکہ مکرمہ سعودی عرب، بغداد عراق، ریاض دہلی اور جلال آباد اور شاہی مسجد کے مقابلہ ہائے حسن قرأت میں شریک ہوں تو اول پوزیشن حاصل کر کے لوٹتے ہیں۔ ریڈیو، ٹی وی اور دیگر ذرائع ابلاغ پر ایوارڈ سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔

ادھر شاہ فہد بن عبدالعزیز، صدر پاکستان فاروق لغاری، پرویز مشرف، رفیق تارڑ، میاں نواز شریف، امام مسجد نبوی، امام حرم مکہ، حضرت علامہ شاہ احمد نورانی حضرت مولانا محمد عبد الستار نیازی، قاری خوشی محمد الازہری رحمۃ اللہ علیہ اور قاری غلام رسول سے اعلی اعزازت حاصل کر چکے ہیں۔ نیز ملک کے مختلف معروف جامعات میں قرأت و تجوید کے کورس کروائے۔ جن میں جامعہ مظہریہ بندیال شریف، درس خانقاہ عالیہ مقبولیہ

نقشبندیہ للہ شریف، جامع مرکزی مسجد غوثیہ بلاک نمبر ۱۴ جوہرآباد، جامعہ شمس العلوم خوشاب اور دربار سخی بادشاہاں خوشاب سرفہرست ہیں۔

ان کی دوسری انفرادی خوبی یہ ہے کہ وہ قحط الرجال کے اس دور میں کتنے اداروں کے بانی اور کتنے مدارس کے استاذہ ہیں۔ ملک کی اعلیٰ یونیورسٹیوں سے گولڈمیڈل لے کر کامرانیوں کے ذرۂ اعلیٰ پر فائز ہوئے ہیں۔ادھرصوت القرآن جوہرآباد، تجوید القرآن چکوال، مدرسہ ساہجوال ضلع قصور کے بانی وسرپرست اور مقری اور استاذ کی مسند پر جلوہ افروز ہیں۔

معروف تلامذہ میں قاری محمد مطلوب عالم سرور، قاری محمد اصغر معینی، قاری محمد انس، قاری ظہیر الدین، قاری خوشی محمد نقشبندی اور قاری عبیدالرحمٰن وغیرہ جیسے ماہرین فن شامل ہیں جو نہ صرف اندرون ملک بلکہ بیرون ملک بھی بڑی بڑی جامعات میں تدریسی فرائض انجام دے رہے ہیں۔ پر سوز لہجے میں جب نعت پڑھتے ہیں تو سامعین عشق رسول ﷺ کی مستیوں سے جھوم جھوم اٹھتے ہیں۔ان بے پناہ مصروفیات کے باوجود وہ تصنیف و تالیف کے عمل سے بھی غافل نہیں رہے۔ اس فن شریف کی خدمت کے لیے ان کی تازہ ترین کتاب (افہام التجوید) اشاعت پذیر ہو رہی ہے۔ کتاب کیا ہے؟ فن تجوید کا شہ پارہ، مبتدیوں اور منتہیوں کے لیے رہنما استاذ اور تجوید کے اصول وضوابط میں لکھی گئی کتاب خوبصورت بلکہ عصری تقاضوں کے مطابق جدید اور سہل ہے۔اس فن لطیف کا ایک شہکار مرقع ہے۔ جداول، امثلہ اور اصطلاحات فن کی تعریفات نے کتاب کو چار چاند لگادیئے ہیں۔

میرے نزدیک کتاب ہذا علما و مشائخ، طلبہ اور قراء کے لیے یکساں مفید ہے اردو زبان میں فن تجوید کی معلومات کا خزانہ اور آسان طرز تحریر کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ اسکولز، کالجز بلکہ دینی مدارس اور تنظیم المدارس (اہلسنت) پاکستان کے نصاب میں شامل کرنے

سے شائقین علم تجوید کے لیے بہترین معاون اور مددگار ثابت ہوگی۔ پروفیسر قاری محمد مشتاق انور، گورنمنٹ کالج آف کامرس جوہرآباد میں جملہ اوصاف وکمالات ان کے اساتذہ اور وقت کے ولی کامل والد بزرگوار حضرت میاں غلام سرور قادری نور اللہ مرقدہٗ کی محنت و دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ خدائے مصطفےٰ ﷺ قاری صاحب کے علم وعمل اور فن میں اور زیادہ برکتیں عطا فرمائے۔

(امین بجاہ سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ)

محمد اسماعیل فقیر الحسنی

جامعہ غوث الاعظم (غلہ منڈی جوہرآباد)

(۲۰ فروری ۲۰۱۱ء۔ ۱۷ ربیع الاول شریف ۱۴۳۲ھ)

(۸)

قاری اکرم نظامی

الحمد للہ رب العالمین ،والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ وصحبہ ومن تبع ھد یہٗ الی یوم الدین، وبعد من الحقیقۃ انَّ الکتاب (افہام التجوید) الذی ألفہ زمیلی المکرم ،القاری بروفیسر محمد مشتاق انور (وقاہ اللہ عن شر کل حاسد) کان زا دامھما لطلاب التجوید والقرا ء ۃ وایضالکل قاری ما یحب ان یقرأ القرآن کما نزل اللہ الینا۔

فقد لا حظتہ حرفا حرفا الی ما کان یمکف لی بسعۃ کا ملۃ، فیمتاز ھذالکتاب من کتب اخری التی طبعت فی ھذا لموضوع با متیازات وفیرۃ بأحسن المناھج العلمیۃ ، فقسم ھذالکتاب الی الابواب والفصول بجمیع المواد دالقیمۃ التی تحتاج الی ھذا الفن الشریف ،وایضا الحق الی آخر ا کثر الابواب والفصول الملاحق کانت مشتملۃ با لھدف التربوی کالمواعظ والنصائح والاقوال الذھبیۃ المنقولۃ عن الکلام النبوی والسلف الصالحین وغیرھا،کما ذکر المؤلف الجداول الدارسیۃ علی مواضع متفرقۃ مع القیمۃ العلمیۃ لھذا ادعو اللہ ان یجعل ھذا العمل خالصا لوجھہ الکریم، اتمنّٰی ان ینتفع الطلاب با لکتاب المستطاب۔(أمین بجا ہ النبی الکریم الامین)

ڈاکٹر محمد اکرم نظامی
ایم فل العربی (پنجاب یونیورسٹی)
فاضل قرأۃ سبعہ عشرہ،المتحفص فی الفقہ
(۱۸ اکتوبر ۲۰۰۷ الموافق: ۲۵ رمضان المبارک ۱۴۲۸ھ)

(۹)

حضرت صاحبزادہ پروفیسر محبوب حسین چشتی

بیربل شریف (ضلع سرگودھا) ناظم: ادارہ معین الاسلام

ہر قوم کا ایک فلسفہ حیات ہوتا ہے۔ امت مسلمہ کا فلسفہ حیات قرآنِ کریم ہے۔ کلام کی عظمت کا اندازہ متکلم کی بزرگی اور منزلت سے لگایا جاسکتا ہے یقیناً یہ وہی لاریب صحیفۂ ہدایتِ ونور ہے کہ جس کی تلاوت کرنے کا ثواب، زیارت کرنا ثواب، سماعت کرنا باعث اجر وثواب اور سعادت دارین ہے۔ اس کی برکت سے نہ صرف دلوں کی ویران کھیتیاں آباد ہو جاتی ہیں اور مردہ دلوں کے مشامِ جاں منور و معطر ہو جاتے ہیں بلکہ انسان کو خودشناسی کے ساتھ ساتھ خداشناسی کا شرف حاصل ہو جاتا ہے۔

قرآنِ کریم ایک بے مثل، لازوال اور الہامی کتاب اس نورِ ہدایت کی فصاحت و بلاغت نے پوری کائنات کو اپنی کرنوں سے بقعۂ نور بنا رکھا ہے اس کا فیضان کائنات کی وسعتوں سے بالاتر ہے۔ ہر زمانہ کے لوگوں نے اس کی سماعت، اس کے رموز واسرار سے حسبِ استعداد آگہی حاصل کر کے دارین کی کامیابی حاصل کی بلاشبہ یہ برکاتِ ربی کا عظیم مخزن ہے۔ واضح رہے کہ اس کے برکات سے پوری طرح استفادہ کرنے کے لئے اس کو تجوید وقرأت کے خاص ضابطوں کے مطابق ہی اس کی تلاوت کرنا بے حد ضروری بلکہ حکم ربی اور سنت مصطفوی ﷺ ہے۔ تلفظ کی درست ادائیگی اور مخارج کی پہچان قرأت کا بنیادی اصول ہے اس کے ہر ہر حرف مخارج، صفات اور حسنِ ادا پر مجودین کی زبردست گرفت ہے نیز تلفظ کو درست ادا کرنے کے لئے فنِ تجوید کو

بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ اس اہم فن پر ہر زمانہ اور ہر خطہ کے اہل فن نے قلم کشائی فرما کر اہل طلب کی روحانی پیاس بجھائی۔

زیر نظر کتاب ''افہام التجوید'' ایسے ہی ایک عظیم علمی و روحانی خانوادہ لله شریف کے چشم و چراغ صاحبزادہ پروفیسر قاری محمد مشتاق انور اللٰہی ثم جوہرآبادی نے تجوید وقرأت کے قواعد وضوابط پر قلم اٹھا کر اس فن کے تشنگان کی مشکلات کو آسان کر کے ثابت کیا ہے کہ

فطرت کے مقاصد کی کرتا ہے نگہبانی
یا بندۂ صحرائی یا مرد کوہستانی

الحمد للہ اس عظیم قلمی کاوش پر میں عزیزم قاری صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اللہ کریم کی بارگاہ میں دُعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ قاری صاحب کی اس عظیم کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور دنیاوی واخروی کامیابیوں سے سرفراز فرمائے۔ آمین

پروفیسر صاحبزادہ محبوب حسین چشتی
ناظم: ادارہ معین الاسلام بیربل شریف
0300-4699863

معروف صحافی، مصنف و خطیب

ملک محبوب الرسول قادری

مدیر ''سوئے حجاز'' لاہور، مدیر اعلیٰ ''انوارِ رضا'' جوہر آباد

............☆☆............

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی فوز و فلاح کے لئے اپنی کتاب قرآن، قلبِ سیّدنا محمد ﷺ پر نازل فرمائی.......... قرآن اُم الکتاب ہے۔ یہ ایک ضابطہ ہے..... ایک قانون ہے..... مکمل نصابِ حیات ہے..... اس میں معاشرتی، ملکی، عدالتی، تجارتی، عسکری، تعزیری معاملات کے لئے کامل و اکمل راہنمائی موجود ہے..... انسان کو اشرف المخلوقات ثابت کرتا ہے۔ قرآن کا قرب اور اس میں تفکر و تدبرّ انسان کو معراج عطا کرتا ہے یہ مخلوق پر خالق کا خالص انعام ہے چونکہ قرآن کریم کلامِ الٰہی ہے ہر مسلمان پر اس کے کچھ حقوق عائد ہوتے ہیں اور ان حقوق کا اطلاق ہر شخص پر اس کی حیثیت و استعداد کے مطابق ہوتا ہے۔ مثلاً قرآن پر ایمان لانا اور اس کی تعظیم کرنا، اس کی تلاوت و ترتیل کا اہتمام کرنا، تذکر و تدبر، حکم و اقامت اور تبلیغ و تبیین......

ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ .... اے قرآن والو! قرآن کو بس اپنا تکیہ ہی نہ بنالو بلکہ دن اور رات کے اوقات میں اس کی تلاوت کیا کرو جیسا کہ اس کی تلاوت کا حق ہے۔ اس کو خوب پھیلاؤ اور اس کو خوش الحانی سے حظ و لطف لیتے ہوئے پڑھا کرو اور اس پر غور و فکر کرو تا کہ تم فلاح پلاؤ..... (شعب الایمان: للبیہقی)

ابوالقاسم کی روایت ہے کہ.........اهل القرآن اهل الله ....ابن ماجہ میں ہے کہ لوگوں میں سے کچھ خدا کے کنبے میں شمار ہوتے ہیں پوچھا کون؟ فرمایا وہ قرآن کے کہنے والے ہیں اور خاصانِ خدا سے ہیں جبکہ نسائی میں ہے کہ القراءُ عرفاء اهل الجنة...... گویا معلوم ہوا قرآن کے قاری کے لئے بشارت ہے کہ وہ عارف باللہ بھی ہوگا اور اہل جنت میں سے بھی ہوگا۔

کتاب النشر میں علامہ الجزری رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں۔ ''پس تجوید، تلاوت کا زیور اور قرأت کی زینت ہے۔ حروف کے حقوق ادا کرنا اور ان کے مراتب کا لحاظ رکھنا حروف کو ان کے مخارج اور اصل مقام سے ادا کرنا، مکرر ادائی میں یکسانیت ملحوظ رکھنا، لفظ کی ساخت وہیئت کے اعتبار سے اس کے تلفظ کا اہتمام کرنا، ادائی میں لطافت پیدا کرنا کہ نہ تو حد سے تجاوز ہو جائے اور نہ بے راہ روی کی صورت پیدا ہو اور نہ افراط و تکلف ہو اور نہ اسراف وتحسف ....بس تجوید یہ نہیں ہے کہ زبان کو توڑا مروڑا جائے یا منہ کو پھاڑا جائے یا جبڑوں کو ٹیڑھا کیا جائے یا آواز کو کپکپایا جائے یا تشدید کو لمبا کیا جائے یا مدود کے ٹکڑے کر کے پڑھا جائے یا آواز میں غنغنا پن پیدا کیا جائے یا بے محل غنے پیدا کیے جائیں یا را کی تکرار میں مبالغہ کرنا یا ایسے طریقے سے پڑھنا کہ طبیعتوں پر انقباض ہو اور کانوں کو ناگوار ہو بلکہ ایسا پڑھنا کہ آسان ہو، شیریں ولطیف ہو، نہ ہونٹوں کو بنایا جائے اور نہ لفظوں کو چبایا جائے نہ ادائی میں .... ہو نہ تکلف نہ بناوٹ نہ حرفوں کو پھیلایا جائے اور یہ بھی ضروری ہے کہ فصحائے عرب کی ادائی کے طریقوں سے بہرحال گریز نہ ہو اور تلاوت کے وجوہ قرأت میں سے کسی ایک وجہ کے مطابق ہو ہمارے شیوخ میں سے بعض صاحبِ حسن صوت وخوش الحان نہ تھے مگر ادائی میں ماہر تھے اور تلفظ میں کمال رکھتے تھے حضرت حافظ ابوعمرو دانی نے کیا خوب فرمایا کہ تجوید کا حصول وعدم حصول عشق دہن پر منحصر ہے۔'' (تذکرہ قاریانِ ہند: ص ۱۷)

علامہ حافظ دانی کے اس قول پر امام جزری نے یہ تبصرہ کیا کہ ''علامہ دانی کا یہ قول دریا کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف ہے۔'' (تذکرہ قاریانِ ہند: ص ۱۷)

اس حوالے سے حضرت شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ کا ارشاد ہے کہ ''رعایتِ موسیقی سے تکلف کر کے پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور اگر قرآن کے کسی تغیر کا باعث بنیں تو بلاشبہ حرام ہے۔'' (تذکرہ قاریانِ ہند: ص ۱۹)

مصنف کے والد گرامی:

آپ کے والد گرامی کا نام حضرت بابا جی میاں غلام سرور قادری رحمۃ اللہ علیہ (التوفی: ۲۵ صفر المظفر ۱۴۳۱) تھا جو اعوان قبیلہ کی سب کاسٹ ....''ناڈھا''............ کے سربراہ تھے۔ نجی زندگی میں وہ نہایت متقی اور پاکباز انسان تھے ہمہ وقت اورادو وظائف اور اصلاحِ احوال میں مصروف رہتے۔ انہوں نے ساری زندگی سخت محنت اور شبانہ روز جدوجہد میں گزاری۔ مشائخ چشت میں اپنے اجداد کے سلسلۂ طریقت کے بزرگوں سے تونسہ شریف میں ربط رکھا مگر خود سلسلہ عالیہ قادریہ شریف میں بیعت ہوئے۔ آپ نے حضرت سخی فضل حسین شاہ قادری سجادہ نشین سخی شاہ سلیمانی نوری حضوری رحمۃ اللہ علیہ بھلوال شریف کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔ آپ بڑے مستجاب الدعوات انسان تھے۔ حسن خلق اور طبیعت میں عجز و انکسار اس قدر تھا کہ ہر ملنے والا آپ کا گرویدہ ہو جاتا ہے۔

حضور پرنور سیّدنا غوث اعظم الشیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تو ان کی محبت و عقیدت مثالی تھی۔ جب سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ کا ذکر آتا تو آپ ہشاش بشاش ہو جاتے، چہرہ کی چمک میں اضافہ ہو جاتا اور اٹھ کر بیٹھ جاتے...... آپ کی قلبی کیفیت آپ کے رخ انور سے عیاں ہوتی۔ بارہا ایسے ہوا کہ رات کو تاخیر سے برادر گرامی قاری محمد مشتاق انور صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ کی معیت و رفاقت میں کسی جلسہ سے واپس

لوٹتے تو للہ شریف رُک جاتے۔ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوتی اور پھر گویا "محفلِ غوثیہ" برپا ہو جاتی۔ سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ کے احوال، تذکار، خدمات، ملفوظات، کرامات کا بیان شروع ہو جاتا۔ رات کے پچھلے پہر وہ مصلے سنبھال لیتے اور ہم سو جاتے۔

نماز فجر میں آپ سے ملاقات ہوتی اور پھر وہی اصلاح معاشرہ اور "کچھ کر گزرنے" کی ترغیب والی گفتگو..... اسی اثناء میں تین چار مرتبہ قاری صاحب کو ناشتے کے حوالے سے تاکیدات صادر فرماتے اور کبھی خود اندرونِ خانہ تشریف لے جا کر ہدایت جاری کرتے..... ہم ان کے ساتھ بیٹھ کر ان کے دستر خوان سے خوب لطف اندوز ہوتے تھے۔ بابا جی میاں غلام سرور قادری قدس سرہٗ بہت بڑے انسان تھے اور چھوٹوں کو بڑا بنانے کے فن سے خوب آگاہ تھے۔ دل کے غنی تھے اپنے علاقہ میں حاجت مندوں کی ضرورتیں خاموشی سے پوری کرتے۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے پانچ بیٹے اور دو عفت مآب صاحبزادیاں عطا کیں۔ آپ کے بیٹوں میں کرنل غلام ربانی، میاں عطا المنعم، پروفیسر قاری محمد مشتاق انور، حافظ محمد مسعود احمد اور قاری میاں مظفر حسین شامل ہیں آپ نے اپنی ساری اولاد کی تعلیم و تربیت پر پوری توجہ مرتکز فرمائی۔

شجرۂ نسب:

ہمارے بھائی قاری محمد مشتاق انور کا شجرۂ نسب امیر المؤمنین مولائے مرتضےٰ حضرت سیّدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ۴۷ واسطوں سے جا ملتا ہے اور آپ اس سلسلۂ عظمٰی کی اڑتالیسویں کڑی ہیں۔ آپ حضرت باب مدینۃ العلم مظہر العجائب سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے فرزند ارجمند حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں۔

افہام التجوید کی ترتیب و تدوین اور اشاعت:

اس وقت ہمارے سامنے قرآن کریم کو صحیح تلفظ اور آداب کی رعایت کے ساتھ پڑھنے کے لیے لکھی گئی علمی وفنی اور تدریسی کتاب ''افہام التجوید'' ہے جس میں علم و فن کی تجلیاں ہیں.......... اور اس کی فنی حیثیت پر اس شعبہ کی مقتدر شخصیات مثلاً الشیخ الاستاذ السید محمد علی شرف الدین یمنی رحمہ اللہ، استاذ القراء قاری خوشی محمد الازہری رحمہ اللہ، زینت القراء افتخارِ پاکستان قاری غلام رسول، عمدۃ المشائخ یادگار اسلاف صاحبزادہ پروفیسر محبوب حسین چشتی دامت برکاتہم العالیہ، نامور شاعر اور ادیب استاذ العلماء پیر طریقت علامہ صاحبزادہ محمد اسماعیل فقیر الحسنی مدظلہٗ، برادر طریقت پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری اور اخیٔ مکرم قاری اللہ بخش کے علاوہ دیگر اہل علم کی آراء بھی شامل ہیں جو اس عظیم کتاب کی علمی وفنی حیثیت کے تعین کے لیے بہت کافی ہیں۔

مصنف کتاب استاذ القراء جناب قاری محمد مشتاق انور بڑے صاحبِ کمال انسان ہیں..... پیشے کے اعتبار سے بھی استاذ ہیں آجکل گورنمنٹ کالج آف کامرس جوہر آباد میں تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔..... ان کی ولادت ۱۹۶۴ء میں ہوئی۔ مقامِ ولادت للہ شریف (ضلع جہلم) ہے۔ برادر پروفیسر قاری محمد مشتاق انور نے قرآن کریم پھلروان (چک پرانا بھلوال) ضلع سرگودھا میں حفظ کیا۔ محترم حافظ قاری محمد افضل آپ کے استاذ تھے پھر انہوں نے انٹرنیشنل قرأت اکیڈمی راولپنڈی میں فضیلۃ الشیخ السیّد محمد علی شرف الدین یمنی اور قاری خوشی محمد الازہری رحمۃ اللہ علیہ سے اکتسابِ علم کیا۔ ان کے سینے میں علم قرآن کو عام کرنے کی لگن رچی بسی ہوئی ہے وہ اپنے کالج کے سٹوڈنٹس اور اپنے حلقۂ احباب میں تجوید وقرآت کی اہمیت اُجاگر کر کے پہلے انہیں شوق دلاتے ہیں اور پھر قاریٔ قرآن بنا دیتے ہیں۔ ہم پُر امید ہیں کہ قاری محمد مشتاق انور کی کتاب ان کے شوق اور مشن کی تکمیل وترویج کا ذریعہ بنے گی۔

اپنے زمانۂ طالب علمی ہی میں ہمارے دوست بنے وہ جوہر آباد امتحان دینے آتے تو ہماری ملاقاتوں کے سلسلے جاری و ساری ہو جاتے...... ہم اے ٹی آئی کے پروگراموں میں انہیں کبھی کبھار مدعو کرتے اور ان سے نعتیں سنتے...... قاری صاحب سے ہمارا یہ تعلق دن بدن مضبوط سے مضبوط تر ہوتا گیا...... حتیٰ کہ تجوید و قرأت کے ضوابط کے مطابق قرآن کریم کی تلاوت ان کی پہچان بن گئی...... میرے والد گرامی غازیٔ اسلام جانثار پاکستان ملک عبدالرسول قادری علیہ الرحمۃ بھی ان سے اکثر فرمائش کر کے قرآن کریم کی تلاوت یا قصیدۂ بردہ شریف کی سماعت کرتے اور بہت مسرور ہوتے۔

وقت گزرتا گیا اور تجوید و قرأت کے فروغ و ابلاغ کے لئے ہم باہم مشاورت سے کسی معیاری کتاب کی ضرورت و اہمیت پر گفتگو ہمارا معمول بنتا گیا۔ ہمارے پیہم اصرار پر قاری صاحب نے زیر نظر کتاب ''افہام التجوید'' ترتیب دی۔ کتاب کی کمپوزنگ سے لے کر دیگر اہم معاملات میں قاری صاحب کے شاگرد رشید عزیز گرامی قاری محمد مطلوب عالم سرور نے بھی بہت محنت کی۔ ہم نے اہل علم سے مل کر اس پر آرا اور تاثرات حاصل کئے اور اب اس کو شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ انہوں نے شبانہ روز محنت کی اور کمال دلجمعی سے یہ کتاب منصۂ شہود پر آئی۔ اللہ تعالیٰ اس کو شرف قبول بخشے اور عوام و خواص سب کے لئے نفع و خیر کا باعث بنائے۔ آمین

والسلام

غبار راہ حجاز

مملوک محمد محبوب الرسول قادری
mahboobqadri787@gmail.com
0300/0321-9429027

۶ جون 2011ء

ساڑھے چار بجے سہ پہر

اہمیت تجوید

سرکار کی امت پہ یہ احسان ہوا ہے
اللہ نے اسے نسخہ قرآن دیا ہے
اس نعمتِ عظمیٰ پہ ہے اب فرضِ تشکر
ہم کو یہی حکم شہ شان ملا ہے
قرآن مقدس کی تلاوت ہے ضروری
قرآن مقدس نے یہ فرمان کیا ہے
یہ لطف ہی کیا کم ہے کہ بندوں پہ خدا نے
اس کام کو آسان سے آسان کیا ہے
ہاں اس کے تلفظ کی رعایت تو ہے لازم
کیونکر نہ ہو آخر تو یہ فرمانِ خدا ہے
خود صاحب قرآں نے کی جب بھی ہے قرأت
ترتیل سے تجوید سے قرآن پڑھا ہے
مشکل نہیں اب حسن تلفظ کی یہ خوشبو
تجوید کے فن کا جو گلستان کھلا ہے
تجوید تو قرآن کی زینت ہے عزیزو!
تجوید سے قرآن کا فیضان کھلا ہے

تجوید کی ترویج سے ہے رونقِ محفل
اس فن کی اشاعت ہی توسامان جلاء ہے
تجوید کو حاصل کرو ملت کے نوجوانو
تجوید سے ہی جذبۂ ایقان ملا ہے
تجوید سے خالی ہیں مدارس کی فضائیں
یہ سانحہ آہ موجب نقصان، وفا ہے
تجوید سے محروم نہ ہو قاریٔ قرآن
محرومی تجوید تو جرمان جزا ہے
تجوید کے افہام میں یہ کاوشِ انور
تجوید کے مشتاق کی بستان سرا ہے
جو شخص بھی تجوید کا ماہر ہوا حسنی
اس شخص پہ تاثیر کا عنوان کھلا ہے

جامع المعقول والمنقول
فقیر محمد اسماعیل الحسنی
(سجادہ نشین شاہ والہ شریف)

اظہار تشکر

دنیا میں بنی نوع انسان کیلئے کتاب ہدایت اور خصوصا ملت اسلامیہ کیلئے دنیا و مافیہا کی کامیابیوں کی ضامن کتاب قرآن کریم کی تلاوت کی درست ادائیگی کے حوالے سے فن تجوید کے عظیم و سنہری قواعد کو ضبط تحریر میں لانے کیلئے عالم اسلام کے شہرۂ آفاق قاری، فضیلت الشیخ ،السید، محمد علی شرف الدین یمنی رحمۃ اللہ علیہ اور نابغہ روزگار ہستی اور عالم اسلام کے نامور اور فخر عالم اسلام قاری حضرت خوشی محمد الازہری رحمۃ اللہ علیہ جیسی ہستیوں سے علمی فیض اکتساب کیا۔علاوہ ازیں مختلف ممالک میں عالمی سطح کی معتبر و مشہور زمانہ شخصیات سے ملاقات کا شرف حاصل کرتا رہا۔اسکے باوجود مجھے اپنی کم عائیگی اور بے بضاعتی کا احساس ہے۔ یہ ایک انسانی کاوش ہے۔کوشش بسیار کے باوجود یہ دعویٰ ہرگز نہیں کہ جو کچھ کتابی صورت میں آپکے سامنے موجود ہے۔کامل و اکمل ہے۔خوب سے خوب تر کی کوشش جاری رہے گی۔ اللہ کریم کی مہربانی اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے تصدق نقش ثانی نقش اول سے بہتر ہوگا (انشاءاللہ) ۔امید واثق ہے کہ اہل فن اسے خوب سے خوب تر بنانے کی خاطر قیمتی تجاویز اور مشاورت سے بھی نوازیں گے۔اہل فن کی آراء کا خیر مقدم کیا جائیگا۔ دراصل اس احقر ،کمزور و ناتوان کو اپنی کمزوریوں کا اعتراف کرنا ہے اور ان شخصیات کو ہدیہ تشکر پیش کرنا ہے۔ جنہوں نے (افہام التجوید) کی تکمیل کے کٹھن و جانگسل مراحل طے کروائے ۔جن کے تعاون کے طفیل یہ مسودہ آپکے ہاتھ میں ایک خوبصورت کتاب کی صورت میں موجود ہے۔ (الحمدللہ)

سن ۹۰۔۱۹۹۱ میں جامعہ مقبولیہ خانقاہ للہ شریف میں قرأت کورسز کے اختتام

پر پیر طریقت حضرت صاحبزادہ حافظ پیر محمد مطلوب الرسول صاحب اللٰہی نقشبندی مدظلہ نے اس مسودہ کو کتابی شکل میں لانے کی پر زور فرمائش کی تھی ۔اتنی دیر کیوں ؟ فقط اتنا کہوں گا۔

ہوئی تاخیر تو کچھ باعث تاخیر بھی تھا؟

بہر حال میری چند روزہ زندگی کے مخلص دوست اور سفر نامہ کالم نگار مولانا ملک محبوب الرسول قادری مدظلہ جو نہ صرف خوشیوں کے ساتھی ہیں بلکہ مشکل لمحات زندگی کے غمگسار رفیق سفر بھی ہیں ۔انکا تہہ دل سے شکر گزار ہوں ۔ وطن عزیز کے ممتاز مؤرخ حضرت صاحبزادہ پروفیسر محمد عبدالرسول صاحب سابق ڈائریکٹر تعلیمات کالجز و چیئر مین سیکنڈری بورڈ سرگودھا، شیخ الاسلام جناب پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری مدظلہ العالی، جامع المعقول والمنقول حضرت صاحبزادہ محمد اسماعیل فقیر حسنی صاحب، زینت القراء افتخارِ پاکستان حضرت مولانا قاری غلام رسول صاحب ، استاذ القراء جناب قاری اللہ بخش نقشبندی صدر مدرس جامع منہاج القرآن ، جناب ڈاکٹر قاری محمد اکرم نظامی، جناب صاحبزادہ پروفیسر محبوب حسین چشتی سجادہ نشیں بیر بل شریف، گلِ گلزارِ سیدن حضرت پیر شمیم صابر صابری کلس شریف،قومی ایوارڈ یافتہ عزیزم قاری محمد مطلوب عالم سرور (مدرس ادارہ صوت القرآن پاکستان جوہر آباد) اور قاری محمد اصغر معینی مدرس ادارہ معین الاسلام بیر بل شریف کہ جنہوں نے اس مسودہ کا باریک بینی سے مطالعہ فرمایا، اغلاط کی نشاندہی فرمائی اور اس کی نوک پلک سنوارنے میں بنیادی کردار ادا کیا اور ایسی تمام ان شخصیات کا کہ جنہوں نے اس کام میں بالواسطہ یا بلاواسطہ تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر جزیل عطا فرمائے (امین ثم امین)

پروفیسر قاری محمد مشتاق انور

گورنمنٹ کالج آف کامرس جوہر آباد (۲۰۱۱-۳-۲۱)

تعارف حضرت امام حفص رضی اللہ عنہ

آپ کا اسم گرامی حضرت ابو عمرو حفص رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ آپ ۹۰ ھ کو عراق کے مشہور شہر کوفہ میں پیدا ہوئے۔ اس زمانہ میں کوفہ شہر علم و عرفان کا مرکز مانا جاتا تھا۔ آپ کے والد گرامی حضرت سلیمان اسعدی رحمۃ اللہ علیہ انتہائی معتبر، صاحب سنت قرأت، ثقہ قرأت کے رئیس اور علم و عرفان کے سبب بزرگ شخصیت تھے۔ جو بے انتہا عابد، زاہد، متقی اور پارسائی میں یکتائے زمانہ تھے۔

حضرت ابو عمرو حفص رحمۃ اللہ علیہ انتہا درجے کے ذہین و فطین شخصیت کے مالک تھے۔ امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ کی شفقت بھری تربیت کے باعث اعلم الناس تھے۔ علامہ ذہبی کے بقول قرأت میں ثقہ، ضابطہ اور ثبت تھے۔ بچپن سے ہی آپکو قرآن کریم کی قرأت اور اسکے لہجات سے عشق کی حد تک لگاؤ تھا۔ کرم بالائے کرم یہ کہ اللہ کریم نے انہیں لحن داؤدی سے نوازا تھا۔ جب آپ تجوید کے تمام قواعد کیساتھ کلمات ربی کی تلاوت فرماتے تو پورے ماحول کو مسحور کر دیتے تھے اور لوگوں کے دلوں پر وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی۔ آپ کلام اللہ کی تلاوت خاص اہتمام کیساتھ سنت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق پورے اہتمام کیساتھ ادا فرماتے تھے کہ جو انسان کو رضائے خداوندی تک لیجاتی ہے۔ واضح رہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ قرآن کریم کو اپنی خوش آوازی سے خوب مزین کر کے ادا کرو۔ کریم و رحیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان گرامی ہے کہ باعمل قاری قرآن کو میدان محشر میں اس عزت و وقار کیساتھ بلایا جائیگا کہ آج جنت میں

اپنی معراج عالیہ طے کرتے چلے جاؤ یہاں تک کہ جہاں تمہاری تلاوت کی آخری آیت ہوگی وہاں تمہارا مقام ہوگا۔ کہ یہ دنیا میں تمہارا حسن صوت کیساتھ میرے کلام کے حسن ادا کا اجر اور صلہ ہے (سبحان اللہ، سبحان اللہ)

واضح رہے کہ قرأت سبعہ بلکہ عشرہ متواترہ ہیں۔ حرمین اور بصرہ کی قرأت خالص قرشی ہونے کے سبب انکو خاص امتیاز حاصل ہے مگر کسی چیز کی مقبولیت تو خدا داد ہوا کرتی ہے۔ حضرت ابو عمر و حفص رحمۃ اللہ علیہ وہ عظیم المرتبت شخصیت ہیں کہ جنکی روایت کو وہ خداداد عروج و دوام حاصل ہوا کہ بلا شبہ کسی اور امام کی قرأت کو وہ مقام حاصل نہ ہو سکا۔ آج تک تمام مکاتب فکر اس بات پر متفق ہیں کہ آج تک جتنا فیض ہر زمانہ یا صدی میں ہزاروں لاکھوں نے نہیں بلکہ امت محمدیہ ﷺ کے بے شمار افراد کو فیضیاب کیا۔ اسکی نظیر اور مثال پیش نہیں کی جاسکتی۔ کیونکہ تمام دینی مکاتب و مدارس کے طلبہ کو روایت حفص رحمۃ اللہ علیہ لازماً پڑھائی جاتی ہے۔ ایسا کیوں ہے؟ (ذٰلك فضل الله يؤتيه من يشاءُ) یہ حضرت امام حفص رحمۃ اللہ علیہ ہی کی ذات گرامی وہ مینار نور ہے کہ جنکے سرچشمہ فیض سے اس گلستان دہر میں امہ کے ان گنت افراد اپنے دلوں کی بستیوں کو بوسیلہ قرآن وصاحب قرآن ﷺ امن۔ رزق اور خیر و برکت سے اپنے دامن مراد بھرتے رہیں گے (انشاءاللہ)۔

اللہ کریم سے دلی دعا ہے کہ حضرت امام حفص رحمۃ اللہ علیہ کے درجات ابدالآباد تک بلند فرماتا رہے (آمین ثم آمین)۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے ارجعی الیٰ ربک کے حکم پر ۱۸۰ھ کو ۹۰ برس کی عمر میں راضیۃ مرضیۃ کے مقام فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی کے مصداق بنے۔

حضرت امام حفص رحمۃ اللہ علیہ کے استاد امام ابوبکر عاصم رحمۃ اللہ علیہ کوفی تابعی یکتائے زمانہ تھے۔ آپکے والد گرامی کا اسم مبارک ابی النجود اسدی رحمۃ اللہ علیہ تھا جو کہ تقویٰ اور زہد و ورع

اور بزرگی و پارسائی میں اپنا ثانی نہ رکھتے تھے۔ حضرت امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ قرآن کریم، حدیث پاک، فقہ، نحو اور لغت کے بھی امام مانے جاتے تھے لیکن قرآن کریم سے محبت انس اور فن قرأت میں مہارت تامہ کے باعث آپ کو جو شہرت و مقبولیت حاصل ہوئی۔ صدیاں معترف رہیں گی۔

عبادت و ریاضت، تقویٰ اور پرہیز گاری میں اپنی مثال آپ تھے۔ یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ شب زندہ دار تھے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عاصم صاحب قرأت تھے۔ عجلی رحمۃ اللہ علیہ یوں رقمطراز ہیں کہ عاصم صاحب سنت و قرأت میں ثقہ اور رئیس القرأ تھے۔ مختلف علوم میں مہارت تامہ رکھنے کے سبب فصیح اللسان تھے۔ زندگی بھر جمعۃ المبارک کی نماز کی ادائیگی کے بعد عصر کی نماز تک مسجد کے اندر رہ کر ہی لوگوں کو مواعظ حسنہ سے نوازتے تھے۔ بعد ازاں اپنے مسکن پر تشریف لاتے کوفہ میں قریبا پچاس سال تک مسند قرأۃ پر جلوہ افروز رہے۔ حضرت امام ابوبکر عاصم رحمۃ اللہ علیہ فصاحت و بلاغت، ضبط اتقان تجوید و تحریر کے جامع تھے۔ لہجات کی خوش الحانی میں بے مثل زمانہ تھے۔ ابوبکر شعبہ کہتے ہیں کہ قرآن کریم سے اس قدر محبت تھی کہ دم آخر وظیفہ زبان یہ آیت مبارکہ تھی (ثُمَّ رُدُّوۡۤا اِلَی اللّٰہِ مَوۡلٰىہُمُ الۡحَقِّ) گویا کہ محراب میں قرآن کریم کی تلاوت سنا رہے ہوں۔ باعتبار طبقات و رجال ابن عامر شامی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد سب سے مقدم ہیں۔ (مقدمہ شرح سبعہ قرأۃ صفحہ ۳۷) حضرت امام حفص رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ آپکی قرأۃ کے راویوں میں بڑے بڑے عظیم الشان آئمہ کرام و علمائے امت ہوئے ہیں۔ جن میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل ہیں۔ آپکی خدمت قرآن کریم بلاشبہ اسلامی تاریخ کا ایک سنہری باب ہے۔ آپکے اساتذہ جن سے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نور قرآن کا خزانہ حاصل کیا۔ درجہ ذیل ہیں۔

(ا) اساتذہ

حضرت امام ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن حبیب نابینا رحمۃ اللہ علیہ	۱
حضرت امام ابو مریم زر ابن جیش اسدی رحمۃ اللہ علیہ	۲
حضرت ابو عمر سعد ابن الیاس شیبانی رحمۃ اللہ علیہ	۳

نوٹ:۔

یہ تینوں شخصیات تابعین میں سے ہیں۔
یہ بات بھی قارئین کرام وطلبہ کے لیئے دلچسپی کا باعث ہوگی کہ ان تینوں شخصیات نے جن ہستیوں سے قرآن کریم سیکھا وہ درج ذیل ہیں۔

(۲)

حضرت سیدنا عثمان غنی (ذوالنورین) رضی اللہ عنہ	۱
باب مدینۃ العلم حضرت علی کرم اللہ وجہ	۲
حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ	۳
حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ	۴
حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ	۵

اور ان پانچوں ہستیوں نے براہ راست جناب سرکار دو عالم، رحمت اللعالمین۔ شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کریم سیکھا ہے۔

قرآنِ مجید سے متعلق اہم معلومات

سات منازل قرآن کریم (تقسیم منازلِ قرآنِ کریم)

مجموعہ:۔ (فمی بشوق)

توضیح:۔

درج بالا مجموعہ کا ہر حرف سات منازل قرآن کریم کی نشاندہی کر رہا ہے کہ فا سے مراد فاتحہ ہے۔میم سے مراد سورۂ مائدہ ہے اور یا سے مراد سورۂ یونس ۔۔۔۔۔ الاخ)

ا	سورۂ فاتحہ تا سورۂ النساء	۲	سورۂ مائدہ تا سورۂ توبہ
۳	سورۂ یونس تا سورۂ النحل	۴	سورۂ بنی اسرائیل تا سورۂ فرقان
۵	سورۂ شعراء تا سورۂ یٰسین	۶	سورۂ والصفت تا سورۂ حجرات
۷	سورۂ ق تا سورۂ الناس		

نوٹ:۔

اس طرح سے قرآن پاک کی سات منازل کی تقسیم ہے جو درج بالا ہے۔

سجدہ تلاوت قرآن کریم

چودہ مقامات ہیں جو متفق علیہ ہیں۔اختلافی مقام صرف ایک ہے۔حضرت امام حفص رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی سجدہ تلاوت چودہ ہیں۔

قرآن کریم کے اسماء

ا	الکتاب	۲	الذکر	۳	الفرقان
۴	بُرھان	۵	الکلام	۶	النور

۷	الھُدا	۸	الشفاء	۹	الموعظة
۱۰	الحق	۱۱	الحکمة البالغة	۱۲	الرحمة
۱۳	البلاغ	۱۴	العروة الوثقٰی	۱۵	التذکرة
۱۶	التنزیل	۱۷	الصحف القیمه	۱۸	احسن الحدیث
۱۹	القرآن				

ان تمام اسماء میں سے قرآن کریم کا ذاتی نام القرآن ہے۔ یہ قرأ کا مصدر ہے جس کے معنی پڑھنا کے ہیں۔

قرآنِ کریم کی جامعیت

قرآن کریم کی جامعیت خود قرآن پاک متعدد مقامات پر واضح فرماتا ہے۔

وَ تفصِیلَ کُلِّ شی (سورۂ یوسف۔۱۱۱) "قرآن ہر شئے کی تفصیل بیان کرتا ہے۔"

وَکُلَّ شئٍ فَصَّلنٰہُ تفصِیلاً (بنی اسرائیل۱۲) "اور ہم نے قرآن مجید میں ہر چیز کا الگ الگ مفصل بیان کیا ہے۔"

وَلا رَطْبٍ ولا یابسٍ اِلافی کتابٍ مبین (الانعام۔۵۹) "اس کائنات میں کوئی خشک وتر چیز ایسی نہیں جس کا بیان قرآن مجید میں نہ ہو۔"

مافرطنا فی الکتاب من شئ (الانعام۔۳۸) "اے رسول ﷺ ہم نے اپنی تخلیق کردہ کوئی چیز ایسی نہیں چھوڑی جس کی تفصیل قرآن میں نہ ہو۔"

ونزلنا علیك الکتاب تبیاناً الکل شئ (النحل۔۸۹) "اے محبوب ہم نے آپ ﷺ پر ایسی کتاب نازل کی ہے جو ہر شئے کا تفصیلی بیان کرنے والی ہے۔"

کل سورتیں، آیات، اجزاء

کل سورتیں	۱۱۴
کل آیات	۶۶۶۶
کل اجزاء	۳۰

نزولِ قرآن کا مکی دور

سال	ماہ	دن
۱۲	۵	۱۲

نزولِ قرآن کا مدنی دور

سال	ماہ	دن
۹	۹	۹

کل مدت نزولِ قرآن

سال	ماہ	دن
۲۲	۲	۲۲

اقسامِ آیات بینات

نمبر شمار	آیات	تعداد	نمبر شمار	آیات	تعداد
۱	وعدہ	۱۰۰۰	۶	قصص	۱۰۰۰
۲	وعید	۱۰۰۰	۷	حلال حرام	۵۰۰
۳	نہی	۱۰۰۰	۸	تسبیح	۱۰۰

۴	امر	۱۰۰۰	۹	متفرقہ	٦٦
۵	امثلہ	۱۰۰۰	۱۰		

نزولِ قرآن کی پہلی آیت

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ (سورۃ العلق)

نزولِ قرآن کی آخری آیت

اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (سورۃ المائدہ)

کیفیتِ وحی

تعداد کے لحاظ سے قرآن پاک مختلف حیثیتوں سے نازل ہوا۔کبھی پانچ کبھی دس کبھی زیادہ کبھی کم مثلاً سورۂ مؤمنون کی دس آیات بیک وقت نازل ہوئیں۔

ترتیب توقیفی

توقیف کے معنی ہیں واقف اور آگاہ کرنا۔مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس ترتیب سے جناب رسالتمآب ﷺ کو آگاہ کر دیا تھا۔حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو ایک ایک آیت کے مقام ومحل سے آگاہ کیا۔

قرآن مجید اور دنیا کا تعلق اس طرح ظاہر کیا گیا

لفظ دنیا	۱۱۵	لفظ آخر	۱۱۵	قوت کا لفظ	۱۴۵
حیات کا لفظ	۱۴۵	کفر اور ایمان کے الفاظ	۳۵		

ان کا لفظ اور تکرار سات سات مرتبہ آیا۔لفظ شہر مہینے کے معنی میں بارہ مرتبہ آیا۔اور سال کے بارہ ماہ ہوتے ہیں۔یوم کا لفظ ۳٦۵ مرتبہ آیا اور سال میں ۳٦۵ دن ہوتے ہیں۔

تدوینِ قرآنِ پاک

جناب رسالت مآب ﷺ نے تدوینِ قرآنِ پاک اور اس کی حفاظت کیلئے جو طریقہ کار اختیار کار فرمایا۔ وہی طریقہ کسی کتاب یا کلام کو محفوظ کرنے کیلئے اختیار کیا جاتا ہے۔

(۱)	حفظ	(۲)	کتابت

قرآنِ کریم کی حفاظت اور تدوین

جنابِ رسول کریم ﷺ کا معمول مبارک تھا کہ جب قرآن پاک کی آیات کا نزول ہوتا تو فوراً صحابہ رضی اللہ عنہم کو سناتے اس طرح بیشمار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حافظِ قرآن ہو گئے۔ اس کے ساتھ آپ ﷺ آیات کو لکھوانے کا خصوصی اہتمام فرماتے۔ اس کام پر آپ ﷺ نے بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بطورِ کاتب مقرر فرما رکھے تھے۔ زیادہ کاتب رکھنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ ایک نہ ملے تو دوسرے سے یہ کام کروا لیا جائے۔ جب کاتب لکھ لیتا تو آپ ﷺ خود ملاحظہ فرماتے۔ اگر کہیں کوئی غلطی ہوتی تو آپ ﷺ اس کی درستی فرماتے۔ اور اس کی تکمیل پر آپ ﷺ اس کی اشاعت فرماتے۔

مشہور کاتبینِ وحی

۱	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	۲	حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ
۳	حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ	۴	حضرت علی رضی اللہ عنہ
۵	حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ	۶	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ
۷	حضرت حزیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ	۸	حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ

اس طرح کاتبینِ وحی کی تعداد ۴۲ ہے۔

آپ ﷺ کے زمانۂ مبارک میں کتابت کا طریقہ کار

آپ ﷺ کے زمانے میں موجودہ زمانے کی طرح سامانِ کتابت موجود نہ تھا۔ اکثر و بیشتر کتابت کیلئے جو اشیاء استعمال ہوتیں ان میں کھجور کے چوڑے چوڑے پتے، شانے کی ہڈی، ہرن کی جھلی وغیرہ استعمال کی جاتی۔ آپ ﷺ اس تحریر کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں تقسیم فرمادیتے۔ وہ نقل کر کے اپنے پاس ایسے محفوظ رکھتے کہ زمانہ بھر کی اشیاء سے قیمتی سمجھتے۔

ہجرت کے بعد طریقہ کار

آپ ﷺ نے ہجرت فرماتے ہی مسجد نبوی شریف میں ایک صندوق رکھوایا جس میں تازہ ترین نازل شدہ حصہ انتہائی حفاظت وترتیب کیساتھ رکھ دیا جاتا تھا۔ اس طرح پورے قرآن پاک کو جناب رسالت مآب ﷺ نے اپنی نگرانی میں ترتیب کیساتھ جمع فرما کر مکمل فرمایا۔ چنانچہ موجودہ ترتیب کیساتھ آپ ﷺ نے اپنے عہد مبارک میں جمع کروایا تھا۔

نبی کریم ﷺ کے ساتھ حضرت جبرائیل علیہ السلام کا دور

رمضان المبارک میں آپ ﷺ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام کے ساتھ پورے قرآن مجید کا دور فرمایا کرتے تھے۔ اس طرح آپ ﷺ کے وصال مبارک تک پورا قرآن پاک تحریری صورت میں موجود تھا۔

کاتبینِ وحی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معمول

آیت کے نزول پر فوراً کاتبین وحی تحریر فرما لیتے۔ اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسی وقت اس آیت کو حفظ کر لیتے۔ سرکار عالمین ﷺ خود حافظ قرآن ہونے کے ناطے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ دور فرماتے۔ اس طرح بیشمار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حفاظ قرآن ہو گئے۔

چنانچہ حفظِ قرآن کریم کی یہ مستحکم اور حسین روایت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور سے چلی آ رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک پورا قرآن پاک محفوظ و مامون ہے۔ اسی معمول کو آج دنیا بھر کے مسلمان مضبوطی سے اپنائے ہوئے ہیں۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دنیا کے تمام خطوں میں حفاظ کرام موجود ہیں۔ یہ تاجدارِ کائنات ﷺ کی امت پر رب کائنات کا خصوصی انعام ہے کہ آج تک قرآنِ مجید اپنے متن اور تمام حرکات سمیت محفوظ چلا آ رہا ہے اور قیامت تک رہے گا۔

تدوین قرآن اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

کتابی صورت

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد مبارک میں قرآن کریم کو باقاعدہ کتابی صورت میں ڈھالا۔ اور اس طرح سب سے پہلے یہ سعادت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حصے میں آئی۔

کتابی صورت میں لانے کی اہم وجہ

جنگِ یمامہ میں مسیلمہ کذاب کے خلاف لڑتے ہوئے ۷۰۰ سے زیادہ حفاظ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہوگئے اور ۷۰ کے قریب قرا شہید ہوئے۔ یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور ﷺ کے تربیت یافتہ تھے۔ اور دور دراز کے علاقوں میں قرآنی تعلیمات پہنچانے کے ضامن تھے۔ لہٰذا ان ہستیوں کی شہادت امت مسلمہ کیلئے ناقابلِ تلافی نقصان تھا۔

حفاظت قرآن کریم کیلئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مشورہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب حفاظ و قرا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شہادت کا یہ عالم دیکھا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مشورہ دیا کہ اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شہادت کا یہی سلسلہ جاری رہا تو قرآن پاک کے ضیاع کا احتمال ہو سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر

رضی اللہ عنہ کے مشورے پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مندرجہ ذیل احتیاطی تدابیر اختیار فرمائیں۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی سربراہی میں بورڈ کی تشکیل

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے مشورہ پر فوراً عمل درآمد کرتے ہوئے ایک بورڈ تشکیل دیا۔جس کی سربراہی کی ذمہ داری مشہور کاتب وحی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو سونپی گئی۔حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو وہ تمام نسخے مہیا کئے گئے جو خود بالترتیب جناب رسالت مآب ﷺ نے خاص اہتمام سے لکھوائے تھے۔اس طرح تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نسخے اکٹھے کر لیے گئے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا طریقہ کار

آپ رضی اللہ عنہ کسی ایک آیت کو ضبط تحریر میں لانے سے پہلے ایسی تمام تحریر مجموعوں میں سے تلاش کرتے بعد ازاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یاداشتوں سے اخذ کر کے تصدیق کرتے اور پھر باقاعدہ تصدیق کے بعد ضبط تحریر میں لاتے۔اس طریقہ کار کے مطابق حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے قرآن مجید کے متفرق اجزاء کو ایک مخصوص کتاب کی شکل دے دی۔

ترتیب کتاب (قرآن پاک کی ترتیب)

قرآن پاک کی کتابی ترتیب وہی رکھی جو عہد رسالت مآب رضی اللہ عنہ میں تھی۔اور یہ تیار شدہ نسخہ بالکل وہی تھا جو کہ حضور نبی کریم رضی اللہ عنہ پر نازل ہوا۔یہ صحف جو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمائے۔ پہلے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی تحویل میں رہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سپرد کیے گئے۔آپ رضی اللہ عنہ کے وصال مبارک پر ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے سپرد کیے گئے۔

تدوین قرآن اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

فتوحات کا سلسلہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور میں بھی جاری رہا۔اسطرح اسلامی فتوحات کو مزید وسعت حاصل ہوئی۔عجمی اقوام جوق در جوق دائرہ اسلام میں داخل ہونے لگیں۔انھیں قرآن مجید پڑھنے کی غرض سے عرب قراء کی شاگردی اختیار کرنا پڑتی تھی۔

لب ولہجہ کا اختلاف

عرب قبائل میں لب ولہجہ کا علاقائی اختلاف تو موجود تھا۔ان کا تلفظ یکساں نہ تھا۔اسی وجہ سے عربوں میں قرأت کا اختلاف تھا۔واضح رہے کہ اختلافِ قرأت اہلِ زبان کیلئے کوئی قباحت نہ تھی۔لیکن نومسلموں کیلئے یہ اختلاف مزید شدت اختیار کرتا چلا جارہا تھا۔حضرت حذیفہ بن یمان آرمینیا کے محاذ پر برسرِ پیکار تھے کہ وہاں انہوں نے عجیب وغریب اور نئے انداز طرز پر لوگوں کو قرآن مجید کی تلاوت کرتے سنا۔اوران کو اپنی اپنی طرز پر اصرار کرتے ہوئے پایا۔ان کا یہ رویہ دیکھ کر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے سوچا کہ اگر اختلاف کا یہی سلسلہ برقرار رہا تو مسلمانوں میں تلاوت کے سلسلہ میں ایک وسیع خلیج پیدا ہو جائیگا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ حج کے ایام میں مکہ مکرمہ تشریف لائے۔اور امیر المومنین حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے اس امر کا اظہار کیا۔

تحقیقی بورڈ کی تشکیل

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے تین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تحقیقی بورڈ تشکیل دیا۔اس بورڈ کی سربراہی کا شرف پھر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو ہی دوبارہ حاصل ہوا۔حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہاں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ والا نسخہ منگوایا۔اختلاف کو حل کرنے اور یکسانیت کو برقرار رکھنے کیلئے قریشی لہجہ میں نقلوں

کا حکم دیا۔ چنانچہ قریشی لہجہ میں قرآن پاک کی نقلیں اتاریں گئیں۔

مختلف صوبوں کو قرآنی نسخوں کی ترسیل

اس قریشی لہجہ میں تیار شدہ نسخہ جات میں سے ہر صوبے کے صدر مقام میں ایک ایک نسخہ بھیجا گیا۔ یہ نسخہ جات بہت زیادہ تحقیق پر مبنی تھے۔اس وجہ سے یہ نمونے کی حثیت رکھتے تھے۔ان مصاحف کو مصحف الامام معیاری مصحف بھی کہا جاتا ہے۔

قراٗ کی ترسیل

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے تمام نسخہ جات کے ساتھ ایک ایک قاری بھی بھیجا تا کہ عوام الناس اپنے قرآن مجید کے وہ نسخے جو ان کے پاس موجود تھے اس نسخہ سے ملا کر درست کرلیں ۔ یہ کام تیس ہجری میں مکمل ہوا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ آج پوری دنیا میں بغیر کسی اختلاف کے ایک ہی نسخہ موجود ہے۔

مصحف عثمانی رضی اللہ عنہ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی کوششوں سے لکھوایا ہوا یہ نسخہ مصحف عثمانی کہلاتا ہے۔
ان مصاحف میں سے دو مصحف اسوقت بھی دنیا میں موجود ہیں۔

(۱)	ایک تاشقند میں	(۲)	استنبول میں

ابتداء میں قرآن مجید پر اعراب

ابتداء میں قرآن کے حروف پہ یہ اعراب نہیں تھے ۔صرف اعراب کو ظاہر کرنے کی غرض سے نقاط لگائے گئے۔جس سے بیشتر نو مسلم و دیگر غیر عرب لوگوں کو قرآن مجید پڑھنے میں دشواری پیش آتی تھیں۔ چنانچہ ابوالاسود جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ایک مشہور شاگرد تھے نے پچاس ہجری میں اعراب لگانے کی خدمات سر انجام دیں۔ بعدازاں حجاج بن یوسف نے اس کام کو مکمل طور پر سر انجام دیا۔ وہی طریقہ آج تک

رائج چلا آرہا ہے۔آج عرب ہو یا عجم ،مشرق ہو یا مغرب قیامت تک اپنی زبان حال و قال سے اس کتاب لایزل کی صداقت و حفاظت کا اعلان پکار پکار کئے جارہا ہے یہ وہ لاریب کتاب ہے کہ جس کی حفاظت کی ذمہ داری خود احکم الحکمین نے ان الفاظ میں اٹھائی تھی۔

اِنَّا نَحنُ نَزَّلنَا الذِّ کرَ وَاِنَّا له لحافِظون

''کہ ہم نے ہی اس قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔''

قرآن کریم کیا چاہتا ہے

ہر مسلمان سے قرآن پاک ان پانچ حقوق کا تقاضہ کرتا ہے کہ:۔

(۱)	قرآن کریم کو مانیں۔
(۲)	اسے قواعد کے مطابق پڑھیں۔
(۳)	قرآن پاک کو سمجھیں۔
(۴)	اس پر عمل کریں۔
(۵)	اسے دوسروں تک پہنچائیں۔

ہمیں چاہئے کہ ہم خود قرآن پاک پڑھیں اور دوسروں کو پڑھائیں۔خود اس کی نورانی تعلیمات کو سمجھیں۔اور دوسروں کو سمجھائیں۔نیز ایسا پاکیزہ صاف ستھرا ماحول پیدا کریں کہ زیادہ سے زیادہ ان نورانی محافل کا انعقاد کر کے اپنے عزیز و اقارب و دوست احباب اور اپنے حلقہ عصر تک پھیلائیں۔(وَمَا توفِیقی اِلَّا بِاللّٰہ)

ایمان کی حفاظت تجھے مطلوب اگر ہے
قرآن میں ہو غوطہ زن اے مرد مسلمان

اس دور میں جو چیز محافظ ہے ہماری
قرآن ہے، قرآن ہے، قرآن ہے، قرآن

(اقبال رحمۃ اللہ علیہ)

تلاوت کا آغاز

تلاوت کا آغاز تعوذ (اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم) اور تسمیہ (بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم) سے کریں۔ نیز آیات بشارت پر خوش ہو اور آیات وعید پر روئے۔ اگر رونا نہ آئے تو کم از کم رونے کی صورت بنائے۔

وجہ تسمیہ روایت حفص

اس قرأت کے امام حضرت عاصم تابعی کوفی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے عظیم ترین شاگردوں میں حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ اور حضرت حفص رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور یہ روایت امام حفص کے نام سے موسوم ہے۔ اس لیے اس کو روایت حفص کہتے ہیں۔

علم تجوید کیا ہے

علم تجوید معرفت بحر قرآن کی عمیق گہرائیوں میں اتر جانے کا نام ہے۔ نیز وہاں سے نور قرآن کی لہریں اخذ کر کے قلب مومن کو حیات جاودانی کی ضیا پاشیوں سے فیض یاب کرنے کا نام ہے۔ اور یہی لہریں جب کلمات ربی کی صورت میں تلاوت کی جاتی ہیں۔ تو انہیں سن کر لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور اپنے رب سے ڈرنے والوں کے جسم اور دل نرم ہو کر اللہ کے ذکر کی طرف راغب ہو جاتے ہیں۔ ایسا ہونے کا یقیناً ایک ہی سبب ہے کہ یہ تمام مخلوق کے خالق و مالک کا وہ مبارک کلام ہے جو اس ذات جل شانہٗ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے مخلوق کی رشد ہدایت کے لیئے بھیجا ہے۔

چنانچہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں (کَانَ رَسُوْلَ اللّٰہِ یَقْرَاٰنِ بِالْقَطْعِ وَیمدا) کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم آہستہ آہستہ اور الفاظ علیحدہ علیحدہ کر کے تلاوت فرمایا کرتے تھے۔اسی تجوید کو عرف عام میں قرأت کہتے ہیں۔اس فن کا سیکھنا عجمیوں کیلئے بڑی ہی اہمیت رکھتا ہے۔کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آواز بدلنے کے ساتھ ہی اسکے معانی بھی بدل جاتے ہیں۔تجوید نام ہے ایک نور کا اللہ کی عطا کا۔ روح سے روح کے اتصال کا، یہ نام ہے صداقت اور حقیقت حسن ربی کا۔جو اہل ایمان کے قلوب میں معرفت الٰہی کا اور انکی زندگیوں کا جزو بن کر اسے نہ صرف دنیاوی بلکہ اخروی زندگی کو کامیاب بنانے کا۔

گر تو می خواہی مسلماں زیستن
نیست ممکن جز بقرآن زیستن
خودی کی پرورش و تربیت پہ ہے موقوف
کہ مشت خاک میں پیدا ہو آتش ہمہ سوز

(اقبال رحمۃ اللہ علیہ)

(الف)

انداز ہائے قرأۃ

(۱)	ترتیل	وَرَتِّلِ القرآنَ ترتیلا (المزمل) اور قرآن پاک کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔
(۲)	تحسین	الذین اٰتینٰھم الکتاب یتلونہٗ حق تلاوتہ (البقرۃ) وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب عطا کی وہ اس کی تلاوت کرتے ہیں جیسا کہ اس کے تلاوت کرنے کا حق ہے۔
(۳)	لہجہ	اِقرَ الْقرآنَ بلحونِ العرَبِ واَصواتِھا (مشکوٰۃ شریف) یعنی قرآن کریم کو عربوں کے لہجے اور انہی کی آواز کے مطابق پڑھو۔
(۴)	تجوید	ورتلنٰہُ ترتیلا اور ہم نے قرآن کریم کو تجوید کے ساتھ ہی بھیجا۔ بہترین ادائیگی ای جَوِّدِ القُرآنَ تجویدا یعنی قرآن کریم کو بہترین ادائیگی کے ساتھ پڑھو۔ تو یہ صرف اور صرف تجوید کے مطابق پڑھنے پر ہی اس کا حق ادا ہو سکتا ہے۔
(۵)	ترسیل	یعنی حروف قرآنی کو ہموار کر کے پڑھا جائے۔

(۶)	تبیین	یعنی قرآن کریم کو بالکل صاف شفاف اور واضح کر کے پڑھنا ضروری ہے۔
(۷)	توقیر	اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن پاک کو خشوع وخضوع اور وقار کے ساتھ پڑھایا جائے اور جس قدر ممکن ہو اس کے حروف اور آیات کو خوبصورت ترین آواز کے ساتھ پڑھا جائے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے۔ (قال رسول اللہ ﷺ لیس منّا من لم یتغنّ با القرآن۔ بخاری شریف) جو شخص قرآن مجید کو خوش الحانی سے نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں۔

معروف نغمات قرآن کریم

(۱)	(۲)	(۳)	(۴)	(۵)	(۶)	(۷)	(۸)	(۹)
سیکہ	دوکا	نہوند	رصد	حجازی	مائیہ	حرب	بیات	حسینی۔ وغیرہ

فرمان رسول کریم ﷺ

ان اللہ یحِبُّ ان یّقرَ اُلقرآنَ کما اُنزِلَ

"بے شک اللہ پسند فرماتا ہے کہ قرآن مجید کو ایسے پڑھا جائے جیسے نازل ہوا۔"

(ب)
عیوب تلاوت قرآن پاک

۱	ترعید	مدات اور حرکات میں آواز کا ہلانا	حکم	مکروہ ہے
۲	تخفیش	حرکات کو پورا نہ کرنا	حکم	مکروہ ہے
۳	تعجیل	اتنا تیزی سے پڑھنا کہ حرف کی سمجھ ہی نہ آئے	حکم	حرام ہے

۴	تطنین یا صرصرہ	حروف میں بلا ضرورت اور بلا وجہ غنہ کر کے پڑھنا	حکم	حرام ہے
۵	تحمیز	حروف میں ہمزہ پیدا کر دینا	حکم	حرام ہے
۶	تطویل	مداد اور حرکات کا اپنی مقدار سے بڑھا کر پڑھنا	حکم	مکروہ ہے
۷	ھمھہ	مخفف کو مشدد اور مشدد کو مخفف پڑھنا (ایۃ سے آیۃ)	حکم	حرام ہے
۸	زمزمہ	قرآن مجید کو گانے کی طرح پڑھنا	حکم	مکروہ تحریمی ہے۔ نیز قواعد و تجوید سے اکثر متصادم ہوتو حرام
۹	ترقیص	آواز کو نچانے جیسے گویے راگنی کے ضوابط کے مطابق پڑھتے ہیں	حکم	حرام ہے
۱۰	عنعنہ	یعنی ہمزہ اور عین کو مدغم کرنا	حکم	حرام ہے
۱۱	رکزہ	بلا وجہ ادغام کرنا (لا تُزِغ قلوبنا میں غ کا قاف اور ماتو وَھُم میں واؤ کا واؤ میں مدغم کر دینا	حکم	حرام ہے
۱۲	تعویق	کلمہ کے درمیانی حرف پر وقف کر کے آگے بڑھنا	حکم	حرام ہے
۱۳	تمضیغ	حروف کو چبا کر پڑھنا	حکم	حرام ہے
۱۴	وشبہ	پہلے حرف کو نامکمل چھوڑ کر دوسرے کو شروع کر دینا	حکم	حرام ہے

پہلا باب

(حصہ اول)

قرآن مجید سیکھنا اور سیکھانا

کرۂ ارض کے مختلف خطوں میں بیشمار اور مختلف زبانیں بولنے والے لوگ رہتے ہیں۔ کسی بھی ملک سے تعلق رکھنے والے کسی دوسرے خطۂ زمین میں رہنے والے انسان سے ہمکلام ہونا یا کوئی نہ کوئی زبان بولنا ایک ناگزیر حقیقت ہے۔ کبھی باپ بیٹے سے اور کبھی استاد شاگرد کے درمیان حروف وکلمات کا تبادلہ خیال ہوتا ہے۔ حسب ضرورت ان میں سے ہر ایک کوئی نہ کوئی زبان بولتا ہے۔ مثلاً پاکستانی ہے تو وہ اپنی قومی زبان اردو بولتا ہے۔ وہ جو مختلف حروف سے مل کر بنتی ہے۔ اسی طرح ہندوستانی ہندی بولتا ہے۔ چائنہ کا باسی چائنی بولتا ہے۔ انگلستان کا رہنے والا انگریزی بولتا ہے۔ مختلف زبانوں کے حروف کی تعداد مثلاً اردو کی چھتیس، انگریزی کی چھبیس ہے۔ ہمارا موضوع سخن چونکہ تجوید وقراٰۃ ہے اور قرآن کریم سے متعلق ہے۔ چونکہ قرآن کریم عربی زبان میں ہے۔ اس طرح عربی زبان کے حروف کی تعداد انتیس (۲۹) ہے۔ انھیں حروف سے پوری زبان اور پورا قرآن معرض وجود میں آیا۔ ان حروف کو حروف ھجائیہ کہا جاتا ہے۔ حروف ھجا یا حروف تہجی دونوں کا مفہوم ایک ہی ہے۔ چونکہ ان حروف کو آپس میں جوڑ کر جملے اور کلمے بنائے جاتے ہیں۔ ان حروف کا نام حروف ھجائیہ یا حروف تہجی کہلاتا ہے۔

اہم اصطلاحات تجوید

باب الحرکات

مفاہیم	اصطلاحات	نمبر شمار
ایک حرف کے لئے استعمال ہونا	مفرد	۱
حرف کی جمع	حروف	۲
ہجا کر کے پڑھے جانے والے حروف	ہجائیہ یا تہجی	۳
تین یا چار حروف سے مل کر بنے	ملفوظی حروف	۴
جو پڑتال سے نہ بگڑیں	مکتوبی حروف	۵
نہ پلٹائے جانے والے حروف	مسروری حروف	۶
حرکت کی جمع، تجوید میں حرکات زبر، زیر اور پیش کیلئے استعمال ہوتی ہے	حرکات	۷
تین کے لئے	ثلاثہ	۸
زبر زیر پیش جس کے اوپر الٹا پیش ہو	فتحہ کسرہ ضمہ ضمہ مقلوبہ	۹
تنوین والا حرف	منوّن	۱۰
حرکت والا حرف سکون والا، جس کے اوپر جزم ہو	متحرک ساکن	۱۱

۱۲	علامت	نشانی
۱۳	مغلظ	پُر پڑھا جانے والا لام مثلاً اللہ کا مفتوح لام
۱۴	مفتوح	ایسا حرف جس کے اوپر زبر آئے
۱۵	مکسور	ایسا حرف جس کے نیچے زیر ہو
۱۶	مضموم	ایسا حرف جس کے اوپر پیش ہو
۱۷	قائمہ	قائم مقام کیلئے
۱۸	شفتین	شفۃ کی جمع، ہونٹوں کیلئے استعمال ہونا
۱۹	انضمام شفتین	دونوں ہونٹوں کی گولائی سے سکون ہونے والا حرف جس پر جزم ہو۔

مفرد

مفرد چونکہ ایک کو کہتے ہیں۔لفظوں، جملوں اور کلمات میں استعمال سے قبل الگ ان کا تلفظ کیا جاتا ہے۔اس وجہ سے مفرد کہلاتے ہیں۔ نیز حروف ہجائیہ پڑھنے اور لکھنے کا طریقہ بھی علیحدہ علیحدہ ہوتا ہے۔مثال کے طور پر حروف ہجا لکھنے میں کچھ یوں ہیں۔

(لکھنے کا طریقہ)

ا	ب	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر
ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	غ	ف
ق	ک	ل	م	ن	و	ه	ء	ی	

(پڑھنے کا طریقہ)

الف	با	تا	ثا	جیم	حا	خا	دال	ذال	را

زا	سین	شین	صاد	ضاد	طا	ظا	عین	غین	فا
قاف	کاف	لام	میم	نون	واؤ	ھا	ہمزہ	یا	

عرض مؤلف

افہام التجوید ایک لفظی تحریری کاوش ضرور ہے مگر مدرسین، معلمین سے خصوصی التماس ہے کہ وہ انتہائی محنت اور صحت لفظی سے تجوید کے قواعد وضوابط کے مطابق پڑھائیں۔ کیونکہ طلباء اسی صورت میں صحیح قرأت کر سکتے ہیں۔ جب معلم خود صحیح ادا کرے۔ اسی سبب اس کے کما حقہٗ نتائج اخذ کیے جا سکتے ہیں۔ التماس ہے کہ قرآن کریم کے حروف کو عربی لہجہ اور قرأت کے اصولوں کے مطابق ہی ادا کروانا ضروری ہے نہ کہ اردو میں مثلاً:۔

(۱)	ب کو با ہی ادا کروائیں نہ کہ بے
(۲)	ط کو طا ہی ادا کروائیں نہ کہ طوئے
(۳)	ف کو فا ہی ادا کروائیں نہ کہ فے وغیرہ وغیرہ

مفردات ہی میں صحت لفظی کا خوب خوب اہتمام کیا جائے تا کہ بعد میں طلباء کے ذہن میں کوئی اور تصور ہی نہ ہو۔

حرکات وسکنات کی ادائیگی اور ان کا صفاتی فرق اگر چہ ہر ایک کا مذکور ہے۔ لیکن (practical) یا عملی ادائیگی استاذ ہی بتا سکتا ہے نہ کہ کتاب۔ مطلب یہ ہوا کہ کتاب علم کا ذخیرہ ہے اور استاذ فن کا۔

ان حروف کو ہجا کرنے کا طریقہ

(۱) الف کے نام میں تین حروف ہیں:

الف	لام	فا

الف کے ہجا کا طریقہ:۔

ہمزہ زبر (ءَ)..........لام زیر فا (لِف)

(۲) با کے حروف میں نمبرا پہ با دوسرے نمبر پر الف اور ان کا ہجا کرنے کا طریقہ بھی یوں ہوگا:۔ با زبر الف (بَا)

یہ انتیس حروف پھر تین اقسام میں منقسم ہیں۔

(۱)	ملفوظی	(۲)	مکتوبی	(۳)	مسروری

(۱) ملفوظی حروف

تعریف:۔

یہ وہ حروف ہیں جن کا نام لینے سے تین سے چار حروف ہوں۔ دوسری خوبی یہ کہ انھیں پلٹ دیں تو بگڑ جائیں۔ ایسے حروف کی تعداد (۱۴) ہے۔ جو ذیل میں درج ہے۔

الف	جیم	دال	ذال	سین	شین	صاد
ضاد	عین	غین	قاف	کاف	لام	همزه

(۲) مکتوبی حروف

ایسے حروف جن کا نام تین سے ہی بنے لیکن پڑتال کرنے سے نہ بگڑے یہ

صرف تین ہیں۔

مکتوبی حروف کی اقسام:

میم	نون	واؤ

(۳) مسروری حروف

تعریف:۔

ان میں سے ہر ایک میں سے دو حروف ہوتے ہیں جو کہ پلٹے نہیں جا سکتے۔

ان کی تعداد (۱۲) ہے۔

با	تا	ثا	حا	خا	را
زا	طا	ظا	فا	ھا	یا

توضیح:۔

ان تمام حروف کے آخر میں الف آتا ہے۔ یہ جب پہلے آتا ہے تو سکون کی وجہ سے ادا نہیں ہو پاتا۔ حرکات ثلاثہ میں سے اگر کسی کو یہاں لایا جائے تو یہ الف کی بجائے ہمزہ پڑھا جائے گا۔

(حصہ دوئم)

باب الحرکات

تعریف:۔

حرکات حرکت کی جمع ہے۔ثلاثہ عربی میں تین کو کہتے ہیں۔حرکات ثلاثہ سے مراد زبر، زیر اور پیش ہے۔

(۱)	فتحہ (زبر)	(۲)	کسرہ (زیر)	(۳)	ضمہ (پیش)

ا۔زبر (فتحہ)

تعریف:۔

یہ فتحؔ سے بنا ہے اس کا معنیٰ ہے کھولنا۔

مثلاً (فتح: اس نے کھولا، یَفتَحُ: وہ کھولتا ہے یا کھولے گا)۔

علامت:۔

فتحہ کی علامت کسی بھی حرف کے اوپر چھوٹی سی ترچھی لکیر ہوتی ہے۔

مثلاً (ـَـ) یا (جَ)

ادائیگی:۔

انفتاخ فم سے آواز اور علامت دونوں کو ملانے سے فتحہ کی آواز پیدا ہوتی ہے۔

ادائیگی کی مقدار:۔

زبر کی حرکت والے حرف کو مختصر یعنی نصف الف مقدار کے برابر پڑھتے ہیں۔ نیز یہ کہ زبر کے ساتھ پڑھے جانیوالے حروف کو مفتوح کہتے ہیں۔

مثالیں:۔

جَربَ	رَزَقْ	ضَربَ

کھڑا زبر

تعریف:۔

کھڑے زبر کو ایک الف یا (دو حرکات) مقدار کے برابر کھینچ کر پڑھا جاتا ہے۔ کھڑے زبر کو اصطلاح تجوید میں (فتحۃْ۔ قآئمَۃْ) کہا جاتا ہے۔

کھڑے زبر کی علامت:۔

(ـ ـٰـ) یا (بٰ) ہے۔

مثالیں:۔

ادم	امن الرسول	الٰن	ازر وغیرہ ھم

۲۔ کسرہ (زیر)

تعریف:۔

معروف باریک سی آواز یعنی کسرہ کی آواز ظاہر کرنا۔

کسرہ کی علامت:۔

(ـــِ) یا (جِ) (بِ) وغیرہ۔

کسرہ کی علامت کسی بھی حرف کے نیچے ترچھی لکیر ہوتی ہے۔

ادائیگی:۔

کسرہ والے حرف کوادا کرنے کے لئے انخفاض فم سے معروف طریقے سے ادا کیا جاتا ہے۔زیر والے حرف کو مختصر پڑھا جاتا ہے۔ نیز زیر والے حرف کو تجوید میں مکسور کہا جاتا ہے۔

ادائیگی کی مقدار:۔

کسرہ کی حرکت والے حرف کو نصف یا کے برابر پڑھتے ہیں۔

مثالیں:۔

اِبِلِ	فِلِمِ	مِثلِ	جِرِبِ

کھڑی زیر

تعریف:۔

کھڑی زیر والے حرف کو ایک الف مقدار کے برابر کھینچ کر معروف طریقے سے ادا کیا جاتا ہے۔علامت:۔(ــٖـ) یا(بٖ) وغیرہ

نوٹ:۔

اصطلاح تجوید میں زیر کو کسرہ قائمہ کہا جاتا ہے۔

مثالیں:۔

بهٖ	امهٖ	ربهٖ	وكيلهٖ

ضمہ (پیش)

تعریف:۔

یہ ضَمٌّ سے ماخوذ ہے۔ دونوں ہونٹوں کی گولائی اس سے معروف (مختصر) طریقے سے ادا کی جاتی ہے۔

علامت:۔

کسی بھی حرف کے اوپر چھوٹی سی علامت جیسے (ـُـ) یا (بُ) ضمہ (پیش) کہلاتی ہے۔

ادائیگی:۔

کسی بھی مضموم حرف کو انضمام شفتین یعنی ہونٹوں کی گولائی سے معروف (مختصر) طریقے سے ادا کیا جاتا ہے۔ کسی بھی پیش والے حرف کو اصطلاح تجوید میں مضموم کہا جاتا ہے۔

ادائیگی کی مقدار:۔

پیش کی حرکت والے حرف کو نصف واؤ کے برابر پڑھتے ہیں۔

مثالیں:۔

جُرُبٌ	قُلُهٌ	أُبُلٌ

الٹا پیش

تعریف:۔

حروف ہجائیہ میں کسی بھی الٹا پیش والے حرف کو ایک الف (دو حرکات) کے

برابر کھینچ کر پڑھا جاتا ہے۔

علامت:۔

کسی بھی الٹا پیش والے حرف کی علامت (ـٗـ) یا (بٗ) ایسی ہوگی۔

نوٹ:۔

تجوید کی اصطلاح ضمہ (پیش) اور الٹا پیش والے حرف کو ضمہ مقلوبہ کہا جاتا ہے۔

مثالیں:۔

داوٗدُ	وٗرِیَ

تنوین

تعریف:۔

دو زبر، دو زیر اور دو پیش کو تنوین کہتے ہیں۔

علامت:۔

(ــً) (ــٍ) (ــٌ)

مثالیں:۔

حکیمٍ	رِزقٌ	مَثَلاً

احتیاط:۔

تنوین کو بھی معروف پڑھایا جائے۔ مجہول نہ پڑھنے دیا جائے۔

نوٹ:۔

نون ساکن اور نون تنوین کی آواز ادائیگی میں ایک جیسی ہی ہوتی ہے ۔ واضح

رہے کہ تنوین ہمیشہ لفظ کے آخر پر آتا ہے۔ نیز تنوین والے حرف کو منوّن کہا جاتا ہے۔

احتیاط:۔

تنوین کو بھی معروف پڑھایا جائے۔ مجہول نہ پڑھنے دیا جائے۔

فتحہ، کسرہ اور ضمہ کی ادائیگی

(۱) فتحہ منہ اور آواز کے کھلنے سے ادا ہوتا ہے۔

(۲) کسرہ منہ اور آواز کی پستی سے ادا ہوتا ہے۔

(۳) ضمہ دونوں ہونٹوں کے ناتمام ملنے سے ادا کیا جاتا ہے۔

نوٹ:۔

ہر ایک میں دوسری حرکت کی کیفیت اور حالت پیدا کرنے سے محتاط رہنا ضروری ہے عدم احتیاط کی صورت میں فتحہ میں پستی پیدا کرنے سے کسرہ کی اور شفتین کے ملاپ سے مائل بطرف ضمہ ہو جائیگا۔ نیز کسرہ میں منہ اور آواز کے کھولنے سے فتحہ کا اثر اور شفتین کے ملنے سے ضمہ کا اثر آجائیگا۔ اور ایسے ہی ضمہ میں آواز اور منہ کے کھلنے سے فتحہ کا اور دونوں کی پستی سے کسرہ کے آثار نمایاں ہو جائیں گے۔

(حصہ سوئم)

حروف مدہ

تعریف:۔

حروف مدہ کی تعداد تین ہے۔

مجموعہ:

وَایْ

مثالیں:۔

یا	الف	واؤ

(۱) الف مدہ

تعریف:۔

الف کے ماقبل حرف ہوتو الف مدہ کہلاتا ہے۔ نیز الف ہمیشہ مدہ ہوتا ہے۔

جیسے (بَا)

(۲) واؤ مدہ

تعریف:۔

واؤ ساکن ہو اور اس کے ماقبل حرف پر پیش ہوتو واؤ مدہ کہلاتا ہے۔ جیسے (بُو)

(۳) یائے مدہ

تعریف:۔

ی اگر ساکن ہو اور ماقبل اس کا مکسور ہو تو یائے مدہ کہلاتا ہے۔ جیسے (بِی)

متحرک حروف

تعریف:۔

حرکت والا حرف متحرک کہلاتا ہے ۔ جبکہ حرکات کل تین ہیں۔ جن کا ذکر حرکات ثلاثہ کے باب میں آچکا ہے۔

ساکن حروف

تعریف:۔

ایسے حروف جن پر جزم ہو ساکن کہلاتے ہیں۔

دوسرا باب

(حصہ اول)

اہم اصطلاحات تجوید

نمبر شمار	اصطلاحات	مفاہیم
۱	تجوید	تحسین پیدا کرنا
۲	حروف ھجائیہ	قرآن کریم کے ۲۹ حروف
۳	دارین	دونوں جہان
۴	مراتب	درجات
۵	ارکان	رکن کی جمع
۶	لحن	لہجہ، غلطی ۔(لحن دونوں معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔توضیح باب میں موجود ہے
۷	لحن جلی	بڑی غلطی،
۸	لحن خفی	چھوٹی غلطی
۹	تفخیم ،مفخم	پُر ادا کیا جانیوالا حرف
۱۰	ترقیق، مرقق	باریک ادا کیا جانے والا حرف
۱۱	متشابہ الصوت	آپس میں مشابہت رکھنے والے حروف
۱۲	ترتیل	خوب ٹھہر ٹھہر کر

۱۳	تدویر	درمیانہ انداز تلاوت
۱۴	حدر	تیز تر انداز تلاوت، مگر احکامات کے مطابق
۱۵	حسن قرأۃ	خوبصورت تلاوت
۱۶	نغمات	لہجات (سر، ادا، طرز)
۱۷	قلقلہ	آواز کی بازگشت
۱۸	جنبش	حرکت

تجوید

لغوی معنیٰ:۔

کسی چیز میں تحسین پیدا کرنا۔ (کما جوّدَ شیاً اَی حَسَّنَہٗ۔المنجد)

اصطلاحی معنیٰ:۔

حروف قرآنی کو ان کے مقررہ مخارج سے معہ صفات لازمہ وصفات عارضہ بلا تکلف کماحقہٗ ادا کرنا۔

غرض وغایت:۔

تحسین کلام اللہ، قرآن کریم کوخوبصورت اور احسن انداز میں پڑھنا جو یقیناً اللہ تعالیٰ کی رضا کا سبب ہے۔

موضوع:۔

قرآن پاک کے (۲۹) حروف

فائدہ:۔

سعادت دارین۔

حکم:۔

علم تجوید فرض کفایہ ہے۔ قرآن کریم کا اس قدر درست پڑھنا کہ نماز درست طریقے سے ادا ہو جائے۔ ہر مکلّف مسلمان مرد عورت پر عمل کرنا فرض عین ہے۔

تجوید کے مراتب

(۱)	ترتیل	(۲)	تدویر	(۳)	حدر

۱) ترتیل:۔

اس سے مراد یہ ہے کہ خوب ٹھہر ٹھہر کر قرآن پاکؐ کی تلاوت کی جائے یعنی تلاوت کرتے وقت سکون اور اطمینان سے خوب لب ولہجہ کیساتھ پڑھا جائے۔

۲) تدویر:۔

اس سے مراد تیز اور آہستہ پڑھنے کا درمیانی طریقہ تلاوت ہے۔ نیز تجوید کے احکام کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے۔

۳) حدر:۔

قواعد تجوید کی رعایت کرتے ہوئے تیز پڑھنا۔ مگر باقی تمام احکامات تجوید کا خیال رکھنا بے حد ضروری ہے۔ مکمل تحسین کیساتھ۔

(حسن قرأت)

(۱)	تلاوت خوب ٹھہر ٹھہر کر کی جائے۔
(۲)	تجوید کے پورے قواعد کو مدنظر رکھا جائے
(۳)	مکمل تحسین کے ساتھ مع صفات لازمہ وصفات عارضہ ادا کی جائے۔

(۴)	تمام حروف کو تحسین کے ساتھ ادا کیا جائے۔
(۵)	حروف صاف صاف اور واضح طور پر ادا کیے جائیں۔
(۶)	قرأت کے وقت قرآن پاک کی توقیر یعنی خشوع خضوع کو مدنظر رکھا جائے۔

نوٹ:۔

ان تمام طریقوں میں سے بہترین طریقہ تلاوت ترتیل ہے۔ کیونکہ قرآن مجید اسی طریقہ پر نازل ہوا اور حکم بھی یہی ہے کہ۔ (وَرَتِّلِ القُرآنَ تَرتِیلا)

ارکان تجوید

(۱)	حروف قرآنی کی صحیح پہچان۔
(۲)	حروف کی صفات کی پہچان۔
(۳)	حروف کے احکامات کی پہچان۔
(۴)	زبان کی ادائیگی وتلفظ۔

(حصہ دوئم)

لحن

تعریف:۔

لحن دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے

(۱) عربی میں لحن لب ولہجہ کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

(۲) لحن غلطی کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

یہاں لحن سے مراد غلطی ہے۔ پھر اس کی مزید دو قسمیں ہیں۔

(۱)	لحن جلی	(۲)	لحن خفی

اقسام

(۱) لحن جلی (بڑی یا واضح غلطی)

تعریف:۔

حروف یا مخارج کی تبدیلی کا نام لحن جلی ہے۔ یا ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدل دینا مثلاً (صِراطٌ کو سِراطٌ پڑھنا۔ لَمْ یَلِدْ کو لَمْ یالِدْ پڑھنا۔ قُلْ ھُوَ اللّٰہ کی جگہ کُل ھُو اللّٰہ پڑھنا)۔ الحمد کی جگہ الھمد پڑھنا۔ انعمتَ کی جگہ اَنّعمتَ پڑھنا۔ مخفف کو مشدد بنا دینا۔ حرکات وسکنات میں تبدیلی کر دینا۔ وَجَعَلنَا کی جگہ وَجُعلنَا پڑھنا۔ مزید یہ کہ کسی حرف کو گھٹا یا بڑھانا۔ ولاتقرب کی جگہ وَلَتَقرَ بَ پڑھنا۔

لحن جلی کا حکم

لحن جلی حرام ہے صفات لازمہ سے کوئی رہ جائے تو پڑھنے والا گنہگار ہوگا۔

(۲) لحن خفی (چھوٹی یا پوشیدہ غلطی)

تعریف:۔

اخفاء کی جگہ اظہار پڑھ دینا۔ تفخیم کو ترقیق میں بدل دینا مثلاً اللہ کے لام کو باریک پڑھنا۔ وَانْهَرْ کے اظہار کی جگہ اخفاء پڑھ دینا۔

حکم:۔

اس طرح پڑھنا مکروہ ہے لہٰذا بچنا اس سے بھی ضروری ہے۔ لحن خفی سے حروف کی تحسین جاتی رہتی ہے۔ یہ مکروہ اور ناپسندیدہ ہے۔

متشابہ الصوت حروف

تعریف:۔

ایسے حروف جن کی آواز آپس میں مشابہت رکھتی ہو۔ متشابہ الصوت حروف کہلاتے ہیں۔

(۱) ت۔ط (۲) ث۔س۔ص

(۳) ق۔ک (۴) ح۔ھ

(۵) ح۔خ (۶) ظ۔ذ۔ز۔ض

(۷) ع۔ء

(حصہ سوئم)

قلقلہ

درج ذیل پانچ حروف جب ساکن حالت میں ہوں ان کو قلقلہ کے ساتھ ادا کیا جائے:۔

(حروف قلقلہ)

د	ج	ب	ط	ق

مجموعہ:۔

اس کا مجموعہ (قطبُ، جَدٍّ) ہے۔

تعریف:۔

قلقلہ نام ہے آواز کی بازگشت کا۔ درج بالا حروف میں سے جب کوئی ساکن حالت میں ہو اس کو حرکت یعنی جنبش دے کر (حرف ادا کرتے وقت مخرج حرکت میں آ جائے) ادا کیا جائے قلقلہ کہلاتا ہے۔ نیز قلقلہ کے تین درجے ہیں۔

(۱)	حالت وقف	(۲)	حالت سکون	(۳)	حالت متحرک

(اقسام)

(۱) قلقلہ حالت وقف میں:

حرف قلقلہ جب موقوف ہو تو اس میں قلقلہ زیادہ مقدار میں ہوتا ہے۔

مثالیں:۔

قَرِیبْ۔ بَعِیدْ۔ مُحِیطْ۔ وغیرہ

(۲) قلقلہ حروف کے درمیان میں:

حرف قلقلہ جب ساکن ہو وہ مقدار میں حرف متحرک سے زیادہ جنبش کیساتھ ادا ہوتا ہے۔

مثالیں:۔

اَبتَر۔اِقتَرَبَ۔یَجعلُ۔ وغیرہ

۳) کم درجے کا قلقلہ:

حرف متحرک میں قلقلہ انتہائی کم مقدار میں ہوتا ہے۔ کیونکہ قلقلہ بھی اصل میں ہلکی سی حرکت ہے۔اس لیے قلقلہ جب متحرک ہوتو حرکت کو واضح کرنا چاہئے۔

مثالیں:۔

قالَ۔جاَءَ۔ وغیرہ

تیسرا باب

اہم اصطلاحات تجوید

(تعوذ تسمیہ)

نمبر شمار	اصطلاحات	مفاہیم
۱	استعاذہ (تعوذ)	اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم
۲	تسمیہ (بسملہ)	بسم اللہ الرحمن الرحیم
۳	ھلھلہ	لا الٰہ الا اللہ
۴	حوقلہ	لا حول ولا قوۃ الا باللہ
۵	وصل الاول با لثانی وقطع الاخر	استعاذہ اور بسملہ کو ایک سانس میں اور دوسرے سانس میں سورۃ پڑھنا
٦	قطع الاول وصل الثانی باالثالث	استعاذہ الگ پڑھنا اور بسملہ کیساتھ سورۃ ملا کر پڑھنا
۷	وصل الجمیع	وصل کل۔سب کو ملا کر پڑھنا
۸	اعضائے صوت	نظام آواز والے حصے
۹	حلقوم	گلا
۱۰	اوتارالصوتیہ	آواز کی رگیں۔جمع وتر کی
۱۱	قطع الجمیع	ہر ایک کو الگ الگ پڑھنا

(حصہ اول)

بسملہ کے بیان میں

آغاز تلاوت میں تعوذ کے ساتھ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا پڑھنا ضروری اور لازمی ہے۔سوائے سورہ توبہ کے۔ تاہم تسمیہ کے جزوقرآن ہونے میں مجودین کے درمیان اختلاف رائے رہاہے۔ علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ اورامام عاصم رحمۃ اللہ علیہ تابعی فرماتے ہیں کہ جو سورہ بھی بغیر بسملہ کے پڑھی جائیگی وہ نامکمل رہے گی اور اس طرح جتنی بھی سورتیں پڑھیں گئیں وہ ناقص اور نامکمل رہیں گی۔ حضرت امام کسائی رحمۃ اللہ علیہ ،حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ، امام عاصم کوفی تابعی اور امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بسملہ شریف ہر سورہ کا لازمی جزو ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جو جس طرح قرآن کریم میں لکھا ہے۔ اسی طرح پڑھو۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو سورۃ کا اختتام اور دوسری سورۃ کا آغاز بسملہ شریف سے معلوم ہوتا تھا۔ حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول مبارک تھا کہ ہر سورۃ کے نزول پر بسملہ شریف لکھواتے۔ لیکن سورۃ توبہ کے نزول پر خلاف معمول بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں لکھوائی کیونکہ اس میں مشرکین کے رویئے پر غصے کے اظہار کے ساتھ ان کے قتل وغیرہ کے احکامات صادر ہوئے۔

نوٹ:۔

تلاوت کا آغاز سورہ توبہ سے ہوتو بھی بسملہ نہیں پڑھی جائیگی۔

استعاذہ کے بیان میں

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ تلاوت قرآن مجید شروع کرنے سے قبل اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھنا ضروری و لازمی ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں قرآن کریم میں یوں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فاذا قرأت القرآن فا استعذ باالله من الشیطن الرجیم

ترجمہ:۔ ''پس جب تم قرآن پڑھنا شروع کرو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔''

واضح رہے کہ تعوذ کو دو طریقوں سے ادا کیا جاتا ہے۔

(۱) تلاوت کے آغاز میں (سورۃ کی ابتداء سے)

(۲) تلاوت کا آغاز سورہ کا کوئی حصہ بھی ہو۔

تعوذ کو بعض مجودین نے واجب اور بعض نے مستحب قرار دیا ہے۔

حضرت امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

اِذَا مَا اَرَدتّ الدَّھرَ تَقرَاءُ بفَاستَعِذ

جِھَارًا مِنَ الشَّیطٰنِ بِااللہِ مُستَجلاً

ترجمہ:۔ ''جب بھی تلاوت کا ارادہ کرو با آواز بلند اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو ہر حال میں شیطان مردود سے۔''

نوٹ:۔

تلاوت کرنے والا اگر قرآن کریم سے غیر متعلق کام کیلئے تلاوت منقطع کرے تو دوبارہ استعاذہ کا ادا کرنا ضروری ہے۔ واضح رہے کہ امام حمزہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام نافع رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق استعاذہ بلند اور خفی آواز میں دونوں طریقوں میں جائز ہے۔ لیکن نماز میں سری ہوگا۔ اس بارے علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ یوں رقم طراز ہیں۔ (وَا ستَحَبَّ تَعَوُّذُ وَقَا لَ

بَعْضُھُمْ یُجب) اس بارے میں کئی قسم کے الفاظ کی بیشی کے ساتھ وارد ہوئے۔ قرآن کریم میں بھی حکم تو دیا گیا لیکن الفاظ تعلیم نہیں فرمائے گئے۔

استعاذہ کی کئی صورتیں ہیں۔

(۱) اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

(۲) اعوذ با اللّٰہ العظیم من الشیطٰن الرجیم

(۳) اللھم انی اعوذ بك من ابلیس وجنودہ۔

واضح رہے کہ تعوذ جزو قرآن نہیں بلکہ دعا ہے جو کہ شیطان کے مکر و فریب سے بچنے کیلئے ایک تدبیر کے طور پر اختیار کی جاتی ہے۔

(حصہ دوئم)

تعوذ اور تسمیہ کے قواعد

بسم اللہ شریف

تعوذ اور تسمیہ کے حوالے سے آئمہ قرأت نے جو قواعد وضع کئے ہیں ۔انکی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱) وصل کل:۔

تعوذ۔تسمیہ۔سورہ کو ایک سانس میں ملا کر پڑھنا۔

۲) فصل کل:۔

تعوذ۔تسمیہ۔سورہ سب کو الگ الگ سانس میں پڑھنا۔

۳) وصل اول فصل ثانی:۔

تعوذ۔تسمیہ ایک سانس میں اور سورہ الگ سانس میں پڑھنا۔

۴) فصل اول وصل ثانی:۔

تعوذ علیحدہ سانس میں تسمیہ اور سورہ دوسرے سانس میں پڑھنا۔

حکم:۔

درج بالا طریقوں سے تلاوت کلام پاک کی چار صورتیں بنتی ہیں۔ جو کہ چاروں جائز ہیں۔

آغاز تلاوت درمیانِ سورۃ

توضیح:۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ تلاوت کا آغاز کسی بھی سورہ کی ابتداء سے نہ ہو بلکہ کسی رکوع یا آیت سے ہو۔آغاز تلاوت میں تعوذ ضروری ہے۔تسمیہ پڑہیں تو اجرو ثواب ملے گا نہ پڑہیں تو بھی باز پرس نہیں۔

جائز صورتیں

(۱)	فصل کل	(۲)	وصل اول فصل ثانی

ممنوع صورتیں

(۱)	وصل کل	(۲)	فصل اول وصل ثانی

(حصہ سوئم)

درمیانِ تلاوت ابتدائے سورۃ

توضیح:۔

تلاوت کلام اللہ جاری ہو اور نئی سورہ کا آغاز کرنا مقصود ہو ایسی صورت میں تعوذ نہیں پڑھی جائیگی۔ بلکہ صرف بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی جائیگی۔(ماسوائے سورہ توبہ کے)اس کیفیت میں بھی تلاوت کی چار کیفیتیں بنتی ہیں۔

(۱)	وصل کل	(۲)	فصل کل
(۳)	فصل اول وصل ثانی	(۴)	وصل اول فصل ثانی۔ ناجائز صورت

حکم:۔

درج بالا تینوں کیفیتوں میں تلاوت کرنا جائز ہے۔۴(وصل اول فصل ثانی) یہ ناجائز صورت ہے۔

نوٹ:۔

① سورہ توبہ کے آغاز میں تسمیہ نہ پڑھنے کی ایک اہم وجہ یہ بھی ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے خود بسم اللہ شریف نہیں لکھوائی۔ دیگر یہ کہ مصاحف عثمانی رضی اللہ عنہ میں بھی سورہ توبہ کے آغاز میں بسم اللہ شریف نہیں لکھی ہوتی۔ اس کی وجہ اور بھی ہے کہ سورہ توبہ میں کفار اور مشرکین کے ساتھ جہاد کے احکام صادر ہوئے۔

② نیز یہ کہ بعض آئمہ قرأت کے نزدیک سورہ توبہ مستقل سورہ نہیں بلکہ سورہ انفال کا ہی جزو ہے۔

③ امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بسم اللہ شریف ہر سورہ کا جزو ہے اس لئے ہر سورہ کا آغاز بسملہ شریف سے کرتے ہیں۔

④ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک پورے قرآن کریم میں کسی سورۃ کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے کیونکہ ان کے نزدیک بسم اللہ شریف جزو قرآن کریم تو ہے لیکن ہر سورۃ کا جزو نہیں ۔نماز میں قرآن مجید پڑھتے وقت ایک سورۃ میں بسم اللہ بلند آواز سے ادا کر دی جائے ۔باقی تمام سورتوں کے آغاز میں بسم اللہ شریف آہستگی سے ادا کر دی جائے جو دوسروں کو سنائی نہ دے۔

مندرجہ ذیل سورتوں کی ابتداء میں ہمزہ وصلی آنے کی صورت میں بسم اللہ کے وصل کو اولیٰ قرار دیا۔

سورتوں کے نام	سورہ الفاتحہ	سورہ الانعام	سورہ کہف	سورہ انبیاء	سورہ سبا
سورہ فاطر	سورہ قمر	سورہ الرحمٰن	سورہ الحاقۃ	سورہ علق	سورہ القاعدہ

قرآن مجید میں وہ صورتیں جن میں فصل کل کے طریقے سے پڑھنا چاہئے۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
قیامہ	عبس	مطففین	بلد	بینہ	تکاثر	ہمزہ	تبت	محمد

چوتھا باب

اہم اصطلاحات تجوید

مخارج الحروف

نمبر شمار	اصطلاحات	مفاہیم
۱	مخرج	نکلنے کی جگہ
۲	حلق	گلا
۳	مفتوح	زبر والا حرف
۴	کسرہ قائمہ	بڑی زیر (معروف ادائیگی)
۵	مشدد	تشدید والا حرف (مکرر)
۶	اسنان	سن کی جمع (دانت)
۷	اضراس	ضرس کی جمع (داڑھ)
۸	انیاب	کچلنے والا
۹	طاحن	پھسلنے والا
۱۰	ناجذ	عقل داڑھ
۱۱	انفتاح فم	مفتوح آواز علامت پر زاویہ منہ
۱۲	فتحۃٌ قائمۃٌ	(کھڑی زبر) مد اصلی کی قائم مقام
۱۳	انخفاض فم	منہ کا کسرہ کی ادائیگی پر زاویہ بننا

۱۴	مستطلہ	(ض) پُر، نرم، لسانی کروٹ بالائی داڑھوں سے ادا ہونے والا

حصہ اول

مخارج الحروف

تعریف

کسی چیز کے نکلنے کی جگہ:

تجوید کی زبان میں مخرج سے مراد حروف کے نکلنے کی جگہ کو کہتے ہیں اور یہ جگہیں پانچ ہیں۔

(مخارج کی اقسام)

(۱)	حلق	(۲)	جوف دہن	(۳)	لسان
(۴)	شفتین	(۵)	خیشوم		

تقسیم

نمبر شمار	مخارج	تعداد
۱	حلق	۳
۲	زبان	۱۰
۳	شفتان (دونوں ہونٹوں میں)	۲
۴	جوف دہن	۱

۵	خیشوم (ناک کا بانسہ)	١

نوٹ:۔

حروف کی تصحیح اور مخارج ذہن نشین کروانے کیلئے طلبہ کو ہر حرف کی حرکات اور سکون کے ساتھ مفردات کی مشق کروانا ازبس ضروری ہے۔

حصہ دوئم

(تفصیل مخارج الحروف)

نمبر شمار	حروف	مخارج	وضاحت	القابات حروف
۱	و۔ا۔ی	جوف دہن	یہ تینوں حروف جوف دہن سے ادا ہوتے ہیں۔	حروف مدہ
۲	ء۔ھ	اقصیٰ حلق	حلق کے سینے کے ساتھ ملے ہوئے حصے سے ادا ہوتے ہیں۔	حروف حلقی
۳	ع۔ح	وسط حلق	یہ حروف وسط حلق سے ادا ہوتے ہیں۔	—
۴	غ۔خ	ادنیٰ حلق	یہ دونوں حروف حلق کے اوپر والے حصے سے ادا ہوتے ہیں	—
۵	ق	اقصیٰ لسان	لہات یعنی کوے کے متصل زبان کی جڑ سے ق ادا ہوتا ہے۔	حروف لہاتیہ
٦	ک	—	ق کے مخرج سے ذرا سا نیچے ہٹ کر منہ کی جانب سے ک ادا ہوتا ہے۔	—

۷	ج ش ی	وسط لسان	وسط زبان اور اس کے مقابل اوپر کے تالو سے یہ تینوں حروف ادا ہوتے ہیں۔	حروف شجریہ
۸	ض	حافۂ لسان	زبان کے کنارے اُفقی داڑھ کی جڑ سے لگائیں تو (ض) نکلتا ہے۔	حافیہ
۹	ل	زبان کا کنارہ	زبان کا کنارہ، ثنایا علیا، رباعی ناب اور ضواحک کے مسوڑھوں سے (ل) نکلتا ہے۔	حروف طرفیہ اور ذِلقیہ
۱۰	ن	زبان کی نوک	زبان کا کنارہ مع اوپر کا تالو۔اس سے نون ادا ہوتا ہے۔	—
۱۱	ر	پشت سے نوک زبان	نون کے مخرج سے ذرا سا اندر کی جانب سے (ر) نکلتا ہے۔	—
۱۲	ت د۔ط	نوک زبان	زبان کی نوک ثنایا علیا کی جڑ سے ت۔د۔ط نکلتے ہیں۔	نطعیہ
۱۳	ث ذ ظ	—	زبان کا سرا اور ثنایا علیا جو کہ مسوڑھوں سے ملا ہے۔(ث۔ذ۔ظ) نکلتا ہے	لثویہ

۱۴	ز س ص	—	زبان کی نوک ثنایا سفلی اور ثنایا علیا کے قریب ہونے سے ص۔س۔ز ادا ہوتے ہیں۔	صفیریہ
۱۵	ف	زیریں ہونٹ کا بحری حصہ	زیریں ہونٹ کا بحری حصہ ثنایا علیا کے کناروں سے (ف) نکلتی ہے۔	حروف شفویہ
۱۶	ب م و	شفتین کا بحری حصہ	بحری حصہ سے (ب)، بری سے (م) اور شفتین کی گولائی سے (و) ادا ہوتا ہے۔	—
۱۷	غنہ	خیشوم	ناک کے بانسے سے نون مخفی و مدغم با ادغام ناقص ادا ہوتا ہے۔	

نوٹ:۔

ب۔ف۔میم۔واؤ کے علاوہ کسی اور حرف پر شفتین نہ ہلیں۔

(حصہ چہارم)

تجوید کی اصطلاح میں دانتوں کے نام

تجوید میں چونکہ حروف ان کے مخارج کا تعلق دانتوں سے ہے۔ اس لیے دانتوں کے ناموں سے متعلق علم انتہائی ضروری ہے۔انسان چونکہ قدرت کاملہ کا شاہکار ہے۔ ہرانسان جو کچھ اور جیسے بھی بولتا ہے وہ اپنے حروف اور الفاظ کہیں نہ کہیں سے ادا کرتا ہے۔علم تجوید چونکہ مخارج ایک مکمل باب کے طور پر پڑھائے جاتے ہیں۔اس لیے ان مخارج اور دانتوں کے نام جاننا ضروری امر ہے۔

۱) ثنایا علیا:۔

اوپر کے سامنے والے دو دانت۔

۲) ثنایا سفلیٰ:۔

ثنایا علیا کے بالکل نیچے کے دو دانت۔

۳) رباعیات یا قواطع:۔

ثنایا علیا کے دائیں، بائیں اوپر اور نیچے والے چار دانت

۴) انیاب، یا کواسر:۔

رباعیات سے متعلقہ نوک دار چار دانت اوپر اور نیچے۔

۵)ضواحک:۔

اوپر نیچے چار دانت (انیاب سے متصلہ)

۶)طواحن:۔

ضواحک کے ساتھ اوپر نیچے تین، تین دونوں اطراف کے کل بارہ دانت (داڑھیں)

۷) نواجذ:۔

طواحن کے ساتھ آخری دانت دونوں اطراف میں کل چار دانت

نوٹ:۔

چونکہ عربی میں داڑھوں کو اضراب کہتے ہیں۔اس وجہ سے اصطلاح تجوید میں نواجذ،طواحن ،اور ضواحک کو اضراس کے نام سے بھی موسوم کیا گیا ہے۔

پانچواں باب

اہم اصطلاحات

احکام نون ساکن + اور تنوین

(اخفاء +اظہار +ادغام +اقلاب)

نمبر شمار	اصطلاحات	مفاہیم
۱	اظہار	ظاہر کر کے پڑھنا (جلدی ادا کرنا)
۲	حلقی	حلق سے ادا ہونے والے حروف (چھ حروف ہیں)
۳	نون ساکن	ایسا نون جس پر علامت سکون ہو۔ (نْ)
۴	تنوین	دو زبر، دو زیر، دو پیش کی ادائیگی نون کی آواز کے ساتھ۔ نیز اس کے تلفظ کے عمل کے وقت پیدا ہونے والی نون کی آواز
۵	ادغام ناقص	اس میں مدغم کی صفت باقی رہتی ہے۔ مثلا (من ۔وّال)
۶	ادغام تام	کامل طور پر مدغم فیہ میں ضم ہو جانا۔ مثلا (من رّبک) شرط:۔ مدغم ساکن اور مدغم فیہ متحرک

۷	اقلاب	بدل دینا(Alternation)
۸	اخفا'	چھپانا (آواز ناک میں لے جا کر ادا کرنا) مثلاً (من قبلك)
۹	تنبیہ	حرف ادا کرتے وقت زبان نون کے مخرج میں بالکل نہ لگے۔ بلکہ تالو کے قریب رہے۔ اکثر حفاظ، آئمہ اسکا ارتکاب کرتے ہیں
۱۰	ادغام	دو حروف کا ملا کر ایک مشدد حرف بنانا۔ مثلاً (اذذّهَب)
۱۱	حروف ادغام کی تعداد	چھ ہے (یرملون)
۱۲	ادغام بالغنہ	غنہ کے ساتھ ادغام کرنا
۱۳	ادغام بالغنہ کے حروف	چار ہیں (مَنوَیّ)
۱۴	ادغام بلاغنہ	غنہ کے بغیر
۱۵	حروف کی تعداد	دو (لام ۔ را)
۱۶	ادغام بالغنہ کا دوسرا نام	ادغام ناقص
۱۷	ادغام تام کا دوسرا نام	ادغام بلاغنہ پہلا حرف مدغم اور دوسرا مدغم فیہ کہلاتا ہے۔
۱۸	اظہار مطلق	نون ساکن اور حرف یرملون کا ایک ہی کلمہ میں آنا
۱۹	کل کلمات کی تعداد	چار (قنوانٌ، صنوانٌ، بنیانٌ، دنیا)

(حصہ اول)

نون ساکن اور تنوین کے احکام

نون ساکن:۔

ایسا نون جس پر علامت سکون ہو نون ساکن کہلاتا ہے۔

نون تنوین:۔

عربی کے بہت سے کلمات کے آخر میں نون ساکن تو نہیں ہوتا ہے۔ لیکن نون ساکن جیسی آواز میں ادا کیا جاتا ہے۔ کسی حرف کے آخر میں دو زبر، دو زیر اور دو پیش آتے ہیں۔ ان حرکات کی ادائیگی میں آواز نون ساکن جیسی پیدا ہوتی ہے۔ اس عمل کو نون تنوین کہتے ہیں۔

نون ساکن اور تنوین کے احکام چار ہیں۔

۱	اِظہار	۲	ادغام	۳	اقلاب	۴	اخفاء

۱)۔ نون ساکن کا پہلا قاعدہ

۱) اظہار کا قاعدہ (اظہار حلقی):

تعریف:۔

نون ساکن اور نون تنوین کے بعد چھ حروف حلقی میں سے جب کوئی حرف آئے تو نون ساکن اور نون تنوین پر اظہار کیا جاتا ہے۔ اظہار کا مطلب نون کو جلدی ادا

کرنا۔مثلاً (یَنغضُون، عذابٌ الیمٌ، اَنعَمت) وغیرہ۔اظہار حلقی کے چھ حروف ہیں۔

(حروف حلقی)

خ	غ	ح	ع	ھ	ء

حروف حلقی چھ ہیں۔سن اے مہ لقا

ء۔ھ،د، ع۔ح ،و، غ۔خ

۲)۔نون ساکن کا دوسرا قاعدہ

۲)ادغام یرملون:۔

تعریف:۔

نون ساکن یا نون تنوین کے بعد یرملون میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں ادغام یرملون ہوگا۔یرملون کے چھ حروف میں سے کسی ایک حرف کے آنے پر ہوگا۔مزید یہ کہ (لام) اور (را) میں تو غنہ کے بغیر ادغام ہوگا۔اسے ادغام کامل بلا غنہ کہتے ہیں۔مثلاً (من ربھم۔ھدًاللمتقین۔من لدنہُ)

ادغام کے حروف بھی چھ ہیں۔

ن	و	ل	م	ر	ی

مجموعہ:۔

ان کا مجموعہ یَرمَلُون ہے۔

ادغام کی دو قسمیں ہیں۔

بلاغنہ	(۲)	ادغام باالغنہ	(۱)

چار حروف یَنمُو میں نون ساکن اور تنوین کا ادغام غنہ کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ جسے ادغام بالغنہ کہتے ہیں۔لام اور را میں نون ساکن اور تنوین کا ادغام غنہ کے بغیر ہوتا ہے۔ غنہ والے ادغام کا دوسرا نام ادغام ناقص اور بغیر غنہ کا دوسر نام ادغام تام کہلاتا ہے۔ادغام کے پہلے حرف کو مدغم اور دوسرے کو مدغم فیہ کہتے ہیں۔ادغام ناقص میں مدغم کی صفت موجود رہتی ہے۔ جبکہ ادغام تام میں مدغم مکمل طریقے سے مدغم فیہ میں ضم ہو جاتا ہے۔

اظہار مطلق

نوٹ:۔

نون ساکن کے بعد حروف یرملون میں سے کوئی حرف آئے تو ادغام نہیں ہوسکتا۔ بلکہ اس کو اظہار مطلق کا نام دیا گیا ہے۔اس کی پورے قرآن کریم میں فقط چار مثالیں ہیں۔پہلے دو کلمات میں نون ساکن اور واؤ ایک ہی کلمے میں وارد ہوئے ہیں۔ جبکہ دوسرے دو کلمات میں نون ساکن اور (ی) ایک ہی لفظ میں وقوع پذیر ہیں۔

دُنیا	بُنیانٌ	صِنوانٌ	قنوانٌ

۳) نون ساکن کا تیسرا قاعدہ

۳) اقلاب

لغفظی معنی:۔

بدل دینا

مقدار:۔

ادائیگی کے وقت حرف کی آواز کو ناک کے بانسہ میں ایک الف مقدار کے

برابر ہونٹوں کو ذرا سختی سے دبا کر ادا کیا جائے۔ مثلاً (عَلِیمٌ بِمَا، اَنۢبِھُم) وغیرہ وغیرہ

(نون ساکن کے ساتھ دو کلموں میں اقلاب کی مثالیں)

یؤمِنۢ بِاللّٰہِ	مَنۢ بَعَثَنَا	مِنۢ بَقلِھَا

(نون ساکن کے ساتھ ایک ہی کلمے میں اقلاب کی مثالیں)

اَنۢبَاَھُم	سُنۢبُلَۃٍ	اَنۢبِھُم

(تنوین کی (ب) کے ساتھ مثالیں)

سَمِیعٌۢ بَصِیرٌ	خَبِیراًۢ بَصِیراً

نوٹ:۔

اس میم کو میم مقلوبہ کہا جاتا ہے۔ نیز یہ کہ اس میں اظہار کرنا ناجائز ہے۔

۴)۔نون ساکن کا چوتھا قاعدہ

۴) اخفاءِ حقیقی:

اخفاء کے لغوی معنیٰ:۔

اخفاء کا معنی ہے چھپانا یا پوشیدہ رکھنا۔

اخفاء کے اصطلاحی معنیٰ:۔

تجوید کی اصطلاح میں اخفاء کی تعریف (اَلاِخفَاءُ کَیفِیَۃٌ بَینَ الاِظہَارِ وَالاِدغَامِ)

ترجمہ:۔

اظہار اور ادغام کی درمیانی کیفیت کا نام اخفاء ہے۔ اخفاء کو ادا کرنے کی مثال اردو میں ایسی آواز ہے جیسے بھانپ، سانپ، بانس وغیرہ۔ اخفاء کے پندرہ حروف

ہیں۔ ان میں سے کسی ایک حرف کے آنے سے اخفاء ہوگا۔ یعنی نون ساکن اور نون تنوین کوناک میں چھپا کر ایک الف کے برابر کھینچ کر پڑھیں گے۔

اخفاء کے پندرہ حروف

ذ	د	ج	ث	ت
ض	ص	ش	س	ز
ک	ق	ف	ظ	ط

(حصہ دوم)

اخفاء اور ادغام میں فرق

① اخفاء اور ادغام میں فرق یہ ہے کہ ادغام میں تشدید ہوتی ہے۔ جبکہ اخفاء میں تشدید نہیں ہوتی۔

② اخفاء حرف کے قریب ہوتا ہے جبکہ ادغام حرف میں ہوتا ہے۔

نوٹ:۔

ان پندرہ حروف میں سے کوئی بھی نون ساکن اور نون تنوین کے بعد ایک یا دوکلموں میں واقع ہوتو یہ اخفاء حقیقی ہوگا۔ طلباء کی سہولت کے لیے حروف اخفائیہ کا شعر پیش خدمت ہے۔ اس میں سے ہر لفظ کا پہلا حرف لیا جائیگا۔

صف ذا ثنا کم جادَ شَخْصٌ قد سما

دُم طَيِّبًا زِد فی تُقًا ضَع ظالما

اب ان اخفائیہ حروف کی مثالیں ایک کلمہ میں، دوکلموں میں نون ساکن کے بعد اور نون تنوین کے بعد مندرجہ ذیل ٹیبل کی مدد سے واضح کی جاتی ہے۔

اَمثِلَه

نمبر شمار	حروف	نون ساکن کے بعد ایک کلمے میں	نون ساکن کے بعد دوکلموں میں	تنوین کے بعد
ا	ص	يَنصُرُونَ	مِن صَلصَالٍ	بِرِيحٍ صَرْصَرٍ

۲	ذ	آئنذرتهم	مَن ذَاالَّذِی	سِرَاعًا ذٰلِكَ
۳	ث	مَنثُوراً	مِن ثَمَرَةٍ	تَمْهِيدًا ثُمَّ
۴	ک	مِنكُم	مَن كَانَ	رِزْقٌ كَرِيمٌ
۵	ج	زَنجَبِيلا	مَن جَاءَ	فَصَبْرٌ جَمِيلٌ
۶	ش	اِذَا السَّمَا انشقت	فَمَن شَاءَ	رَسُولاً، شَاهِدًا
۷	ق	يَنقُضُونَ	مِن قَبلُ	ثَمَنًا قَلِيلاً
۸	س	اِنَّ الاِنسَانَ	مِن سِجِّيلٍ	عابداتٍ سَائِحَاتٍ
۹	د	اَندَادًا	وَلِمَن دَخَلَ	قِنوَانٌ دَانِيَةٌ
۱۰	ط	اِنطَلِقُو	كُلُو مِن طَيِّبٰتِ	سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا
۱۱	ز	اَنزَلنَاهُ	فَاِن زَلَلتُم	يَوْمَئِذٍ زُرْقًا
۱۲	ف	مُستَنفِرَةٌ، اَنفُسَكُم	وَاِن فَاتَكُم	عُمْىٌ فَهُمْ
۱۳	ت	اَعلَنتُ لَهُم	مِن تَفَاوُت	جَنّٰتٍ تَجْرِیْ
۱۴	ض	مَنضُوداً	مَن ضَلَّ	مُستَنفِرَةٌ ضَاحِكَةٌ
۱۵	ظ	فَليَنظُرُونَ	مَن ظَلِمَ	ظِلًّا ظَلِيلاً

نون قطنی

تعریف:۔

تنوین کے بعد کوئی حرف ساکن آئے تو وہاں تنوین کو زیر دیکر پڑھتے ہیں۔ اوراس کے ساتھ بالکل چھوٹا سا نون بھی لکھ دیتے ہیں۔ کیونکہ ہمزہ وصلی درمیان میں گر جاتا ہے۔ اس نون کونون قطنی کہا جاتا ہے۔ مثلاً (فتنةُ نِ انقلب۔ عاد نِ لاولیٰ) اجتماع

ساکنین علی غیر حدہ کا قاعدہ جاری ہوتا ہے۔

وجہ تسمیہ:۔

قطن کے معنی روئی کے ہیں چونکہ روئی کو دو کپڑوں کے درمیان سی لیا جاتا ہے۔رضائی وغیرہ اس بنا پر اسے نون قطنی کہتے ہیں۔ یہ دو حروف کے درمیان میں روئی کی مانند چھپا ہوتا ہے۔بعض حضرات کے نزدیک جیسے روئی سے زخم مل جاتا ہے اس طرح نون کی وجہ سے بھی دو لفظ آپس میں مل جاتے ہیں۔

نوٹ:۔

نون قطنی سے ابتداء یا اعادہ نہیں کیا جا سکتا۔

چھٹا باب

(حصہ اوّل)

میم ساکن کے احکامات

میم ساکن کا پہلا قاعدہ

۱) اخفائے شفوی:۔

تعریف:۔

م ساکن کے اخفائے شفوی کا مفہوم کچھ یوں ہے۔ کہ م ساکن کو اس کے مخرج سے (دونوں ہونٹوں کے خشکی والے حصوں کو) نرمی کے ساتھ آپس میں ملاتے ہوئے آواز کو خنیشوم سے ایک الف مقدار کے برابر غنہ زمانی کے ساتھ پڑھنا ہے۔ نیز م ساکن کے بعد حرف (ب) آئے تو م ساکن پر اخفاء کیا جائیگا۔ مثلاً (یَعتصِم بِاللّٰهِ۔ یومَهُم بارِزُو نَ۔ ربَّهُم بِهِم)

میم ساکن کا دوسرا قاعدہ

۲) ادغام شفوی:۔

تعریف:۔

میم ساکن کے بعد میم متحرک آجائے اس کو ادغام شفوی کہتے ہیں۔ ادغام مع الغنہ کریں گے۔ مثلاً (لهم مشو فیه۔ فی قلو بهم مر ضٌ)

میم ساکن کا تیسرا قاعدہ

۳) اظہار شفوی:-

وجہ تسمیہ:-

چونکہ ان حروف کا تعلق شفتین سے ہے۔ اس لئے اس کو اظہار شفوی کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ مذکورہ حروف یعنی (ب، میم اور الف،) کے علاوہ باقی حروف ہجائیہ میں سے اگر کوئی حرف میم ساکن کے بعد آئے تو ایک کلمہ ہو یا دو کلموں میں ہو تو میم کا اظہار واجب ہوتا ہے۔ اور اسکو اظہار شفوی کہتے ہیں۔ اس کی چوالیس ۴۴ مثالیں ہیں۔ کیونکہ اس کے چھبیس ۲۶ حروف میں سے اٹھارہ ایک کلمہ میں یا دو کلموں میں میم ساکن کے بعد آتے ہیں۔ اس طرح چھتیس ۳۶ صورتیں بنتی ہیں اور ان میں سے آٹھ حروف میم کے بعد حرف دو کلموں میں آتے ہیں۔ اس طرح اظہار شفوی کی مجموعی صورتیں چوالیس بنتی ہیں۔

(امثلہ)

نمبر شمار	حروف	میم ساکن کے بعد ایک کلمے میں	میم ساکن کے بعد دو کلموں
۱	ء	الظُّمانُ	عَلَيكُم اَنفُسَكُم
۲	ت	وَلَا اَمتَا	لَعَلَّكُم تَتقُون
۳	ث	اَمثالكُم	عَليهِ مَرجِعُكُم ثُمَّ
۴	ج	کوئی مثال نہیں	وَمَا جَعَلنَا هُم جَسَداً
۵	ح	يَمحقُ اللهُ الرّبا	اَم حَسِبتَ
۶	خ	کوئی مثال نہیں	اَم خُلِقُو

۷	د	وَاَمَددنٰھُم	عَلیھِم دَآئِرَۃُالسَّوء
۸	ذ	کوئی مثال نہیں	وَاَتبَعَھُم ذُرِیَّتھُم
۹	ر	اَمْراً	رَبُّکُم ، رَبّ السَّمٰوٰتِ وَالاَرض
۱۰	ز	اِلَّا رَمزًا	اَمزاغت عَنھُم
۱۱	س	کوئی مثال نہیں ہے	فو قکم سَبعَ طرَآئِقَ
۱۲	ش	اَمشَاجٍ	لَھُم شھواتٌ
۱۳	ص	کوئی مثال نہیں	وَھُم صاَغِرُون
۱۴	ض		آبا ئھُم ضاَلّین
۱۵	ط	وَاَمطرناعَلیھم	مَسَّتھُم طائِفٌ
۱۶	ظ	کوئی مثال نہیں	وَھُم ظا لِمُون
۱۷	ع	اَمعَا ئھُم	وَالَّذِینَ ھُم عَنِ الّغوِ معرِضُون
۱۸	غ	کوئی مثال نہیں	فَاِنَّھُم غَیرُ مَلُومِین
۱۹	ف	کوئی مثال نہیں	وَھُم فَارِعُون
۲۰	ق	کوئی مثال نہیں	بَل ھُم قَومٌ یَّعدِلُون
۲۱	ک	یُمَکِنِ السَّمَاء	عَلَیکُم کِتَا باً
۲۲	ل	ام لم	اَم لَھُم اَعیُن
۲۳	م		

۲۴	ن	اِذَا تُمنیٰ	مَسَّتْهُمْ نَفحَةٌ
۲۵	و	اَموَات	حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِی غَفلَةٍ
۲۶	ہ	یَمهَدُونَ	وَاهْجُرْهُمْ هَجْراً
۲۷	ی	عمیْ	جُندُكُمْ يَنصُرْكُمْ

فائدہ:۔

میم ساکن کے بعد واؤ آجائے یا فا آجائے تو احتیاط کرنی چاہئے کہیں ادغام نہ ہو جائے ۔مثلاً (السلام علیکم ورحمته الله۔ ویمد هم فی طغیا نهم) یہاں احتیاط نہ کرنے سے اکثر لوگ ادغام کر دیتے ہیں۔

(حصہ دوئم)

میم مشدد اور نون مشدد کا مشترکہ قاعدہ

غنہ کر جب ہو مشدد میم و نون
حرف غنہ ہے یہ نزد ذو فنون

تعریف:۔

جس نون اور میم پر علامت تشدید (ّ) ہو نون مشدد اور میم مشدد یعنی دونوں کا حکم غنہ ہے۔ان دونوں کو ادا کرتے وقت آواز خیشوم میں جائیگی اور غنہ ایک الف کے مقدار کے برابر ہوگا۔نون کا غنہ ادا کرتے وقت آواز خیشوم میں لے جائیں گے۔جبکہ میم مشدد ادا کرتے وقت دونوں ہونٹوں کو آپس میں ملایا جائیگا۔نون مشدد کی آواز (اَنّ) اور میم مشدد کی آواز (مِمّ)۔

غنہ کا لغوی معنیٰ:۔

نون مشدد اور میم مشدد کو ادا کرتے وقت آواز کو ناک کے بانسے میں لے جانا نیز نون مشدد پر غنہ کرتے وقت آواز کو مخرج میں لے جا کر ایک الف مقدار کے برابر ادا کرنا۔مثلاً (اَنَّھُمْ ۔ جَنّٰتٍ) وغیرہ۔

میم مشدد

ادائیگی:۔

میم مشدد ادا کرتے وقت دونوں ہونٹوں کو آپس میں ملاتے ہوئے آواز کو

ایک الف مقدار کے برابر کھینچ کر پڑھا جاتا ہے۔مثلاً (اُمَّہٗ۔ اُمَّھٰتُکُمْ۔فَتَمَّ) وغیرہ

نوٹ:۔

جب نون اور میم مشدد ہوں تو غنہ زمانی ضروری ہوتا ہے ۔نیز نون ساکن، تنوین اور میم ساکن کے بعد الف نہیں آتا کیونکہ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے۔

ادغام کا بیان

مخارج وصفات کے اعتبار سے ادغام کی تین قسمیں ہیں۔

۲) ادغام مثلین

تعریف:۔

ایسے دوحروف جن کا مخرج ایک ہو تمام صفات میں یکساں ہوں ۔مثلاً (ب اور ب۔ث اور ث) یادرہے کہ ادغام مثلین میں تام ہی ہوتا ہے ناقص نہیں ہوتا۔

مثالیں:۔

(قُل لَّکُم۔ اِذْھَب بِّکِتَابِہٖ)

ادغام متجانسین

تعریف:۔

ایسے دوحرف جوکہ مخرج میں تو ایک ہوں لیکن صفات میں جدا ہوں ۔ پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو۔(اِذظَّلَمُوا۔قَدتَّبَیَّنَ) وغیرہ

نوٹ:۔

ادغام متجانسین تام بھی ہوتا ہے اور ناقص بھی۔قرآن مجید میں چھ مثالیں تام

کی اور ایک ناقص کی چار کلمات میں ملتی ہیں۔

وجہ تسمیہ:۔

یہاں پر ناقص اس لیے ہوگا کیونکہ قوی حرف کا ضعیف حرف میں ادغام ہمیشہ ناقص ہی ہوتا ہے۔ طا قوی ہے تا سے

(ناقص کی مثالیں)

بَسَطْتَّ	اَحَطْتُّ	فَرَّطْتُّ	مَا فَرَّطْتُم

نوٹ:۔

ان مثالوں میں قلقلہ کے بغیر صفات استعلاء و اطباق باقی رہیں گی۔ ان میں قلقلہ بھی نہیں ہوگا۔

۴) ادغام متقاربین

تعریف:۔

اس ادغام میں دو مختلف حروف مخارج اور صفات میں قریب ترین ہوتے ہیں۔ مثلاً (بَل رَّفَعَهُ الله۔ قُل رَّبی) واضح رہے کہ ادغام متقاربین ناقص بھی ہوتا ہے اور تام بھی۔

ناقص کی مثالیں

مَن یَّقُولُ	مِن وَّال

تام کی مثالیں

قُل لَّا	قُل رَّبی

ادغام متقاربین کی مزید دو قسمیں۔

(۱)	ادغام صغیر	(۲)	ادغام کبیر

۱) ادغام صغیر:۔

جس حرف کا ادغام کیا جائے وہ پہلے ہی ساکن وہ مثلاً (اِذْهَب)

ادغام صغیر کی مزید دو اقسام۔

(۱)	ادغام صغیر تام	(۲)	ادغام صغیر ناقص

ادغام صغیر تام:۔

اس ادغام میں پہلے حرف کو بالکل دوسرے حرف کی طرح کرلیا جاتا ہے۔مثلاً (اَثْقَلَت دَّعَوُاللهَ)

ادغام صغیر ناقص

تعریف:۔

اس ادغام کو پہلے حرف کی طرح نہیں کیا جاتا لیکن پہلے حرف کی بھی کچھ صفت باقی رہ جاتی ہے۔ نیز اس میں پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو اور پہلے حرف کی صفت باقی رہ جائے۔مثلاً (من وّال۔ من یقول)

۲) ادغام کبیر

جس حرف کا ادغام کیا جائے وہ پہلے متحرک ہو اور بعد میں ساکن کر کے ادغام کیا جائے ادغام کبیر کہلاتا ہے۔

لَا تَاْمَنَّا	مَکَّنِّی	تَاْمُرُوْنِّی	اَتُحَاجُوْنِّی

ادائیگی کے اعتبار سے ادغام کی مزید دو مثالیں:۔

(۱)	ادغام کامل	(۲)	ادغام ناقص

② حروف حلقی کا غیر حروف حلقی میں ادغام نہیں ہوتا۔ مثلاً (لا تزغ قلوبنا) لیکن اپنی مثل میں ادغام ہوگا۔ جیسے (یُوَجِّهه)

③ حروف مدہ کا غیر مدہ میں ادغام نہ ہوگا۔ (فِي يَوْمٍ)۔ اس لیے کہ اس کی صفت ختم ہو جاتی ہے۔

④ حروف حلقی کا اپنے ہم مخرج میں بھی ادغام نہیں ہوتا۔ (فاصفَحْ عَنهُم)

(حصہ سوئم)

تاکیدات

حرکت کوسکون اور سکون کوحرکت دینے سے پرہیز

متحرک حرف کو ساکن اور ساکن کو متحرک پڑھنے سے پرہیز ازحد ضروری ہے۔ ان کی ادائیگی نہایت محتاط طریقے سے کرنی چاہئے۔ پس حرف ساکن کی آواز میں مخرج کو جنبش نہ ہونے پائے ورنہ یہ حروف قلقلہ یا حروف متحرک میں شامل ہو جائیگا۔

کاف اور تا کے ساتھ با اور ہمزہ وغیرہ کا پرہیز

قواعد تجوید کے برعکس پڑھنے سے اکثر حیران کن حد تک اغلاط سرزد ہوتی ہیں۔ یہ کھلم کھلا تجوید کے قواعد سے انحراف ہے۔ مثلاً تا کی آواز میں ھا ملا دینا دونوں کا مجموعہ ایک ایسا حرف بنا دیا جاتا ہے جس کا پورے قرآن پاک میں سرے سے وجود ہی نہیں ہوتا۔ مثلاً (اَرَئیتَ الَّذِی اَرَاَیتھَ الَّذِی ،خَتَمَ اللہُ کو خَتھَمَ اللہ) وغیرہ پڑھنا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ (ق) اور (ت) کے ادا کرنے میں منہ کو زیادہ اور بے جا دبانے سے پرہیز کیا جائے۔ خلاصہ کلام یہ ہوا کہ ان حروف کو تکلف اور بناوٹ کے بغیر اللہ تعالیٰ کے حکم اور نبی کریم ﷺ کی سنت کے مطابق خوب لطافت ،عمدگی اور تحسین مع جمیع الصفات کماحقہٗ ادا کیا جائے۔

آیت کی ابتدا میں اور وقف میں احتیاط

آیت کا ابتدائی حرف اور وہ حرف جس پر وقف کیا جائے پورے خیال اور احتیاط سے ادا کیا جائے یعنی دونوں کو پوری احتیاط سے ادا کریں۔ جب ہمزہ موقوف یا عین کسی حرف ساکن کے بعد ہو تو اس میں خصوصی احتیاط ضروری ہے۔ مثلاً (جُوۡعٍ، سُوۡءٍ، شَیۡءٍ) وغیرہ

ساتواں باب

اہم اصطلاحات تجوید

(القابات حروف + صفات حروف + تفصیل صفات)

نمبر شمار	اہم اصطلاحات	مفاہیم
۱	مستفلہ	باریک پڑھے جانیوالے حروف
۲	مستعلیہ	پُر پڑھے جانیوالے حروف
۳	شبہ مستعلیہ	کبھی پر اور کبھی باریک پڑھے جانیوالے ۲ حروف
۴	حروف شجرہ	شجر فم سے ادا ہونے والے حروف
۵	حروف لہاتیہ	لہات سے ادا ہونے والے حروف
٦	صفات	صفت کی جمع
۷	لازمہ	ضروری
۸	عارضہ	عارضی
۹	حروف ذلقیہ	ہونٹوں کے کنارے سے ادا ہونے والے حروف
۱۰	حروف نطعیہ	نطع یعنی تالو کے کھردرے حصے سے ادا ہونے والے حروف

۱۱	شفویہ	ہونٹوں سے ادا ہونے والے حروف
۱۲	لثویہ	لثہ یعنی مسوڑھوں سے ادا ہونے والے
۱۳	صفیریہ	صفیر کی آواز، یعنی سیٹی کی آواز والے حروف
۱۴	حروف حافہ	حافہ لسان سے ادا ہونیوالے
۱۵	حروف مجہورہ شدیدہ	سختی سے ادا کئے جانے والے چھ حروف
۱۶	حروف مجہورہ متوسطہ	سانس کی بندش جہر کے سبب قوی اور توسط سے درمیانی حالت سے ادا ہونے والے پانچ حروف
۱۷	حروف مجہورہ	آواز کی قوت ۔سانس بند کر کے پڑھے جانے والے ۱۹ حروف
۱۸	شدیدہ	بوقت ادائیگی حالت سکون میں آواز بند کر کے پڑھے جانے والے آٹھ حروف
۱۹	مجہورہ رخوہ	سانس بند رکھ کر مگر نرم آواز سے ادا ہونے والے آٹھ حروف
۲۰	حروف مذلقہ	ہونٹوں اور زبان کے کنارے سے ادا ہونے والے چھ حروف
۲۱	حروف مہموسہ	ضعف اور پستی سے ادا ہونے والے دس حروف
۲۲	حروف رخوہ	بوقت ادائیگی نرم آواز جاری رکھ کر پڑھے جانے والے ۱۶ حروف

۲۳	حروف متوسطہ	حروف شدیدہ اور رخوہ کے برعکس درمیانی حالت میں ادا کیے جانے والے ۵ حروف
۲۴	مہموسہ شدیدہ	صفت شدت سے سختی کیساتھ حالت سکون میں آواز بند اور ہمس کے سبب سانس کو قدرے جاری رکھنے والے ۲ حروف
۲۵	مہموسہ رخوہ	آواز اور سانس کو جاری رکھتے ہوئے نرمی سے ادا ہونے والے ۸ حروف

(حصہ اول)

القابات حروف کے بیان میں

۱) حروف مستعلیہ

وجہ تسمیہ:۔

ایسے حروف جو کہ ہر حال میں پُر پڑھے جاتے ہیں۔ حروف مستعلیہ کہتے ہیں۔ان کی تعداد سات ہے۔

ظ	ق	ط	غ	ض	ص	خ

مجموعہ:۔

ان کا مجموعہ (خُصَّ ،ضَغطٍ ،قِظ) کہلاتا ہے۔

۲) شبہ مستعلیہ

ان حروف کی تفخیم یا ترقیق:۔

یہ کبھی پُر اور کبھی باریک پڑھے جاتے ہیں۔اسی وجہ سے شبہ مستعلیہ کہلاتے ہیں۔

تعداد:۔

ان کی تعداد تین ہے۔

ر	ل	ا

۳) حروف مستفلہ

وجہ تسمیہ:۔

ایسے حروف جو ہر حال میں باریک پڑھے جائیں حروف مستفلہ کہلاتے ہیں۔
ان کی ادائیگی کے وقت زبان کی جڑ تالو کیطرف نہیں اٹھتی۔

مجموعہ:۔

(ثبت۔عزمن ۔ اذسل۔ شکا۔ یجود۔ حرفه)

۴) حروف حلقی

وجہ تسمیہ:۔

حلق سے ادا ہونے کی وجہ سے حروف حلقی کہلاتے ہیں۔ ان کی تعداد چھ ہے۔

ء	ھ	ع	ح	غ	خ

امتیاز:۔

① ان کا امتیاز ہمزہ کو ہا سے رخوت وشدت سے ہوگا۔
② عین کو رخوت اور حا کو توسط سے امتیاز ہوگا۔
③ غین کو خا سے صفت جہر کی وجہ سے امتیاز حاصل ہے۔

۵) حروف شجریہ

وجہ تسمیہ:۔

زبان کا وسطی حصہ جب تالو کی طرف اٹھتا ہے تو یہ تینوں حروف شجر فم سے نکلتے

ہیں۔اس وجہ سے ان کو حروف شجریہ کہتے ہیں۔ان کی تعداد تین ہے۔

ی	ش	ج

امتیاز:۔

① ج کو شدت، قلقلہ اور جہر کی وجہ سے ج کو امتیاز ہوگا۔

② ج کو ی سے شدت، قلقلہ کی وجہ سے امتیاز ہوگا۔

③ ش کو یا سے ہمس، تفشی سے فرق معلوم ہوگا۔

۶) حروف لہاتیہ

وجہ تسمیہ:۔

لہات گوشت کے ٹکڑے کو کہتے ہیں۔ جو کہ زبان کے آخر پر ختم ہوتا ہے۔ اردو زبان میں اس کو کوا کہتے ہیں۔ان حروف کا تعلق چونکہ اس حصہ سے ہے اس وجہ سے ان کو حروف لہاتیہ کہتے ہیں۔اس کے صرف دو حروف ہیں۔

ک	ق

وجہ امتیاز:۔

ق کو ک سے صفت قلقلہ جدا کرتی ہے۔

۷) حروف ذلقیہ

وجہ تسمیہ:۔

ذلق اصل میں پھسلنے کو کہا جاتا ہے۔ یہ حروف ہونٹوں اور زبان کے کناروں سے آسانی سے ادا ہوتے ہیں اس لیے ان کو حروف ذلقیہ یا مذلقہ بھی کہتے ہیں۔

مجموعہ:۔

(فَرَ-مِن-لُب) ہے

نوٹ:۔

الگ الگ مخارج کی وجہ سے ان کا امتیاز بھی واضح اور آسان ہے۔

۸) حروف نطعیہ

وجہ تسمیہ:۔

یہ تالو کا بلدار (کھردرا اور لکیر دار) فرنٹ حصہ نطع کہلاتا ہے۔ چونکہ یہ حروف اس حصہ سے نکلتے ہیں۔ اس لیے ان حروف کو نطعیہ کہتے ہیں۔ یہ حروف تین ہیں۔

ط	د	ت

وجہ امتیاز:۔

① ت کو دال سے صفت ہمس جدا کرتی ہے۔

② ت کو طا سے جہر، استعلاء، اطباق اور صفت قلقلہ کی وجہ سے ممیز کرتی ہے۔

③ دال کو ط استعلاء، اطباق کی وجہ سے امتیاز حاصل ہوگا۔

۹) حروف شفویہ

وجہ تسمیہ:۔

ان حروف کا تعلق شفتین سے (شفتین ہونٹوں کو کہتے ہیں) یہ حروف چونکہ ہونٹوں سے نکلتے ہیں۔ اس لیے ان کو حروف شفویہ کہتے ہیں۔ اور یہ چار ہیں۔

ب	ف	و	م

وجہ امتیاز:۔

① حرف با کو میم سے شدت ،قلقلہ۔حرف ب میں شدت ،قلقلہ ہے جبکہ میم میں نہیں۔

② ب میں شدت ،قلقلہ جبکہ واؤ میں نہیں ،میم کو واؤ سے توسط اور غنہ کی وجہ سے امتیاز کیا جاسکتا ہے۔

۱۰) حروف لثویہ

وجہ تسمیہ:۔

عربی میں مسوڑھے کو لثہ کہتے ہیں۔ان تینوں حروف کا تعلق دانتوں سے اور دانتوں کا مسوڑھوں سے ہے۔اس بنا پر ان حروف کو حروف لثویہ کہا جاتا ہے۔ان کی تعداد تین ہے۔

ظ	ذ	ث

وجہ امتیاز:۔

① ث میں صفت ہمس ہے جس کی وجہ سے امتیاز کرنا آسان ہے۔

② ث کو ظ سے صفت ہمس ،استفال ور انفتاح جدا کرتی ہے۔

③ ذال کو ظ سے استفال ،انفتاح کی وجہ سے سمجھا جاسکتا ہے۔

۱۱) حروف صفیریہ یا حروف اصلیہ

وجہ تسمیہ:۔

صفیریہ کے معنی سیٹی کی سی آواز ہے یہ صرف تین حروف میں سے پائی جاتی ہے۔نیز صفیر چڑیا کی آواز کو بھی کہتے ہیں۔اس وجہ سے ان حروف کو حروف صفیریہ کہا جاتا

ہے۔حروف صفیر یہ صرف تین ہیں۔

ص	ز	س

صفات ممیّزہ:۔

① زاجہر کی وجہ سے پہچانی جاتی ہے۔

② زا کوص سے جہر، استفال، انفتاح جدا کرتی ہے۔

③ اس کوص سے استفال، انفتاح سے پہچانا جا سکتا ہے۔

۱۲) حروف حافیہ۔ (ض کو کہا جاتا ہے)

وجہ تسمیہ:۔

زبان کا وہ حصہ جو داڑھوں کے مقابل ہے اسکے بغلی کنارے کو حافہ کہتے ہیں۔اسی وجہ سے ض کو حرفِ حافیہ کہتے ہیں۔

۱۳) حروف مدہ

وجہ تسمیہ:۔

مد کے معنی کھینچ کر پڑھنے کے ہیں۔جب یہ حروف مدہ ہوتو کھینچ کر پڑھے جاتے ہیں اس وجہ سے ان کو حروف مدہ کہتے ہیں۔نیز ان کو حروف جوفیہ اور ہوائیہ بھی کہتے ہیں۔یہ جوف دھن سے ادائیگی کی وجہ سے اور ہوا پر تمام ہونے کی وجہ سے ہوائیہ بھی کہلاتے ہیں۔یہ حروف تین ہیں۔

و	ا	ی

(حصہ دوئم)

صفات حروف

تعریف:۔

صفات، صفت کی جمع ہے جس کے معنی یہ بنتے ہیں۔ کہ حروف کی وہ کیفیت یا حالت جس سے حروف کا مفخم یا مرقق ہونا، پست یا بلند ہونا سخت یا نرم ہونا وغیرہ وغیرہ۔

اصطلاحی معنی:۔ (مجودین کی اصطلاح میں)

(اصفت کیفیة عارضة للحروف عند حصوله فی ا لمخرج من الجهر والهمس و الشدت والرخاوت ونحوها)

(ترجمہ):۔ صفت حرف کی وہ کیفیت یا حالت ہے جو ادائیگی کے وقت اس کو پیش آتی ہے جیسا کہ سانس کا بند ہونا، جاری رہنا، آواز کا بند ہونا، جاری رہنا وغیرہ وغیرہ۔

صفات کی اقسام

صفات کی دو اقسام ہیں:۔

(۱)	صفات لازمہ	(۲)	صفات عارضہ

۱) صفات لازمہ:۔

وہ صفات جو نہ ادا کریں تو حرف حرف ہی نہ رہے یا حرف کسی دوسرے حرف

سے بدل جائے۔حرف ناقص ادا ہو یا حرف مخترع ہو جائے۔ان صفات کو صفات ذاتیہ، لازمہ، مقومہ اور ممیزہ کہتے ہیں۔صفات لازمہ کی دو اقسام ہیں۔

(۱)	صفات لازمہ متضادہ	(۲)	صفات لازمہ غیر متضادہ

۲) صفات عارضہ:۔

ایسی صفات جو حروف سے جدا ہو سکتی ہوں۔کبھی پائی جائیں اور کبھی نہ پائی جائیں۔ان کے بغیر حروف ادا تو ہو سکتے ہوں مگر حروف کا حسن جاتا رہتا ہو۔جیسے پُر کو باریک اور باریک کو پُر پڑھ دینا۔ایسی صفات کو مُحسِنہ مُحلِیہ مُزَیِّنہ اور عارضہ کہتے ہیں۔

مجموعہ:۔

ان کا مجموعہ (اَو یَر مَلاَنِ) ہے۔

صفات لازمہ متضادہ

نمبر شمار	نام صفت	معنی	نام متضاد صفت	معنی
۱	جہر	ظاہر کرنا	ہمس	چھپانا
۲	شدت	سخت ہونا	رخاوت	نرم ہونا
۳	استعلاء	بلند ہونا	استفال	پست رہنا
۴	اطباق	ملنا	انفتاح	کھلنا
۵	اصمات	خاموش کرنا	اذلاق	پھسلنا

نوٹ:۔

توسط کے لفظی معنی درمیانی حالت کے ہیں۔ یہ پانچ حروف میں پائی جاتی ہے۔مجموعہ (لِن عَمر) ہے ان کو حروف متوسطہ بھی کہتے ہیں۔انکی ادائیگی کے وقت نہ سختی اور نہ ہی نرمی بلکہ درمیانی کیفیت ہوتی ہے۔مثلا (قل کال) وغیرہ۔

(حصہ سوئم)

تفصیل صفات

تفصیل صفات	تفصیل متضادہ صفت
۱) جہر لغوی معنی: اونچائی تعریف: حروف کوادا کرتے وقت آواز کا مخرج میں ایسی قوت کے ساتھ ٹھہرنا کہ سانس کا جاری رہنا بند ہو جائے ان میں سانس کم آواز زیادہ ہوتی ہے۔انکو حروف مجہورہ کہا جاتا ہے۔	۱) ہمس لغوی معنی: پستی تعریف:۔ یعنی آواز کا مخرج میں انتہائی کمزوری سے ٹھہرنا۔ یہ دس حروف ہیں۔ انہیں مہموسہ کہتے ہیں۔ ان کی ادائیگی میں سانس جاری رہتا ہے۔ مجموعہ:۔ ان کا مجموعہ (فَحَثَّهٗ۔ شَخصٌ۔ سَکَت)

۲) شدت

تعریف:۔
جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے۔ ان کو حروف شدیدہ کہتے ہیں۔ آواز مخرج میں بند آواز میں شدت اور قوت پائی جاتی ہے۔ یہ آٹھ حروف ہیں۔اَجَدُ ۔ قَطِ ۔ بَکَتَ ۔ حَرِیق (حریق کا ق)

۲) رخوت

تعریف:۔
نرم اور ضعیف آواز کو کہتے ہیں اس سے متعلقہ حروف کو رخوہ کہتے ہیں اسکا مطلب ہے کہ آواز مخرج میں ایسے ٹھہرے کہ آواز جاری رہے اور اس میں نرمی ہو جائے۔ مثلاً حافظ کی ظ

۳) استعلاء

تعریف:۔
ان حروف کی ادائیگی کے وقت زبان کی جڑ کا تالو کی طرف بلند ہونا۔ اس وجہ سے یہ حروف موٹے پڑھے جاتے ہیں۔ ان کو حروف مستعلیہ کہتے ہیں

مجموعہ:۔
خُصَّ ۔ضَغطٍ قِظ

۳) استفال

تعریف:۔
حروف کی ادائیگی کے وقت زبان کی جڑ تالو کی طرف نہیں اٹھتی جس وجہ سے یہ حروف باریک پڑھے جاتے ہیں۔

مجموعہ:۔
ثَبَّت ۔ عَزمَن ۔یجُوِدُ۔ حَرفَه اَدسَل ۔ شِکا

۴) اطباق

لغوی معنی:

ملنا، چپٹنا

تعریف:۔

یعنی زبان کا وسطی حصہ حروف کو ادا کرتے وقت تالو سے مل جاتا ہے

حروف مطبقہ چار ہیں۔

(ص۔ض۔ط۔ظ)

ان چار حروف کو نکال دیں تو باقی ۲۵ رہ جائیں گے۔

۴) انفتاح

تعریف:۔

حروف منفتحہ ۲۵ ہیں۔ان حروف کو ادا کرتے وقت وسط زبان تالو کی طرف نہیں اٹھتی۔

۵) اصمات

تعریف:۔

یہ حروف اپنے مخرج سے خوب جم کر مضبوطی سے ادا ہوتے ہیں۔ یہ تیئیس ۲۳ حروف ہیں۔انہیں مصمتہ حروف کہتے ہیں۔

مجموعہ:۔

جزغش۔ سافط۔صدثقہ۔ اذوعظہ۔ یضحك

۵) ازلاق

تعریف:۔

یہ چھ حروف مذلقہ ہیں جن کا مجموعہ (فَر مِنَ لُبِ) ہے۔یہ حروف دانتوں ،ہونٹوں یا زبان کے کنارے سے پھسل کر سہولت کے ساتھ ادا ہوتے ہیں۔

صفات لازمہ غیر متضادہ

تعریف:۔

ان سے مراد وہ صفات ہیں جو حرف کیلئے انتہائی ضروری ہیں۔ مگر انکی ضد کی کوئی صفت موجودنہیں ہے۔ یہ وہ صفات ہیں کہ جن کو ادا نہ کرنے سے حروف کی ذات تو متاثر نہ ہو لیکن حروف کی تحسین جاتی رہے۔ نیز صفات عارضہ سے مراد صفت تفخیم ہے۔ اس سے مراد حروف مستعلیہ کی تفخیم نہیں بلکہ ان حروف کی تفخیم ہے جو کبھی پُر اور کبھی کبھار وہ حروف باریک پڑھے جاتے ہیں۔ مثلاً لام اسم جلالہ۔ را۔ الف۔

تنبیہ:۔

آئمہ قرأت نے ایسی اغلاط سے بچنے کی بہت تاکید کی ہے۔ ایسی اغلاط سے بچاؤ کی سعی کرنا قرآن پاک سے محبت کی دلیل اور حسن تلاوت کے شایاں نشاں ہیں۔

صفات لازمہ غیر متضادہ کی اقسام سات ہیں:۔

اقسام صفات لازمہ غیر متضادہ

(۱)	صفیر	(۲)	قلقلہ	(۳)	لین
(۴)	انحراف	(۵)	تکریر	(۶)	تفشی
(۷)	استطالت				

۱) صفیر

لغوی معنی: (سیٹی)

اصطلاح تجوید میں سیٹی کی طرح تیز آواز کو کہتے ہیں ان حروف کو حروف

صفیریہ کہتے ہیں۔ یہ صرف تین ہیں۔ ان کی خوبی یہ ہے کہ انکو ادا کرتے وقت سیٹی کی طرح تیز آواز نکلتی ہے۔

حروف صفیریہ

ص	س	ز

۲) قلقلہ

لغوی معنی:۔

جنبش کے ہیں۔

اس صفت کے حامل حروف کو حروف قلقلہ کہتے ہیں۔ اور یہ صرف پانچ ہیں۔ ان حروف کو ادا کرتے وقت آواز میں سختی کیوجہ سے جنبش پیدا ہوتی ہے۔

مجموعہ:۔

قُطُبُ۔ جَدٍّ

نوٹ:۔

اس کی توضیح باب دوئم کے حصہ سوئم میں مذکور ہے۔

حروف قلقلہ

ق	ط	ب	ج	د

۳) انحراف

معنی:۔(ہٹنا)

اس صفت کے حامل حروف منحرفہ کہا جاتا ہے۔ یہ صرف دو ہیں۔ ان کی ادائیگی کے وقت زبان را میں ل کے اور ل میں را کے مخرج کی طرف جاتی ہے۔

انحراف

ر	ل

۴) لین

لغوی معنی:۔(نرم ہونا)

یہ صفت واؤ اور یا ساکن ماقبل مفتوح میں ہوتی ہے۔اس صفت کا مطلب یہ ہے کہ انکو مخرج سے ایسی نرمی کیساتھ ادا کیا جائے کہ اگر مد کرنا چاہیں تو ہو سکے۔مثلاً (مِن خَوف)

۵) تفشی

لغوی معنی:۔(پھیلنا)

یہ صرف ش ہے۔اس کو ادا کرتے وقت آواز منہ میں پھیل جاتی ہے۔اس کو حروف متفشی کہتے ہیں۔مثلاً (شیءٍ)

۶) تکریر

لغوی معنی:۔(دہرانا)

یہ صفت صرف را میں پائی جاتی ہے۔اسکو حرف مکرر بھی کہتے ہیں۔اس کو ادا کرتے وقت زبان میں رعشہ سا پیدا ہوتا ہے۔مثلاً (هُوَالرَّزَّاقُ)

نوٹ:۔

اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ اسکی ادائیگی میں تکرار ظاہر کیا جائے۔تکرار سے بچنا ہر صورت ضروری ہے۔چاہے را جس صورت میں بھی ہو۔مخفف ہو یا مشدد اسکی ادائیگی میں اصل تکرار سے بچتے ہوئے حرف نوک زبان میں ہلکی سی کپکپاہٹ پیدا ہو اس کے لئے ماہر استاد کی ضرورت ہے۔

۷) استطالت

لغوی معنی:۔دراز ہونا یا لمبائی چاہنا

یہ حرف ض میں پائی جاتی ہے۔اس کو حرف مستطیل بھی کہتے ہیں۔اس کو ادا کرتے وقت زبان شروع مخرج سے آخری مخرج تک آہستہ آہستہ لگتی ہے۔جس کی وجہ سے آواز طویل ہو جاتی ہے۔

نوٹ:۔

اس کو ذال یا ظا پڑھنا ہرگز درست نہیں بلکہ ضروری ہے کہ اس کو اپنے اصلی مخرج سے صفات کی رعایت کر کے ادا کیا جائے۔ ماہر استاد کے بغیر اسکی ادائیگی مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔

۸) غنہ

لفظی معنی:۔(ناک کی آواز)

تعریف:۔

غنہ کے دو حروف ہیں۔غنہ کے لفظی معنی ناک کی آواز کے ہیں ان کو ادا کرتے وقت آواز ناک میں جاتی ہے۔مثلاً (مِن۔اَم) ان میں مِن کا(ن) اور اَم کا(م)

نوٹ:۔

یہ غنہ آنی ہے جو ہر حالت میں موجود رہتا ہے۔لیکن غنہ زمانی بعض حالتوں میں ہوتا ہے۔بعض میں نہیں۔اس کی مقدار ایک الف ہوتی ہے۔جیسے (اِنَّ۔اَمَّ) وغیرہ

(غنہ کے حروف)

ن	م

(حصہ سوئم)

صفات عارضہ کے بیان میں

تعریف:۔

صفات عارضہ وہ صفات ہیں جو کہ حروف میں کبھی موجود ہوتی ہیں اور کبھی نہیں ہوتیں۔ یہ صرف (اَوْ یَرْ مَلَاکِنِ) کے آٹھ حروف ہیں۔ یہ مختلف حالتوں میں پائی جاتی ہیں۔ نیز ان صفات عارضہ کومحلیہ محسنہ اور مذینہ کہتے ہیں۔ان صفات کی عدم ادا ئیگی کی صورت میں حروف کی تحسین جاتی رہتی ہے۔ یہ مختلف حروف میں پائی جانیوالی صفات عارضہ کی تعداد سترہ ہے۔

ان کی تفصیلات پہلے بیان کی جاچکی ہیں۔

صفات عارضہ

نمبر شمار	نام صفت	توضیح
۱	اظہار شفوی	یہ چھبیس ۲۶ حروف ہیں ماسوائے میم کے بعد میم اور الف کے۔
۲	اخفائے شفوی	میم کے بعد با کی صورت میں میم کو پوشیدہ پڑھنا
۳	ادغام شفوی	میم کا میم میں مدغم کر دینا

۴	اخفاء	چھپانا یعنی اظہار اور ادغام کی درمیانی حالت
۵	اقلاب	بدل دینا
۶	ادغام	ملادینا
۷	اظہار	ظاہر کرکے پڑھنا
۸	غنہ	خیشوم میں آواز
۹	ترقیق	پست آواز۔ باریک پڑھنا
۱۰	تفخیم	مفخم یا پُر پڑھنا
۱۱	ابدال	بدل دینا مثلاً شَیْأً کو شَیَّۢ
۱۲	تسہیل	تحقیق و ابدال کے میان
۱۳	اثبات	حروف کا باقی رکھنا
۱۴	حذف	کم کردینا
۱۵	مدہ	مد کرکے پڑھنا
۱۶	امالہ	الف کو یا کی طرف پڑھنا
۱۷	لین	نرم ہونا۔ مخرج سے نرمی کے ساتھ ادائیگی

آٹھواں باب

اہم اصطلاحات تجوید (المدات)

تعریف اقسام لازمہ عارضہ

نمبر شمار	اصطلاحات	مفاہیم
۱	مد	لمبا کرنا، طول دینا، کھینچنا یا دراز کرنا وغیرہ
۲	حروف مدہ	و۔ا۔ی
۳	حروف علت	علم صرف والوں کا نام و۔ا۔ی
۴	مد عارض وقفی	حروف مدہ کے بعد سکون عارضی ہو۔
۵	مد لین عارض	موقوف علیہ اصل میں متحرک۔ وقف کی وجہ سے ساکن
٦	مد لین لازم	حروف مقطعات سے حرف لین کے بعد سکون لازمی
۷	مد لازم کلمی مخفف	حرف مد کے بعد اسی کلمہ میں حرف ساکن ہو
۸	مد لازم حرفی مخفف	حرف مدہ کے بعد سکون اصلی بغیر تشدید
۹	مد اصلی	واحد قسم۔ جو کسی سبب پر موقوف نہ ہو
۱۰	مد فرعی	اسباب مد موجود ہو
۱۱	مد متصل	حروف مدہ اور سبب مد ایک ہی کلمہ میں ہو

۱۲	مد جائز	مد منفصل کا دوسرا نام
۱۳	مد منفصل	حرف مد اور سبب مد دونوں دو کلموں میں ہو
۱۴	بدل	حروف مدہ اور همزہ ایک ہی کلمہ میں ہو
۱۵	مد لازم کلمی مثقل	ایک ہی کلمے میں حرف مشدد ہو
۱۶	مد لازم حرفی مثقل	مقطعات میں سے سکون اصلی بتشدید ہو

(حصہ اول)

مدات کے بیان میں

مد کے لغوی معنی:۔

(هُوَ الُغۃُ الزِّیَادۃْ) کسی چیز کو زیادہ کرنا، دراز کرنا یا طول دینا وغیرہ۔

لفظی معنی:۔

مجویدین کی اصطلاح میں حروف مدہ یا لین طول دے کر پڑھنے کو مد کہتے ہیں۔ واضح رہے کہ حروف مدہ تین ہیں ۔جن کا مجموعہ (وَاىْ) ہے۔ نیز علم صرف والے انہیں حروف کو حروف علت کا نام دیتے ہیں۔

علامات مد

بڑی مد	نشانی	(~)
چھوٹی مد	نشانی	(~)

حروف مدہ کی مقدار

حروف مدہ کی آواز کو ایک الف مقدار کے برابر طول دینگے یا کھینچ کر پڑھیں گے تو اس کا نام مد اصلی ہے۔

مد اصلی کی تعریف:۔

جو کسی سبب پر موقوف نہ ہو۔اور حرف مدہ کی جو اصل مقدار ہے اسی قدر پڑھا

جائے یعنی الف کو دو زبر، واؤ کو دو پیش اور ی کو دو زیر کے برابر پڑھا جائے۔ مثلاً (اُوْتِیهٗكَ نُوْحِیْهَا) اس کو مد ذاتی یا طبعی بھی کہتے ہیں۔

حروف مدہ پر آواز کو اگر ایک الف سے زیادہ طول دے کر پڑھیں تو اس کا نام مد فرعی ہے۔

نوٹ:۔

مد اصلی کی ایک ہی قسم ہے۔ جبکہ مد فرعی کی بہت سی اقسام ہیں۔

مد فرعی کی تعریف:۔

ایسی مد جو کہ کسی سبب پر موقوف ہو اور اس کے سبب بھی دو ہوتے ہیں۔

(۱)	ھمزہ	(۲)	سکون

مثلاً (جَآءَ۔ لَرَآدُّكَ) نیز حروف مدہ پر آواز کو اگر الف سے زیادہ طول دیکر پڑھیں تو اس کا نام مد فرعی ہے۔

محل مد

محل مد دو ہیں۔

(۱)	حروف مدہ	(۲)	حروف لین

اسباب مد

اسباب مد بھی دو ہیں۔

(۱)	ھمزہ	(۲)	سکون

۱) ھمزہ

نوٹ:۔

ھمزہ کی پھر دواقسام۔

(۱)	ھمزہ متصلہ	(۲)	ھمزہ منفصلہ

۱) ھمزہ متصلہ

تعریف:۔

محل مد کے بعد اگر ھمزہ اسی کلمہ میں وارد ہے تو اس کو ھمزہ متصلہ کہیں گے۔

مثلاً اُولٰٓئِكَ

۲) ھمزہ منفصلہ

تعریف:۔

اگر کلمات الگ لگ ہوں تو ھمزہ منفصلہ ہوگا۔(وَمَآ اَنزَلَ الرَّحمٰنُ)

۲) سکون

سکون کی دواقسام ہیں۔

(۱)	سکون وقفی	(۲)	سکون لازمی

۱) سکون وقفی:۔

تعریف:۔

سکون وقف کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یہ حالت وصل میں ختم ہو جاتا ہے۔ جیسے

(رب العالمین) کا نون۔

۲) سکون لازمی

تعریف:۔

یہ وقف اور وصل دونوں حالتوں میں برابر قائم رہتا ہے۔ (اَلْئٰنَ) کا لام۔

(حصہ دوئم)

اقسام مدات فرعی

مد متصل

تعریف :۔

حرف مدہ کے بعد ہمزہ ایک ہی کلمے میں ہو مثلاً جآءُ ۔سوآءَ۔ نیز اس کو مد واجب بھی کہتے ہیں۔

حکم :۔

اس میں قصر ناجائز ہے۔

طول :۔

اس کا طول پانچ الف مقدار تک ہے۔

۲۰) مد منفصل

حرف مد کے بعد ہمزہ دوسرے کلمے میں ہو مثلاً (بمآ انزل۔ فی انفسکم)
نیز اس کو مد جائز بھی کہا جاتا ہے۔

حکم :۔

اسکا حکم توسط ہے اور قصر بھی جائز ہے۔

(حصہ سوئم)

اقسام مدات لازم

تعریف:۔

جس میں مدہ یا لین کے بعد ایسا ساکن آرہا ہو کہ جس کا سکون ہر حال میں قائم رہے مثلاً (حآجّہٗ)

۱) مد لازم کلمی مثقل

تعریف:۔

حرف مد کے بعد اسی کلمہ میں حرف مشدد ہو مثلاً (ضآلین۔ تامرونّی)

۲) مد لازم حرفی مثقل

تعریف:۔

حروف مقطعات میں سے حروف مدہ کے بعد سکون اصلی بتشدید ہو تو مد لازم حرفی مثقل ہوگی۔

مثلاً (الٓمّٓ) میں میم کی مد اور طسٓمّٓ میں س کی مد

۳) مد لین لازم

تعریف:۔

حروف مقطعات میں سے حرف لین کے بعد سکون لازمی ہو مثلاً (کٓھٰیٰعٓصٓ)

عین کی مد۔

۳) مد لازم کلمی مخفف

تعریف:۔

حرف مد کے بعد اسی کلمہ میں حرف ساکن ہو جن کا سکون اصلی ہو یعنی وقف کی وجہ سے نہ ہو۔ مثلاً (آلْئٰنَ) جو الف مدہ کے قائم مقام ہے۔ اور لام کا سکون لازم سبب مد ہے۔

۴) مد لازم حرفی مخفف

تعریف:۔

حرف مدہ کے بعد سکون اصلی بغیر تشدید کے ہو تو وہ مد مد لازم حرفی مخفف ہوگی مثلاً (صٓ۔ قٓ)

(حصہ چہارم)

مدات عارض

(۱)	مد عارض وقفی	(۲)	مد عارض لین

۱) مد عارض وقفی

تعریف:۔

حروف مدہ کے بعد سکون عارضی ہو یعنی اصل میں موقوف الیہ متحرک ہو۔ وقف کی وجہ سے ساکن پڑھا جا رہا ہو مد عارض وقفی کہلاتا ہے۔ مثلاً (یو م الدین) میں (ن) اور (یعملون) میں (ن) یہ حروف حالت وقف میں ساکن پڑھے جاتے ہیں۔ اور وقف کی وجہ سے ساکن پڑھنا عارضی کہلاتا ہے۔

۲) مد لین عارض

تعریف:۔

حروف لین واؤ ساکن اور یائے ساکن ماقبل مفتوح کے بعد حرف ساکن ہو یعنی موقوف الیہ اصل میں متحرک ہو اور وقف کی وجہ سے ساکن پڑھا جا رہا ہو۔ تو اس کا نام مد عارض لین ہے۔ مد عارض لین کا حکم قصر ہے۔ تاہم اس میں توسط اور طول بھی جائز ہے۔ مثلاً (وَالصَّیف) میں ف اور (خَوف) میں ف کا سکون عارضی ہے۔

پہلی مثال میں ے کے بعد اور دوسری میں واؤ کے بعد عارضی سکون ہے۔

نوٹ:۔

اگر وقف نہ کیا جائے تو مد نہیں ہوگی۔

مدات کی مقدار کے احکامات

۱) مدلازم:۔

مدلازم کے تمام اقسام میں طول ہوتا ہے۔

۲) مد متصل اور منفصل:۔

ان دونوں سے متعلق کئی اقوال ہیں۔

(۱)	دو الف	(۲)	ڈھائی الف
(۳)	تین الف	(۴)	چار الف

نوٹ:۔

ضروری بات یہ ہے کہ مد کی جو مقدار شروع میں اختیار کی جائے وہی آخر تک برقرار رہے۔لیکن یہ بھی خیال رہے کہ مد منفصل کی مقدار مد متصل سے کہیں تجاوز نہ کر پائے۔

مدعارض کے تین احکام

۱) طول:۔

یہ تین سے پانچ الف مقدار تک پڑھا جاتا ہے۔

۲) توسط:۔

توسط تین یا دو الف مقدار کے برابر کرنا چاہئے۔

۳) قصر:۔

یہ صرف ایک الف مقدار پڑھا جاتا ہے۔

لین کا قصر

لین کا قصر یہ ہے کہ اسکو ذرہ بھی نہ کھینچا جائے پھر لین عارضی میں تو قصر اولیٰ ہے اور بعض میں توسط پھر طول ہے۔

لین لازم

مد لین لازم (عین کی یا) میں طول اولیٰ ہے۔ پھر توسط اور پھر قصر مد لازم لین میں طول اولی پھر توسط مگر قصر نہایت ضعیف ہے

نوٹ:۔

مد عارض (الدین۔نستعین) میں بھی طول اولیٰ ہے اور پھر توسط اور پھر قصر

نواں باب

اہم اصطلاحات تجوید

رموز اوقاف

نمبر شمار	اصطلاحات	مفاہیم
۱	وقف	ٹھہرنا یا رک جانا
۲	محل وقف	مقام وقف
۳	کیفیت وقف	کس طرح۔ کیسے ادائیگی ہو
۴	قطع	تلاوت جاری رکھنے کے ارادے سے عارضی رکنا
۵	سکتہ	آواز روکنا لیکن سانس نہ توڑنا
۶	وقف اضطراری	مجبوری کی وجہ سے وقف کرنا
۷	وقف اختیاری	تلاوت و سماعت کے دوران رکنا برائے سوال جواب
۸	وقف انتظاری	مختلف روایات کو جمع کرنے کیلئے وقف
۹	رخاوت	نرم ہونا
۱۰	استفال	پست رہنا
۱۱	اذلاق	پھسلنا

۱۳	لین	نرم ہونا
۱۴	تکریر	دہرانا
۱۵	غنہ	ناک کی آواز
۱۶	تسہیل	تحقیق وابدال کے درمیان
۱۷	مدہ	مد کر کے پڑھنا
۱۸	وقف باالروم	ایک تہائی حرکت کیساتھ
۱۹	وقف تام	آنیوالے حرف سے معنوی اور لفظی تعلق نہ ہو
۲۰	وقف کافی	موقوف علیہ کا مابعد سے لفظی تعلق نہ ہو۔مگر معنوی ہو
۲۱	وقف حسن	ما بعد والے حرف سے لفظی اور معنوی، دونوں تعلق ہوں
۲۲	وقف قبیح	ایسے لفظ پر وقف کہ جس سے اللہ تعالیٰ کی منشأ کے خلاف ہو۔جیسا کہ اسکے نام سے ظاہر ہے۔وضاحت باب میں مذکور ہے۔
۲۳	جہر	بلند کرنا، یا ظاہر کرنا
۲۴	ہمس+شدت	ہمس کا معنی نرمی شدت کا معنی سختی
۲۵	اطباق	ملنا
۲۶	اصمات	خاموش کرنا

۲۷	انفتاح	کھلنا
۲۸	انحراف	منحرف ہونا
۲۹	تفشی	پھیل جانا
۳۰	استطالت	مستطیل
۳۱	ابدال	بدل دینا
۳۲	اثبات	حروف کا باقی رکھنا
۳۴	امالہ	الف کو یا کی طرف پڑھنااور زبر کو زیر کیطرف
۳۵	وقف باالابدال	موقوف الیہ کے دو زبر کو الف سے اور تا مدہ کو ھا ساکنہ سے بدل کر پڑھنا
۳۶	اشمام	ھونٹوں کی گولائی سے پیش کیساتھ

(حصہ اول)

رموز اوقاف کے بیان میں

تعریف:۔

ہم جس طرح گفتگو کے اثناء بعض اوقات تھوڑا سا رک جاتے ہیں۔ اور کبھی رک کر سانس بھی لے لیتے ہیں اس طرح عربی زبان بھی تھوڑا سا رک کر اور کبھی سانس لے کر گفتگو کو جاری رکھا جاتا ہے۔قرآن مجید عربی محاورات اور لہجات کے مطابق نازل ہوا ہے۔ اس لئے لازماً یہ بھی مسلسل کلام نہیں ہے۔ بلکہ اس کی تلاوت کیلئے بھی وقفے ضروری ہیں۔ علماء، قراء نے ان وقفوں کیلئے علامت مقرر کی ہیں جن کو رموز اوقاف کہا جاتا ہے۔ ذیل میں ان رموز اوقاف کی تفصیل درج کی جارہی ہے تاکہ پڑھنے والا انکی رعایت کرتے ہوئے تلاوت کلام پاک کرے۔

وقف

تعریف:

لغوی معنی (ٹھہرنا، کسی چیز سے رک جانا)۔

اصطلاحی معنی:۔

قرأت میں اخیر کلمہ غیر موصولہ پر آواز اور سانس دونوں کا بند کر دینا موقوف علیہ متحرک ہو تو ساکن کر دینا۔ دو زبر کی تنوین کو الف سے بدل دینا۔ نیز گول تا کو ھا ساکنہ سے بدل دینا وقف کہلاتا ہے۔مثلاً (علم القرآن، رب العٰلمین)

توضیح

تعریف:۔

قرآن پاک کی تلاوت کے دوران سانس لینے کی ضرورت لازماً پیش آتی ہے۔ اس وجہ سے تلاوت کرنے والے کیلئے ضروری ہے کہ ایسے مقام پر پہنچ کر وقف کیا جائے کہ جس سے معانی و مطالب میں فرق نہ پڑے۔ اور کلمہ بھی مہمل بے مطلب یا غلط نہ ہو اور سانس بھی لیا جائے لہٰذا وقف کرتے وقت مندرجہ ذیل دو قواعد کا مدنظر رکھنا ازبس ضروری ہے۔

(۱)	محل وقف	یعنی کون سے مقام پر وقف کیا جانا چاہیئے۔
(۲)	کیفیت وقف	یعنی وقف کی ادائیگی کس طرح کی جائے۔

محل وقف کی اقسام

(۱)	وقف تام	(۲)	وقف کافی
(۳)	وقف حسن	(۴)	وقف قبیح

یہ چاروں اقسام وقف اختیاری کی ہیں۔

۱) وقف تام

تعریف:۔

جس کلمے پر وقف کیا جائے اس کے بعد والے کلام سے نہ تو لفظی اور نہ ترکیبی تعلق ہو اور نہ ہی معنوی اور مطلبی مثلاً (مالك يوم الدين)

توضیح:۔

اس کلمے پر اللہ تعالیٰ کی صفت کا بیان ختم ہوا اور اس سے اگلی آیت میں

(اِیَّاکَ) بندے کی طرف سے التجا ہے اور (نَستَعِینُ) پر بات ختم ہو جاتی ہے۔ یہ وقف اکثر مقامات پر تو آیات کے سروں پر ہوتا ہے۔ مثلاً (اِذْ جآء نی (سورہ فرقان) میں ظالم کی حسرت بھری گفتگو ختم ہو جاتی ہے اور بعض مقامات پر اگلے کلمے پر ہوتا ہے مثلاً (کذالك ،وزخرفا) بعض دفعہ ایک پر تام اور دوسری پر کافی ہوتا ہے۔

۲) وقف کافی

تعریف:۔

وقف کافی وہ وقف ہے کہ جس پر لفظی اور ترکیبی تعلق ختم کر دیا گیا ہے۔ لیکن معنوی تعلق باقی رہتا ہو۔ یعنی جس کلمے پر وقف کیا گیا ہو اسکا یا اس سے ماقبل کا مابعد سے ترکیبی تعلق کسی صورت نہ ہو لیکن معنوی تعلق ہو۔ تاکہ مضمون اس کے بعد وہی ہو جو کہ پہلے چلا آ رہا تھا۔ مثلاً (من قبلك۔ من ربهم۔ مصلحون) وغیرہ۔ یہ لحاظ ترکیبی تو بعد والے کلام سے بے تعلق ہے۔ لیکن مضمون پہلے والا چل رہا ہے۔

نوٹ:۔

وقف تام اور کافی حکم دونوں کا ایک ہی ہے۔ وقف کے بعد لوٹانے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ آئندہ کلمے سے ابتداء کی جائے۔

۳) وقف حسن

تعریف:۔

یہ وہ وقف ہے جس میں وقف والے کلمے یا لفظ مابعد کلام سے لفظی اور معنوی تعلق ہو۔ یعنی وقف کی حد تک اتنی بات ہو چکی ہو کہ مقصد بآسانی سمجھا جا سکے۔ لیکن بعد والے کلمے سے ترکیبی تعلق ضروری ہو مثلاً (الحمد للهِ) پر وقف کرنا تو درست ہے

لیکن بعد والے کلمہ سے ابتداء کرنا ممنوع ہے۔ کہ ترکیبی لحاظ سے پہلے والے کلام بعد والے سے بے نیاز نہیں۔ بہ ایں وقف کی صورت میں دوبارہ لوٹانا ضروری ہے۔

۴) وقف قبیح

تعریف:۔

ایسا وقف ہے کہ لفظ موقوف الیہ کے مابعد سے لفظی اور معنوی دونوں طرح کا تعلق ہو اور وہاں تک الفاظ نہ آتے ہوں جس سے سامع کلام کا مقصد سمجھ سکیں۔ یا پھر اتنے الفاظ آ چکیں لیکن وہاں وقف سے ایسے غلط معنی نکلتے ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی شان کے لئے مناسب نہ ہو یا پھر کہ عذاب کی خبر گنہگاروں کی بجائے نیک بندوں کیلئے ہو جائے۔ مثلاً (الحمد۔مالك) اس سے مقصد سمجھ نہیں آتا۔ مالِكِ پر وقف کیا گیا تو اس کو وقف قبیح کہتے ہیں۔

نوٹ:۔

وقف حسن اور قبیح میں وقف کے بعد اعادہ نہایت ضروری ہے جبکہ وقف تام اور کافی میں اعادہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔

(اقسام وقف)

(۱)	اختیاری	(۲)	اضطراری	(۳)	انتظاری	(۴)	اختباری

۱) اختیاری

تعریف:۔

اختیاری وہ ہے کہ کسی مجبوری کے بغیر قصداً کیا جائے۔

۲) اضطراری

تعریف:۔

وہ سانس کی تنگی کھانسی یا کسی اور مجبوری سے کیا جائے۔ یہ ہر اس کلمہ کے آخر میں ہوسکتا ہے جو رسم میں بعد والے کلمے سے جدا ہو مثلاً (فی مَا) اور (ان لّامقطوع) میں تو فی اور ما۔ان اور لا دونوں پر درست ہے اور الاّ موصول میں حرف (ما) اور (ل) پر صحیح ہے۔

۳) انتظاری

تعریف:۔

جو کسی کلمہ کی اختلافی وجوہ کی غرض سے کیا جائے۔مثلاً (واثر الحیٰوۃالدنیا) پر وقف اس لئے کیا جائے کہ تمام روایتوں کو پورا کرے۔

۴) اختباری

تعریف:۔

جو سیکھنے اور سیکھانے کی غرض سے کیا جاتا ہے۔یہ بھی اس کلمہ پر درست ہے جو رسم میں بعد والے سے جدا ہو۔

(حصہ دوئم)

(علامات وقف)

تعریف:۔

جولوگ عربی علوم تفسیر میں ماہر نہیں وہ ان رموز اوقاف کی اقسام سے ناواقف ہیں بہ ایں وجہ امام ابوحعفر ابن طیفور سجاوندی نے ان رموز کیلئے پانچ علامات مقرر کیں ہیں۔ جن پر وقف کرنا درست ہے ان کے بعد علمائے قرأت نے چند اور علامتیں مقرر کیں ہیں۔ پس چاہئے کہ انہی علامات پر وقف کیا جائے۔

وہ علامات درج ذیل ہیں۔

م	ط	ج	ز	ص	ق	ک	قف	صل	صلے
لا	قلا	ہ	∴	وقفہ	وقف النبی ﷺ	وقف منزل	وقف غفران	کفران	

رموز اوقاف تفصیل کے ساتھ وقف لازم

م:۔

م وقف لازم کا مخفف یہ اس مقام پر ہوتا جب وصل کرنے سے اس سننے والے کا وہم مراد کے خلاف دوسرے معنی کی جانب چلا جاتا ہے پس اسی وہم کو رفع

کرنے کی غرض سے (م) پر وقف کر دینا لازم ہے لیکن اس کا حکم نہ تو فرض ہے اور نہ ہی واجب۔

وقف مطلق

ط:۔

یہ وقف مطلق ہے اس میں پہلے کلام کے باعث ط کے بعد والی عبارت سے شروع کرنا بہتر ہے۔ واضح رہے کہ یہاں وصل سے دوسرے معنی کے ابہام پیدا نہیں ہوتے۔ مثلاً (وعلیٰ سمعھم) کے بعد کا جملہ پہلے سے بالکل جدا ہے۔

وقف جائز

ج:۔

یہ وقف جائز سے لیا گیا ہے اس میں وقف اور وصل دونوں کا درجہ ہم پلہ ہے۔ مثلاً (اَذِلَّۃً ج۔ نمل رکوع ۳) یہاں (وکذالك) والے جملے میں دو احتمال ہیں۔ پہلا یہ کہ بلقیس کا قول ہو تو یہ وجہ تو وصل کی ہوگی کیونکہ اس سے بلقیس کے دونوں جملوں میں متصل رہتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہو یہ وجہ وقف کی ہے کیونکہ اس کے بعد والے کلام کی جدائی واضح ہو جاتی ہے۔ لہٰذا یہاں وقف اور وصل دونوں کا مساوی درجہ ہے۔

وقف مجوز

ز:۔

اس میں کفار کی دینی حالت کا ذکر ہے کہ وہ حق کو نہ پہچاننے کے باعث نابینا ہیں۔ دوسرے جملے میں انکی اخروی حالت کا ذکر ہے۔ دونوں جملے اسمیہ ہونے میں

متفق ہیں۔ مقصد دونوں کا ایک ہے۔ کیونکہ دونوں میں کفار کی بد حالی مذکور ہے۔ یہ وقف کی دلیل ہے۔ پس یہاں سانس کی تنگی کے وقت وقف کر لینا چاہیے۔

وقف مرخص

صل:۔

یہ ایسے دوکلمات کے مابین ہوتا ہے جس کا آپس میں تعلق ہو لیکن مقصد کے اظہار میں دونوں مستقل ہوں۔ ایک دوسرے کے محتاج نہ ہوں مثلاً (والسمآء بنآءً۔ سورہ بقرہ) یہاں (والذی جعل) پر معطوف ہے۔ اور معطوفین کا مجموعہ (الذی) کا صلہ ہے۔ اگر دوسرا نہ ہو تو پہلا بھی صلہ کیلئے کافی ہے۔ بہ ایں وجہ سانس کی تنگی کے وقت وقف کر لینا چاہیے۔

نوٹ:۔

یہ پانچ علامات سجاوندی کی مقرر کردہ تھیں۔ بعد کی علامات میں دیگر علمائے وقف کی ایجاد کردہ ہیں۔

ق:۔

قیل علیہ الوقف کی علامت ہے۔ اس جگہ وقف کرنے میں حرج تو نہیں لیکن یہ ضعیف ترین علامت ہے۔ اس کو تحویلی بھی کہتے ہیں

ک:۔

یہ کذالک سے لیا گیا ہے۔ وقف کے بعد وقف اور وصل کے بعد وصل کی علامت ہے۔

قف:۔

قد یوقف علیہ کا مخفف ہے۔ یہ صیغہ امر نہی ہے۔ اس کی جگہ اگر وقف

کیا جائے تو حرج نہیں ہے۔لیکن مجبوری کے بغیر وقف کرنا اچھا نہیں ہے۔

صل:۔

قد یوصل سے ہے یہ امر نہی ہے۔قد یوقف کا مقابل ہے۔ یہاں وصل پسندیدہ ہے۔

صلے:۔

وصل ادنیٰ سے ہے۔وصل بہتر ہے لیکن اگر وقف کیا جائے تو اسکا اعادہ ضروری ہے۔

لا:۔

لا وقف علیہ سے ہے اس جگہ وقف نا جائز ہے۔

قلا:۔

بعض علماء کے قول کے مطابق یہاں وقف نہیں ہے۔بعض کے مطابق ہے۔ یہاں بھی وصل ہی بہتر ہے۔ یہ قیل لا وقف علیہ سے ہے۔

ہ:۔

یہ آیت کی علامت ہے اس پر لا ہو یا نہ ہو دونوں حالتوں میں وقف کرنا بہتر ہے۔اور اگر سنت سمجھ کر کیا جائے تو ثواب بھی ملے گا۔

∴ ∴:۔

یہ معانقہ کی علامت ہے درمیان آیت دو جگہ پر نقطے لکھے ہوتے ہیں۔مثلاً (لاریب فیہ) ان میں صرف ایک وقف کرنا چاہئے۔وصل اور وقف ثانی یا وقف اول وصل ثانی ایک دم دونوں پر وقف کرنا منع ہے کیونکہ اس صورت میں پہلے وقف سے

دوسرے تک تمام کلمات بے رابطہ و بے فائدہ ہو جاتے ہیں۔

وقفہ:۔

یہ الوقف مع سکت سے ہے۔ آخر میں سکتہ کی ھا لگا دی جاتی ہے۔ اس پر ذرہ کم ٹھیراؤ کیا جائے۔ پس یہ تحویل سکتہ کی علامت ہے۔ اگر وقف بھی کیا جائے تو اجازت ہے۔

وقف النبی ﷺ:۔

یہاں پر وقف کرنا مستحب ہے۔ اس پر وقف کرنا جناب حضور نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے۔

وقف منزل یا وقف جبرائیل علیہ السلام:۔

یہ دونوں ایک ہی وقف کے نام ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ جہاں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے وقف کیا وہاں تاجدار کائنات ﷺ نے بھی فرمایا۔ لہٰذا یہ بھی مستحب قرار پایا۔

وقف غفران:۔

اس جگہ وصل سے وقف بہتر ہے۔

وقف کفران:۔

یہاں وقف کرنے سے معانی غلط پیدا ہوجاتے ہیں جن پر یقین سے کفر لازم آجاتا ہے۔ اس وجہ سے اس پر وقف کرنا بہر صورت گریز کیا جائے۔

(حصہ سوئم)

انتباہ

اول:۔

اوقاف کی علامت میں قوت اور ضعف کے مدارج بھی اسی ترتیب کے ساتھ ہیں کہ جس ترتیب سے وہ علامات گزشتہ صفحات میں درج ہو چکے ہیں۔ مختصر یہ کہ ہم مضبوط ترین اور صل ضعیف ترین علامت ہے۔ مضبوط کو چھوڑ کر کمزور پر وقف کرنا درست نہیں ہے۔

دوئم:۔

جو وقف آیت پر کیا جائے وہ قوی یا ضعیف ہونے میں اس علامت کے تابع ہے جو اس پر درج ہے۔

سوئم:۔

لا وصل کی علامت ہے نہ کہ وقف کی۔

چہارم:۔

وقف کے بعد شروع کرنا ابتداء کہلاتا ہے۔ بوجہ اسکی اقسام کے متعلق جاننا اشد ضروری ہے۔ اس کی چار اقسام ہیں۔

(۱)	حسن	(۲)	احسن (عمدہ ترہ)
(۳)	صحیح	(۴)	قبیح

۱) احسن:۔

اس سے پہلے والے جملے پر وقف نہ کیا جائے تو مراد کے خلاف دوسرے معنی کا احتمال ہوتا ہے۔ یہ ابتدائے تام اور کافی کے بعد ہوتی ہے۔ پس وہم کے موقع پر وقف کر کے بعد والے کلام سے ابتداء کرنا بہتر ہے۔ سجاوندی نے ایسے مواقع کیلئے میم مقرر کی ہے۔ جو لازم کی علامت ہے یا بہتر کے معنی میں ہے۔ نہ کہ اس فرض یا واجب کے جس کے ترک کرنے سے آدمی گنہگار ہو جاتا ہے۔ مثلاً (قولهم۔ سورۂ یونس رکوع ۶) اور یٰسین رکوع ۶) ۲۔ وما نعلم ۳۔ للکفرین (سورہ عنکبوت) اور (زمر رکوع ۴ میں) ۴۔ اصحاب النار (مومن رکوع ۸)

نمبر۱:۔

یہاں وصل سے یہ وہم پیدا ہوتا ہے کہ (ان العزت اور انا نعلم) کفار کا معقولہ ہے۔

نمبر۲:۔

نمبر۲ اور نمبر۳ میں (وما یضحی) کا موصولہ ہے۔ جس کے معنی۔ یہ ہو۔ بن جاتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمارے چھپے اور کھلے کو جانتا ہے۔ اور ان چیزوں کو بھی جو اللہ پر پوشیدہ ہیں۔

نمبر۳:۔

میں عطف سے یہ معنی بھی نکلتے ہیں کہ دوزخ میں کافروں کا بھی ٹھکانا ہے اور اللہ کی راہ میں کوشش کرنیوالوں اور سچا کلام پیش کرنیوالوں کا بھی۔

نمبر۴:۔

میں یہ وہم ہوتا ہے کہیں۔ (الذین۔ اصحاب النار) کی صفت ہے اس سے

معنی یہ ہو جاتے ہیں کہ کافروں پر آپ کے رب کی یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔ کہ وہ ایسے دوزخی ہیں جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں (نعوذ باالله من ذٰلك) حالانکہ عرش کو اٹھانے والے اللہ کے فرشتے ہیں جو کہ پورے وفادار ہیں۔

کیفیت وقف (قواعدو اصلاحات تجوید)

حرکت پر وقف کرنے کو منع قرار دیا گیا ہے۔اور ہاں اگر کسرہ اور ضمہ والے حرف روم سے وقف کیا جائے تو اس کی ایک تہائی حرکت کا درست کرنا ضروری ہے۔

قراء کے وقف کی غرض سے نو (۹) طریقے مستعمل قرار دیے گئے۔

۱) وقف باالاسکان:۔

حرف موقوف الیہ کو ساکن پڑھنا، آخری حرف کی حرکت کا حذف کر دینا یہ فتحہ۔ کسرہ۔ ضمہ تینوں میں جاری ہے۔ خواہ حرکت اصلی ہو یا عارضی۔ مثلاً (مالك یوم الدین)

۲) وقف باالابدال:۔

حرف موقوف الیہ کے دو زبر کو الف سے اور تا مدہ کو ھا ساکنہ سے بدل کر پڑھنا۔ اسکی تین صورتیں ہیں۔

① نصب والی تنوین کو الف سے بدل دیا جاتا ہے۔ مثلاً (فراطاً) وغیرہ۔

② تانیث کی جو (تا) مفرد اسماء میں ہو اگر وہ (ھا) کی شکل میں لکھی ہو تو تمام حضرات اور اگر تا کی شکل میں ہو تو بعض قراء ھا سے بدل لیتے ہیں۔ مثلاً (غاشیة) وغیرہ۔

نوٹ:۔

امام حفص اسی تا کو بدلتے ہیں جو کہ (ھا) کی شکل میں لکھی ہوئی ہوتی ہے نہ

کہ (تا) والی کو بھی۔

④ ہمزہ کو الف یا واؤمدہ سے بدل لیتے ہیں۔مثلاً (یالمون ہنِئ۔دیتے ہیں۔ولؤلؤٍ۔اِمرؤٌ)

نوٹ:۔

یہ ہمزہ اور ہشام کی قرأت میں سے ہے۔

۳) وقف بالروم:۔

ایک تہائی حرکت ادا کرنا، یعنی حرف موقوف الیہ کو اس قدر ضعیف اور ہلکا پڑھنا کہ صرف قریب والا اسے سن سکے۔اس میں کھڑے زیر کی بجائے پڑے زیر کا۔اسلئے پیش کی بجائے سیدھے پیش کا تہائی حصہ پڑھا جاتا ہے۔(یوم الدین۔نستعین) اس کا اندازہ صرف ایک تہائی حرکت کا ہے۔یہ پیش اور زیر میں ہوتا ہے۔

۴) اشمام:۔

یہ موقوف الیہ مضمون کو ساکن کرتے وقت پیش کا اشارہ کرتے ہوئے ہونٹوں کو گول کر لینا یہ صرف پیش میں ہوتا ہے۔پس پیش والے حرف کو پہلے ساکن کر دیتے ہیں۔پھر ہونٹوں سے اشارہ کر دیتے ہیں۔یہ صرف ضمہ میں ہوتا ہے

کسی نے اوم اور اشمام کو سمجھانے کے لئے درج ذیل اشعار لکھے ہیں۔

روم اک ہوتی ہے ہلکی سی صدا
جس کو سن سکتا ہے یعنی پاس کا
یعنی دے موقوف کو حرکت ذرا
پڑھنے میں یہ مطلب ہوا روم کا
ضمہ و کسرہ میں ہوتا ہے یہ روم
فتحہ میں ممنوع ہے نزدیک قوم

اب سمجھ اشمام تحریک دولب
قصد گویا ضم کا ہے اے یا رب
صرف بس ضمہ میں یہ اشمام ہے
فتح و کسرہ میں نہ اسکا کام ہے

۵) اثبات:۔

اس مدہ کا ثابت رکھنا جو کہ وصل کی صورت میں دوساکنین کے جمع ہونے کے باعث حذف کیا گیا۔ مثلاً (وما لا الحمد۔ فی الارض۔ قالو الٰن) ان میں وقف (وقالا۔ فی اور قالو) ہے۔

۶) الحاق:۔

سکتہ کی (ھا) کا زیادہ کر دینا مثلاً (لم یتسنہ) یہ روایت حفص میں صرف سات کلمات ہیں۔

۷) حذف:۔

جو حرف وصال میں ثابت ہو اسے کم کر دینا مثلاً (ائتِن یااللہِ سے ائتِن) وغیرہ۔ حذف سے مراد گرا دینا

۸) ہمزہ کی حرکت نقل وحذف:۔

ہمزہ کی حرکت اس سے قبل والے ساکن کو دے کر ہمزہ کو حذف کر دینا۔ مثلاً (یسئلون سے یسَلون۔ من اٰمن سے مَنامن) وغیرہ۔

۹) سکتہ:۔

خاموش ہونا، آواز بند کر دینا، سانس نہ لیا جائے۔

نوٹ:۔

اما حفص رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کل چار سکتے ہیں۔

① عِوَجاً (سورہ کہف)

② مِن مَّرقَدِنَا (سورہ یٰسین)

③ قِیلَ مَن (سورہ قیامہ)

④ کَلَّا بَلْ (سورہ مطففین)

سکتہ سے متعلق ضروری ہدایات:۔

① سکتہ کی ادائیگی ایسے طریقے سے کی جائے کہ سکتہ کرتے وقت حرف مدغم کو اظہار کرکے پڑھا جائے۔ مثلاً (من را) میں من کے نون کو خوب ظاہر کرکے پڑھا جائیگا۔

② سکتہ کرتے ہوئے وقت کا خاص خیال رکھا جائے کہیں ایسا نہ ہو کہ سکتہ کی ادائیگی کے وقت وقف سے زیادہ دیر لگادی جائے۔

③ مد متصل پر سکتہ کی صورت میں طول کرنے کی اجازت ہے۔ ایسی صورت میں قصر نا جائز ہے۔ مثلاً (یصدر الرعاء)

④ سکتہ حرف مد کے بعد کیا جائے تو ایسی صورت میں مد کرنا بھی درست ہے۔ مثلاً (الرحمٰن الرحیم)

⑤ روایت حفص میں کسی صورت میں حروف مقطعات پر سکتہ روا نہیں۔ (مگر قرأت عشرہ میں جائز ہے)

⑥ سکتہ کی حالت میں روم اور اشمام بھی جائز ہے لیکن اس کی ادائیگی انتہائی مشکل ہے۔

⑦ سکتہ کی ادائیگی کے وقت حرف متحرک کو ساکن کر دینا چاہیئے نیز دو فتحی تنوین کو الف سے بدل دینا چاہیئے۔

۱۰ قطع

تعریف:۔

کسی آیت یا مضمون کے آخر پر قرأت کو بند کر دینے کے ارادے سے ٹھہرنا یا رک جانا قطع کہلاتا ہے۔

فرق:۔

وقف و سکتہ کے بعد تعوذ کو لوٹانے کی ضرورت نہیں ہوتی جبکہ قطع کے بعد لوٹانے کی ضرورت ہوتی ہے۔

نوٹ:۔

قاری کیلئے ضروری ہے کہ ایسی جگہ پر ٹھہرے جس سے عبارت کے معنی میں خلل نہ پڑے اور کلمہ مہمل اور غلط نہ ہو جائے۔ بوقت تلاوت سانس لینے کی ضرورت تو پیش آتی ہے۔اس ضرورت کے پیش نظر وقف میں دو چیزوں کا معلوم کر لینا بہت ضروری ہے۔

۱) محل وقف:۔

کہ وقف کیا کونسی جگہ پر جائے۔

۲) کیفیت وقف:۔

کہ وقف کس طرح کیا جائے۔اس کی تفصیل پہلے مکمل طور پر وقف کے باب میں بیان کی جا چکی ہے۔

دسواں باب

(حصہ اول)

اہم اصطلاحات تجوید (بیان لام تعریف)

حروف شمسیہ + حروف قمریہ

مفاہیم	اصطلاحات	نمبر شمار
اسم کے شروع میں آنے والا ساکن لام	لام تعریف	۱
۱۴ حروف جو قمر (چاند) سے مشابہت کے سبب قمریہ کہلاتے ہیں۔	حروف قمریہ	۲
۱۴ حروف جن کو شمس (سورج) سے تشبیہ دے جاتی ہے۔	حروف شمسیہ	۳
پُر پڑھی جانے والی را	را مفخم	۴
باریک پڑھی جانے والی را	را مرقق	۵
تنوین والی را	را منون	۶
ب، جیم، حا، خا، عین، غین، فا، قاف، کاف، میم، واؤ، ھا، ھمزہ، ی	حروف قمریہ	۷
تجوید میں اللہ تعالی کا ٹیکنیکی نام (اللّٰہ)	لام اسم جلالہ (اللّٰہ)	۸

۹	تفخیم اسم جلالہ بالفتحہ یا بالضمہ	اللہ کا نام پُر پڑھنا، زبر یا پیش کے ساتھ
۱۰	اسم جلالہ بالکسرہ	کسرہ کیساتھ باریک پڑھا جانے والا اسم جلالہ
۱۱	ا۔ل سادہ	ا۔ل نکرہ پر واقع ہو تو معرفہ بن جاتا ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ عام حکم کو خاص بنا دیتا ہے۔
۱۲	ا۔ل	ا۔ل تلفظ میں ادا کیا جائے تو اظہار کا حکم ہے۔
۱۳	ا۔ل	ا۔ل تلفظ میں نہ ہو تو ادغام بن جاتا ہے۔
۱۴	حروف شمسیہ	تا، ثا، دال، ذال، را، زا، سین، شین، صاد، ضاد، طا، ظا، لام، نون

لام تعریف کے بیان میں

بسا اوقات اسماء کے شروع میں انکو عام سے خاص بنانے کیلئے ال لایا جاتا ہے۔ جب ال اسم پر داخل ہوتا ہے تو اسم کو معرفہ کا درجہ دلا دیتا ہے۔ اس کی وجہ سے وہ خاص بن جاتا ہے۔ لام۔ال کا تلفظ کبھی ہوتا ہے کبھی نہیں۔ جب تلفظ ہو تو اسے اظہار کہا جاتا ہے۔ جن ۱۴ حروف میں لام۔ال کا اظہار ہوتا ہے وہ قمری کہلاتے ہیں۔

وجہ تسمیہ حروف قمری

ان ۱۴ حروف کو قمر سے تشبیہ اس لئے دی گئی ہے کہ چاند کی موجودگی میں چونکہ ستارے بھی اپنے وجود کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ بعینہٖ ان ۱۴ حروف کی موجودگی میں لام واضح یعنی اظہار کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ اس وجہ سے انکو حروف قمری کہا جاتا ہے۔ مجودین نے ان ۱۴ حروف کا مجموعہ وضع کیا۔

مجموعہ:۔

(ابغ،حجك وخف عقيمهٗ)

نوٹ:۔

حروف قمریہ میں سے جب کوئی ا۔ل کے بعد آجائے تو اسکا اظہار واجب ہوگا اور اسکو اظہار قمری کہیں گے۔

نمبر شمار	حروف	امثلہ	نمبر شمار	حروف	امثلہ
۱	ا	الانعام	۸	خ	الخائبین
۲	ب	البیت	۹	ف	الفتاح
۳	غ	الغاشیہ	۱۰	ع	العلیم
۴	ح	الحمید	۱۱	ق	القیوم
۵	ج	الجبار	۱۲	ی	الیوم
۶	ک	الکریم	۱۳	م	الملك
۷	و	الودود	۱۴	ھ	الھدٰی

حروف شمسیہ اور حروف قمریہ

حروف ہجائیہ میں سے ۱۴ حروف شمسیہ اور ۱۴ ہی حروف قمریہ ہیں۔قاری کیلئے انکی پہچان انتہائی ضروری ہے۔لہٰذا انکی علیحدہ علیحدہ تعریف،انکی پہچان اور مثالیں درج کی جارہی ہیں۔

وجہ تسمیہ۔حروف شمسیہ

تعریف:۔

ایسے حروف جن سے پہلے لام تعریف نہ پڑھا جائے بلکہ وہ مابعد والے حرف

میں مدغم ہو جائے ایسے حروف کو حروف شمسیہ کہتے ہیں۔ ان حروف کو شمس سے تشبیہ اس وجہ سے دی گئی کہ سورج کی موجودگی میں ستارے موجود تو ہوتے ہیں لیکن وجود ظاہر نہیں کر سکتے۔ ان حروف کی موجودگی میں لام بھی ظاہر نہیں ہو پاتا۔ اس وجہ سے انہیں حروف شمسیہ کہا جاتا ہے۔

نوٹ:۔

لام تعریف کا ادغام صرف حروف شمسیہ میں ہوتا ہے۔ حروف قمریہ میں نہیں ہوتا ہے۔

طب ثم صل احماً تفز ضیف ذا نعم

دع سُوٍ ظن زر شریفا للکرم

درج بالا شعر کے ہر لفظ کا پہلا حرف لیا جائیگا۔ اب ہر ایک حرف کو مثال کے ساتھ واضح کیا جاتا ہے۔

مثالیں ترتیب وار ملاحظہ ہوں

نمبر شمار	حروف	امثلہ	نمبر شمار	حروف	امثلہ
۱	ط	الطّارق	۸	ن	النّاس
۲	ث	الثّواب	۹	د	الدّائم
۳	ص	الصّادق	۱۰	س	السّماً
۴	ر	الرحمٰن	۱۱	ظ	الظّالمین
۵	ت	التّائبون	۱۲	ز	الزّبور
۶	ض	الضّالین	۱۳	ش	اذالشّمس
۷	ذ	الذّاکرین	۱۴	ل	اللّٰہُ

(حصہ دوئم)

لام اسم الجلالہ

تعریف:۔

فن تجوید میں چونکہ تمام حروف اور انکے مخارج سے متعلق بحث کی جاتی ہے۔ ہر ہر حرف کو اپنے مخرج سے تمام محاصل کے ساتھ تلاوت کیا جاتا ہے۔ جہاں دیگر حروف کو اپنے مخارج سے تمام صفات کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے۔وہاں لام اسم جلالہ پر بھی خوبصورت بحث کی گئی ہے۔واضح رہے کہ علم تجوید میں اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کے لام کا خوبصورت (تکنیکی نام) لام اسم الجلالہ ہے۔ذیل میں اسم الجلالہ کے قواعد ملاحظہ ہوں۔

اللّٰہ

① اس لفظ میں دو لام ہیں۔
② پہلے کا تلفظ نہیں کیا جاتا۔
③ دوسرا لام ملفوظی ہے اور اسی کا ہمیشہ تلفظ کیا جاتا ہے۔

واضح رہے کہ کسی دوسرے لام کو اسم الجلالہ سے موسوم کیا گیا ہے۔

① لام اسم الجلالہ کی تفخیم اور ترقیق
② لام اسم الجلالہ با الفتحہ یا با الضمہ

(لام اسم الجلالہ کے قواعد)

۱)لام اسم الجلالہ تفخیم سے

تعریف:۔

لام اسم الجلالہ سے ماقبل اگر فتحہ یا ضمہ ہوتو یہ لازماً پُر پڑھا جائیگا۔اسکی مثالیں درج ذیل ٹیبل میں لکھی جارہی ہیں۔

(اسم الجلالہ تفخیم کے ساتھ)

اللّٰہُ نورالسمٰوٰت والارض	علم اللّٰہُ	واللّٰہُ سمیعٌ بصیر
اذا جأ نصر اللّٰہ	ورحمت اللّٰہ وبرکاتہ	اللّٰہ الذی خلق
رفعہ اللّٰہ	اراد اللّٰہ	ختم اللّٰہ
فزادھم اللّٰہ		

اسم الجلالہ ترقیق سے (باالکسر)

تعریف:۔

لام اسم الجلالہ سے ماقبل حرف کے نیچے کسرہ آجائے تو لام اللہ کا باریک پڑھا جائیگا وغیرہ

(لام اسم الجلالہ ترقیق کے ساتھ)

للّٰہ ما فی السموت	امنا با اللّٰہ	فی دین اللّٰہ	رحمۃ اللّٰہ	اعوذ باللّٰہ
یھدی اللّٰہ	بسم اللّٰہ	امر اللّٰہ	باذن اللّٰہ	ارض اللّٰہ

نوٹ:۔

اسم الجلالہ کے لام کے سوا تمام لام ہر حال میں باریک پڑھے جائیں گے مثلاً (ما ولّٰهم) وغیرہ۔

الف کا بیان

الف کا یہ قاعدہ ہے کہ ہمیشہ حرکت کے بغیر آتا ہے۔ نیز اس کا ماقبل مفتوح ہوتا ہے۔ مثلاً (جآء۔ قال۔ طال) وغیرہ۔ یہ ماقبل کے تابع ہوتا ہے۔ اگر ماقبل پُر ہو تو یہ پُر پڑھا جاتا ہے اور باریک حرف کے بعد باریک ادا ہوتا ہے۔

(حصہ سوئم)

رامفخم کے قاعدے

یہ جاننا ضروری امر ہے کہ فن تجوید میں حروف لام، الف، را شبہ مستعلیہ ہیں۔ شبہ مستعلیہ کی تعریف پہلے بیان کی جا چکی ہے۔ یہ حروف کبھی مفخم (پُر) اور کبھی مرقق (باریک) ادا کیے جاتے ہیں۔ را کے قواعد کے باب میں اسکی تفصیلات بیان کی جارہی ہیں تاکہ را مفخم اور مرقق کے قواعد کو سمجھ کر ادا کیا جاسکے۔ را کی دو کیفیتیں ہیں۔ یہ کبھی پر اور کبھی باریک ہر ایک کے الگ الگ قواعد ذیل میں بیان کیے جارہے ہیں۔

رامفخم کی اقسام

اسکی دو اقسام ہیں۔

(۱)	ساکن	(۲)	متحرک

رامفخم کے بیان میں

① جب را ساکن یا متحرک ہو اور ماقبل مفتوح یا مضموم ہو تو را پُر پڑھی جاتی ہے۔ مثلاً (اُرسلنٰہ ربنا) وغیرہ

② جب را ساکن ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہو اور کسرہ عارضی ہو تو را پر پڑھی جاتی ہے۔ مثلاً (اِرجعی۔ اِرجعو الا ابیکم) وغیرہ.

③ را ساکن کے بعد اسی کلمہ میں حرف مستعلیہ مفتوح ہو۔ (مرصاد۔ قرطاس)

وغیرہ

④ رامنون مرفوع ہو مثلاً (نذیرٌ مبین۔ سِرًّا وّعلانیۃ) وغیرہ

⑤ رامرامہ مضموم۔ مشدد یا غیر مشدد ہو مثلاً (مُزدجر۔ عین المفر) وغیرہ

⑥ جب راوقف بالاسکان کی وجہ سے ساکن ہو جائے نیز اس کا ماقبل بھی ساکن ہو مزید براں کہ اس کے ماقبل فتحہ یا ضمہ ہو مثلاً (والفجر۔ القدر۔ زبور) وغیرہ

⑦ راساکن سے پہلے کسرہ منفصل ہو مثلاً (ام ارتابو)

⑧ ساکن کے ماقبل پر ضمہ یا فتحہ ہو مثلاً (اُرسل۔ یرزقون۔ ارسلنا) وغیرہ۔ را مشدد کا ایک را کا ہی ہے۔ جیسی حرکت ہوگی اسکے مطابق ادا ہوگی۔

مفخمہ (پر) کی مثال:۔

(من ربی ۔ ففرو)

مرقق (باریک) کی مثال:۔

(الرجال ۔ ذریۃً طیبۃً)

راترقیق کے قاعدے

حرف رامتحرک خواہ مشدد ہو یا غیر مشدد لفظ کے جس حصے میں بھی واقع ہو مفتوح و مضموم ہو تو پر پڑھی جاتی ہے۔ اور اگر مکسور ہو تو را کو باریک پڑھا جائیگا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ قرآن کریم کو توجہ سے پڑھا جائے۔ ایسی کیفیت سے پڑھنے کے بعد را کی تفخیم (پر پڑھنا) اور را کی ترقیق (باریک پڑھنا) انشاءاللہ ضرور سمجھ میں آجائیگا۔

ذیل میں رامرقق کے قواعد بیان کئے جا رہے ہیں۔

رامشدد یا مخفف مکسور باریک پڑھی جاتی ہے۔ مثلاً (ذریّۃَ ۔ بالبرّ۔ افرِغ)

رامرقق کی تین شرائط

۱)اولاً

① ساکنہ کے ماقبل کسرہ اصلی ہو۔مثلاً (فِرْعَوْنَ۔ تُنْذِرْهُمْ)وغیرہ

② لیکن اگر کسرہ عارضی ہوتو پر پڑھی جائیگی ۔مثلاً (اَمِ ارْتَابُوْا)

۲)ثانیاً

① راساکن ماقبل کسرہ اسی کلمہ میں ہو جیسے (اَنْذِرْ)

② اگر دوسرے کلمے میں کسرہ واقع ہوتو اس صورت را پر پڑھی جائیگی ۔مثلاً (رَبِّ ارْجِعُوْن)

۳)ثالثاً

① اسی کلمہ میں را کے بعد کوئی حرف مستعلیہ مفتوح نہ ہوتو را باریک پڑھی جائے گی۔مثلاً (تنذرهم)

② را ساکن کے بعد اسی کلمے میں حرف مستعلیہ مفتوح ہوتو را پر پڑھی جائیگی جیسے (قرطاس)

۲) رامنون مجروح باریک پڑھی جاتی ہے۔مثلاً (دُسُرٍ۔دُبُرٍ)

۳) رامماله باریک پڑھی جائیگی ۔مثلاً (مَجرھَا) قرآن مجید میں روایت حفص میں ایک مقام پر امالہ کبری ہے۔

۴) رامرامہ یعنی موقوفہ باالروم اپنی حرکت کے موافق پڑھی جاتی ہے۔یعنی ضمہ کی حالت میں پر۔مثلاً (والشَّجَرِ)اور کسرہ و جہر کی حالت میں باریک پڑھیں گے۔ جیسے (وَنُصُر)

۵)(ا) را مشدد اور ما قبل مکسور ہو تو وقف بالاسکان یا بالاشمام کیا جائے گا۔ مثلاً (مُستَمِر)

۲) را موقوفہ بالاسکان یا بالاشمام کے ماقبل سوائے ی ساکنہ کے کوئی اور حرف ساکن ہو تو اس کا ماقبل دیکھا جائیگا۔ اگر مفتوح یا مضموم ہو تو را پر ہو گی۔ جیسے (اَلقَدر۔ اَلاُمُور۔ وَالنَّهَار)

نوٹ:۔

کلُ فِرقِ من خلف یعنی را مفخم اور مرقق دونوں طریقوں سے پڑھی جاسکتی ہے۔ ق میں چونکہ تفخیم کم ہے اس وجہ سے اختلاف ہے۔

گیارھواں باب

(حصہ اول)

ہمزہ کے بیان میں

ہمزہ کی تعریف:۔

ہمزہ ساکن بھی ہوتا ہے اور متحرک بھی ۔ یہ اس کی صفت ہے کہ جھٹکے کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے ۔ اور یہ ہر حال میں باریک پڑھا جاتا ہے۔ مثلاً (الحمد ۔ یؤمنون۔ ازل۔ ماکول) وغیرہ

پہچان:۔

یا پر ہمزہ لکھا ہو	(۳)	واؤ پر ہمزہ ہو	(۲)	الف پر سکون ہو	(۱)

خصوصیات:۔

① ہمزہ کا اکیلے تلفظ کیا جا سکتا ہے۔

② ہمزہ ہمیشہ باریک ادا کیا جاتا ہے۔

③ ہمزہ کی آواز کو طول نہیں دیا جا سکتا۔

④ یہ لفظ کے آغاز اور آخر میں بھی آ سکتا ہے۔

ہمزہ کی اقسام

ہمزہ کی دو اقسام ہیں۔

ہمزہ زائدہ	(۲)	ہمزہ اصلی	(۱)

۱) ہمزہ اصلی

تعریف:۔

جو حروف اصلیہ کی جگہ آئے ہمزہ اصل کہلاتا ہے۔ نیز جو فا۔عین۔لام کی جگہ لے وغیرہ۔مثلاً (امر۔مثل۔قراء) وغیرہ

۲) ہمزہ زائدہ

تعریف:۔

ایسا ہمزہ جو حروف اصلیہ کی جگہ نہ لے یعنی فا۔عین اور لام کے مقابل نہ ہو۔مثلاً (امنو۔یؤمنون) وغیرہ

ہمزہ زائدہ کی اقسام

(۱)	ہمزہ وصلی	(۲)	ہمزہ قطعی

۱) ہمزہ وصلی

تعریف:۔

یہ آغاز اور اعادہ میں تو پڑھا جاتا ہے لیکن وصل میں نہیں پڑھا جاتا حذف کر دیا جاتا ہے۔اس کی شکل الف جیسی ہوتی ہے۔یہ لفظ کی ابتداء اور درمیان میں لکھا جاتا ہے۔یہ حرف، اسم اور فعل کے شروع میں آتا ہے۔

آغاز کی مثال	اُسجدو	الحمد
حذف کی مثال	للملٰئِکۃ اسجدو	قل الحمد

۲) ہمزہ قطعی

تعریف:۔

یہ وقف اور وصل دونوں صورتوں میں ہمیشہ باقی رہتا ہے۔مثلاً (اء شکرو۔ اُمَةَ۔ اعرابا) وغیرہ

اعراب ہمزہ وصلی

① لام تعریف سے پہلے آنے والا ہمزہ مفتوح ہوگا۔مثلاً (الحَمدُ۔ القَارِعَةُ۔ الحَقُّ) وغیرہ

② اسم کا ہمزہ مکسور ہوگا۔مثلاً (ابن۔اِسمُ۔اِنتِقَامْ) وغیرہ

③ فعل کے تیسرے حرف پر ضمہ اصلی ہو تو ہمزہ مضموم آئے گا۔مثلاً (اُدخلو۔ اُسجُدُو۔ اُنصُرُو) وغیرہ

④ فعل کا عین کلمہ مفتوح یا مکسور بضمہ عارضی ہو تو ہمزہ وصلی مکسور ہوگا۔مثلاً (اِفتِح۔اِضرِب۔اِرجِع) وغیرہ

اجتماع ہمزہ تین

دو ہمزوں کے اکٹھا ہونے کی صورت میں حکم

وہمزے اکٹھے ہوں اور دونوں متحرک ہوں تو انکے پڑھنے کے چار قاعدے ہیں۔

(۱)	تحقیق	(۲)	تسہیل	(۳)	بدال	(۴)	حذف

۱) تحقیق

جب دو ہمزے قطعی ہوں ایک کلمے میں ہوں یا دو کلموں میں ہوں تو ہمزہ میں صفت

شدت و جہر کا خیال رکھتے ہوئے خوب صاف طریقے سے پڑھے جائیں۔ مثلاً
(ااشکرو۔ ءَاَنذَرتَهُم۔ ءَانّكم۔ جاء احدٌ) وغیرہ

۲) تسہیل

لفظی معنی:۔

لفظی معنی سہولت کے ہیں۔

اصطلاحی معنی:۔

مجودین کی اصطلاح میں ہمزہ کو حرف مدہ اور ہمزہ کے درمیان پڑھنا تسہیل کہلاتا ہے۔ اسکی ایک ہی مثال ہے جو کہ سورہ (حٰم سجدہ۔ پارہ ۲۴) کے آخر میں یہاں دوسرے ہمزے میں تسہیل واجب ہے۔ یعنی ہمزہ کو الف اور ہمزہ کے درمیان پڑھنا واجب ہے کہ (ءَاَعجمیٌ)

۳) ابدال

جب دو ہمزے مفتوح ہوں ان میں پہلا قطعی اور دوسرا وصلی مفتوح ہو تو دوسرے ہمزہ میں ابدال اور تسہیل بھی جائز ہے لیکن بطریق شاطبی وجزری صرف ابدال جائز ہے۔ نیز یہ کہ تسہیل سے ابدال اولیٰ ہے۔ اس کے تین الفاظ قرآن پاک میں چھ جگہ آئے (اللّٰہُ الذّٰاکرین۔ الٰن) اسکی وجہ یہ ہے کہ تسہیل میں کچھ نہ کچھ ہمزہ کا وجود باقی رہتا ہے۔ جبکہ ابدال میں تغیر تام ہے۔

۴) حذف

جب دو ہمزے اس صورت میں جمع ہوں کہ پہلا قطعی اور دوسرا وصلی مفتوح نہ ہو تو پڑھتے وقت ہمزہ وصلی حذف ہو جائیگا۔

حذف کی مثالیں

(۱)	استغفرت	(۲)	اصطفی البنات
(۳)	استکبرت۔ اصل میں ءاِستکبرت تھا		

ہمزہ کی حرکات سے متعلق

① ہمزہ وصل اگر لام تعریف سے پہلے آئے تو لازماً مفتوح ہوگا۔ مثلاً (الحمد۔ البلٰغ۔ العمر) وغیرہ

② اسماء کا ہمزہ:۔ اسماء کا ہمزہ مکسور ہوگا۔ (اسمٌ۔ ابنْ۔ اِمرْ) وغیرہ

③ افعال کا ہمزہ:۔ اگر فعل کے تیسرے حرف کا ضمہ اصلی ہو تو ہمزہ مضموم ہوگا۔ مثلاً (اُدخُلو۔ اُنصُرُو) وغیرہ

④ بصورت دیگر ہمزہ مکسور ہوگا۔ مثلاً (اِفتِح۔ اِجلِس) وغیرہ

ہمزہ کی ادائیگی

ہمزہ کو نرمی سے ادا نہ کرنا چاہئے اس کو سختی سے ہی ادا کرنا ضروری ہے۔ لیکن وہ بھی حد اعتدال تک۔ بعض حفاظ کرام کو ہمزہ کی ادائیگی کرواتے دیکھا گیا کہ وہ سارے جسم کو ہلا کر رکھ دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ تکلف ہو جاتا ہے۔ بہر حال احتیاط ضروری ہے۔

اجتماع ساکنین

توضیح:۔

اجتماع ساکنین کا مطلب یہ ہے کہ دو ساکن حروف ایک جگہ اکٹھے ہوں ان

کیلئے مجودین کی طرف سے وضع کردہ قواعد ذیل میں بیان کیے جارہے ہیں۔

اجتماع ساکنین کی دو اقسام ہیں۔

(۱)	علیٰ حدہ	(۲)	علیٰ غیر حدہ

۱) علیٰ حدہ

توضیح:۔ جہاں دو ساکن ایک ہی کلمے کے اندر جمع ہو جائیں اور اس میں پہلا ساکن حرف مدہ ہو جیسے (دَآبَّۃٍ)۔ نیز اس کی دو شرائط ہیں۔

① دونوں ساکن ایک کلمے میں ہوں۔

② ان میں پہلا مدہ ہے۔

دونوں ایک کلمہ میں یہ مقطعات میں ہوں۔ یہ وقف، وصل دونوں حالتوں میں جائز ہے۔ دوسرے الفاظ میں اسکو (علیٰ حالِہ) بھی کہا جاتا ہے۔ مثلاً (الحاقۃ الٓمٓ)

۲) علیٰ غیر حدہ

اسکی تعریف یہ ہے کہ علیٰ حدہ کی کوئی ایک یا دونوں شرائط نہ پائی جائیں۔ نیز اسکو علیٰ غیر حالہ بھی کہا جاتا ہے۔ اس کی تین صورتیں بنتی ہیں۔

① دو ساکن دو کلموں میں جمع ہوں اور پہلا حرف مدہ ہو تو حرف مدہ کو حذف کر دیا جاتا ہے مثلاً (قالو الُن۔ فی الارض)

② ساکنین ایک ہی کلمہ میں آجائیں جن میں پہلا مدہ نہ ہو۔ بحالت وقف دونوں کو قائم رکھنا جائز ہے۔ لیکن وصل میں جائز نہیں۔ مثلاً (لیلۃالقدر۔ بکر)

③ ساکن دو کلمات میں اکٹھے ہوں پہلا مدہ بھی نہ ہو تو پہلے ساکن کو حرکت دے دی جاتی ہے۔ مثلاً (قُلِ الحمدُ)

④ پہلا ساکن (مِن) کا نون ہو یا (آل عمران) میں (الٓمٓ) کا میم ہو تو وصل کی صورت میں حرکت فتحہ دی جاتی ہے۔ مثلاً (وَمِنَ النَّاسِ۔ الٓمٓ اللّٰه)

⑤ ساکن اول م، یا واوِ لین فعل جمع کا ہو تو اسکو جمع کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے۔ جیسے (فَتَمَنَّوُا المَوتَ عَلیکُمُ الصِّیَامُ) وغیرہ

ان کے علاوہ اگر کوئی ساکن آئے تو حرکت کسرہ کے ساتھ پڑھا جائیگا واضح رہے کہ تنوین بھی اسی میں شامل ہے۔ (اَوِلوَالِدَینِ۔ قُلِ الحَقُّ۔ قَدِیرُ نِ الَّذِی) وغیرہ

(حصہ دوم)

ہائے ضمیر کے بیان میں

ہائے ضمیر کی دو اقسام ہیں۔

(۱)	اصلیہ	(۲)	زائدہ

۱) اصلیہ

تعریف:۔

جو کلمہ کے حروف اصلیہ (فا۔عین۔لام) کی جگہ آتی ہے۔ مثلاً (لَمْ۔ یَنْتَهِ۔ فَوَاكِهَ۔ كَثِيرَةٌ) وغیرہ

۲) زائدہ

ہائے زائد کی تین اقسام ہیں:۔

(۱)	ہائے تانیث	(۲)	ہائے سکتہ	(۳)	ہائے ضمیر

۱) ہائے تانیث

تعریف:۔

یہ واحد مؤنث کے آخر میں آتی ہے۔ اور یہ کہ حالت وقف میں یہ (ۃ۔ھا) ہائے ساکنہ سے بدل جاتی ہے۔ مثلاً (عَلَى الصَّلٰوةِ۔ قَيِّمَةٌ کی جگہ قَيِّمَهْ)

۲) ہائے سکتہ

تعریف:۔

یہ کلمہ کے آخری حرف کی حرکت کو ظاہر کرنے کیلئے وارد ہوتی ہے نیز یہ ہمیشہ ساکن ہوتی ہے۔قرآن کریم میں اسکی ۹ مثالیں ہیں جو درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	مثال	بحوالہ سورہ	نمبر شمار	مثال	بحوالہ سورہ
۱	لم یتسنه	البقرۃ	۲	اقتدہ	الانعام
۳	کتابیة دو جگہوں پر	الحاقۃ	۴	مالیه	الحاقۃ
۵	ما هیة	القارعۃ	۶	حسابیه دو جگہوں پر	الحاقۃ
۷	سلطانیه	الحاقۃ			

۳) ہائے ضمیر

تعریف:۔

یہ واحد مذکر غائب کیلئے استعمال کیجاتی ہے۔ یہ اسم۔فعل اور حرف تینوں کیلئے استعمال کیجاتی ہے۔نیز اختصار فی الکلام کی غرض سے اسم کی بجائے ہائے ضمیر لائی جاتی ہے۔نیز یہ یا تو ساکن،مکسور یا پھر مضموم ہوتی ہے۔مفتوح نہیں ہوتی۔

ہائے ضمیر کے قواعد

① کبھی ضمہ کو کھینچ کر واؤ کی صورت ادا کی جاتی ہے اسکی اصل حرکت ضمہ ہے۔

مثلاً (لَہٗ منہٗ) عربی والے اس کو صلہ کا نام دیتے ہیں۔

نوٹ:۔

پورے قرآن پاک میں صرف سورہ نور میں ایک جگہ یہ قاعدہ کے برعکس مکسور آتی ہے۔ مثلاً (وَ یَتَّقِہِ)

② کبھی زیر کو کھینچ کر یا کی صورت ادا کی جاتی ہے۔ مثلاً (بہٖ ۔ والیہٖ) مگر دو مقامات پر قاعدہ کے برعکس مضموم وارد ہوئی ہے۔ سورہ کہف میں (وَمَآ اَنسَانِیہُ۔ الفتح۔ علیہُ اللّٰہ)۔

نوٹ:۔

دونوں میں فتحہ کی جگہ اصل کی موافقت ہے۔ کیونکہ ضمیر کی اصل حالت ضمہ ہے۔ نیز تین مقامات پر قاعدہ ساکن وارد ہوتی ہے۔ سورہ اعراف اور شعراء میں دو مرتبہ (ارجہ) سورہ النمل (فاالکہ)

(اشباع یا صلہ کا قاعدہ)

صلہ

تعریف:۔

وصل سے ماخوذ ہے۔ اور وصل کا مطلب ہے ملانا۔ (حرکت کے ساتھ حرفِ علت موافق بالحرکت)۔ مزید برآں کہ مجودین کی اصطلاح میں ملانے کو صلہ کہتے ہیں۔ مثلاً (لَہٗ) میں پیش کے ساتھ واؤ اور (بہٖ) میں کسرہ کے ساتھ یا ملا دی جاتی ہے۔

صلہ کا قاعدہ

ہائے ضمیر کا ماقبل اور مابعد دونوں متحرک ہوں تو اس کے ضمہ کو واؤ مدہ کے

ساتھ اور کسرہ کو یائے مدہ کے ساتھ کھینچ کر پڑھا جاتا ہے۔ مثلاً (ورسولُہٗ احق۔ من ربہ والمؤمنون)۔

نوٹ:۔

اس کھینچ کر پڑھنے کو عربی میں صلہ یا اشباع کہتے ہیں۔لیکن ایک مقام پر سورہ زمر میں صلہ نہیں مثلاً (یَرْضَہُ لَکُمْ)

ہائے ضمیر کا ماقبل یا مابعد دونوں ساکن ہوں تو صلہ نہ ہوگا۔ مثلاً (وَیُعَلِّمُہُ الکِتَابَ۔ وَاِلَیْہِ المَصِیْرُ)۔

نوٹ:۔

سورہ فرقان بار روایت حفص ماقبل ساکن کے باوجود خلاف قاعدے آیا ہے۔ (فِیْہٖ مُھَانًا)۔

(حصہ سوئم)

رسم الخط

① قرآن کریم کے رسم الخط سے واقفیت ضروری ہے ۔وقف رسم کے تابع ہوتا ہے۔ جسے کلمہ لکھنے میں ہو وقف میں بھی اسی طرح ادا کیا جاتا ہے۔

② بعض کلمات میں کچھ حروف پڑھے جاتے ہیں ۔لکھے نہیں جاتے ۔ مثلاً (رحمٰن) پڑھتے ہوئے پڑھا تو جاتا ہے لیکن الف لکھا ہوا نہیں ہوتا۔

③ یُحْیِ ادا کرتے ہوئے دوسری (ی) ادا تو کی جاتی ہے لکھی نہیں جاتی۔

④ وَاَنْ تَلْوٗ میں دوسری (واؤ) پڑھی تو جاتی ہے۔لیکن لکھی نہیں جاتی۔

⑤ تائے مدورہ (گول ۃ) وقف میں ھا پڑھی جاتی ہے۔

⑥ واقیمو الوزن کو ملا کر پڑھتے وقت واؤ نہیں پڑھی جاتی ۔لیکن اگر (اقیمو) پر وقف کریں تو واؤ لازماً پڑھی جائیگی۔

⑦ سورہ علق میں (نسفعاً) اور سورہ یوسف میں (وَلَيَكُونًا) دو زبر کی تنوین بشکل الف لکھا ہوا ہے۔ان میں وقف الف پر ہوگا۔

⑧ وکاین پر آخر میں نون لکھا ہوا ہے۔واؤ اصل تنوین ہے وقف نون پر ہوگا۔ تنوین کی طرح یہ حذف نہیں ہوگا

⑨ سورہ روم کے آخری رکوع میں جگہ کلمہ (ضُعفٍ) میں ض پر ضمہ ہے لیکن روایت حفص میں ض پر فتحہ پڑھنا بھی اجازت ہے۔

⑩ قرآن مجید کے چار کلمات میں ص کے اوپر س لکھا جاتا ہے۔ ۔روایت حفص

میں انکو ادا کرنیکا طریقہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	امثلہ	وضاحت
۱)	یبصّط۔ بصّطۃً	دونوں مقام پر صرف س کے ساتھ ادا کریں گے۔
۲)	المُصّیطرون	یہاں ص اور س دونوں طریقوں سے پڑھ سکتے ہیں۔
۳)	بمصّیطر	یہاں صرف ص ہی پڑھا جائیگا۔

وہ پانچ مقامات جہاں لام الف (لا) کا الف نہیں پڑھا جاتا،

نمبر شمار	امثلہ	بحوالہ سورہ
۱	لا الی اللہ تحشرون	آل عمران
۲	ولا او ضعُوا	توبہ
۳	اولا اذبحنہٗ	نمل
۴	لا الی الجحیم	صٰفٰت
۵	لا انتم	حشر

ذیل کے کلمات میں الف لکھا جاتا ہے پڑھا نہیں جاتا۔

نمبر شمار	امثلہ	بحوالہ سورہ	نمبر شمار	امثلہ	بحوالہ سورہ
۱	او یعفوا	البقرہ	۲	ان تبواء	مائدہ
۳	لتتلوا	رعد	۴	لن ند عوا	کھف
۵	لیر بوا	روم	۶	لیبلوا	محمد
۷	نبلوا	محمد	۸	ثمودا	ھود، فرقان، نجم، العنکبوت)
۹	قواریر	دھر	۱۰	افا ئن	انبیاء، آل عمران

۱۱	لشائ	کہف			

ایسے الفاظ جو وقف میں پڑھے جاتے ہیں لیکن وصل میں نہیں

نمبر شمار	امثلہ	وضاحت	نمبر شمار	امثلہ	وضاحت
(۱)	انا	جس جگہ بھی آئے (ضمیر واحد متکلم)	(۲)	لکنا	الکہف
(۳)	الرسول		(۴)	السبیلا	احزاب
(۵)	ثلاثلا		(۶)	قوریرا	دھر

(زریں معلومات تجوید ومتفرق قواعد)

۱) مجہول ومعروف حرکات

حرکات کی دواقسام ہیں

(۱)	معروف حرکات	(۲)	مجہول حرکات

۱) معروف حرکات

توضیح:۔

معروف حرکات ایسی حرکات کو کہتے ہیں کہ جو مکمل خالص عمدہ اور ہلکی ہوں۔ بوقت تلاوت حرکات کی ادائیگی اس خوبصورتی اور تحسین سے کیجائے جس کو سامع فوراً سمجھ جائے کہ قاری نے فلاں حرکت ادا کی ہے۔ یعنی تلاوت کی ادائیگی میں وہ حسن ادا ہو کہ تمام مشکوک شہادت سے پاک و مبرہ ہو۔ یہاں تک کہ حرکت کی ادائیگی میں ذرہ برابر شبہ نہ پایا جائے۔

۲) مجہول حرکات

توضیح:۔

ایسی حرکات جو ناقص ہوں، بوجھل ہوں، بے جا ہوں اور غیر ضروری ہوں۔ حرکات کی ادائیگی ایسا مجہول انداز ہو کہ سامع اسے سمجھنے میں دقت اور تنگی محسوس کرے۔ آسانی سے معلوم نہ ہو سکے کہ کونسی حرکت ادا کی گئی ہے۔ مزید یہ کہ سامع کی طبیعت پر اس کے سننے سے بوجھ اور گرانی ہوتی ہو۔ عربی میں کلام کی ادائیگی کے وقت مجہول حرکات ادا کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

نوٹ:۔

قرآن کریم کی تلاوت کی ادائیگی تینوں حرکات (حرکات ثلاثہ) کی معروف ادائیگی کا حکم صادر ہوا لہٰذا دورانِ تلاوت ان حرکات ثلاثہ کا خصوصی اہتمام ضروری ہے۔ دانستہ کوتاہی و کاہلی برتنے والا اللہ تعالیٰ کی سزا کا مستحق ہے۔

۲) امالہ

① امالہ کا مفہوم:۔ مائل کرنا

② علم حرف کی اصطلاح میں الف یا ہائے ہوّز کو (ے) سے بدلنا، جیسے لڑکا سے لڑکے بندہ سے بندے وغیرہ۔

امالہ کی دو اقسام ہیں۔

(۱)	امالہ صغرٰی	(۲)	امالہ کبرٰی

امالہ صغرٰی (کسر)

توضیح:۔

کسرہ کا جزو کم اور فتحہ اور الف کا جزو زیادہ ہو تو اسے امالہ صغرٰی کہا جاتا ہے۔

۲) امالہ کبرٰی

توضیح:۔

کسرہ اور یا کا جز فتحہ اور الف سے بڑھ جانیکی صورت میں امالہ کبرٰی کہلاتا ہے۔ بارِوایت حفص قرآن کریم میں اسکی فقط ایک ہی مثال (مجرھا) ہے۔

۳) حروف مستطلہ (ضاد)

توضیح:۔

ضاد ازخود ایک حرف ہے یہ مخرج میں بھی منفرد حیثیت کا حامل ہے۔ لہٰذا اسکی ادائیگی انتہائی احتیاط سے کی جائے۔ اکثر ناخواندہ لوگ درجہ ذیل طریقوں سے بگاڑ کر اسکو پڑھتے ہیں۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶
ظاہر پڑھنا	دال کو مفخم پڑھنا	ظاد پڑھنا	دواد پڑھنا	ذواد پڑھنا	زُواد پڑھنا

۴) مخارج کی پہچان تجوید کا لازمی حصہ

توضیح:۔

قرآن مجید کے بہت سے حروف ایسے ہیں جن کے قریب المخرج ہونے کی وجہ

سے ایک دوسرے میں مدغم ہونیکا اندیشہ ہوتا ہے۔ ان حروف کو اپنی اپنی صفات کے ساتھ خوب واضح کر کے ادا کرنا چاہیے۔ ذیل میں چند مثالیں دی جارہی ہیں تا کہ احتیاط اختیار کی جائے۔

نمبر شمار	حروف	تلفظ کی مثالیں
۱	ضاد اور ظا کا فرق	یعض الظالم .... انقض ظهرك وغیرہ
۲	ضاد اور طا کا فرق	اضطرهٗ .... مضطررتم وغیرہ
۳	ضاد اور تا کا فرق	افضتم
۴	ظا اور تا	او عظت
۵	ھا اور ھا	جبا ههم» وجوههم
٦	دو عین، عین اور عین کا فرق	لا اضیع عمل» فطبع علٰی وغیرہ
۷	ہمزہ اور ہمزہ کا فرق	ء انذرتهم، ائنك
۸	ھا۔ ہمزہ اور حا تینوں	الله احد
۹	عین اور ھا	عهد» عهدنا
۱۰	حا اور عین	ذبح علي النصب» لا يصلح عمل وغیرہ وغیرہ

⑤ اظہار اور ادغام کی درمیانی کیفیت کا نام اخفاء ہے۔ واضح رہے کہ اسکی ادائیگی کے وقت زبان کامل طور پر اپنے مخرج میں نہیں لگتی بلکہ درمیان میں رہتی ہے۔ اخفاء کا دورانیہ ایک الف مقدار کے برابر ہے۔ مثلاً (من قبلك)

⑥ اظہار اور غنہ ادا کرتے وقت زبان مکمل طور پر اپنے مخرج میں لگائی جاتی ہے۔

⑦ اظہار کے مواقع پر مثلین، متجانثین اور متقاربین کو خاص احتیاط سے ادا کرنا

چاہیئے ۔ ورنہ اظہار کی بجائے ادغام کا اندیشہ ہے۔

۸) قوی اور ضعیف

قوی:۔

جہر، شدت، استعلاء، اطباق، اختیاط، صفیر، قلقلہ، انحراف، تکریر، تفشی اور استطالت۔

یہ گیارہ قوی اور دیگر ضعیف ہیں۔

⑨ یٰسین والقرآن الحکیم اور ن والقلم ہر دو آیات مبارکہ کے، ادا کرنے کے دو طریقے ہیں۔

(۱)	اظہار	(۲)	ادغام مع الغنہ

دونوں کی کیفیت اور پڑھنے کے طریقے الگ الگ ہیں۔

۱) اظہار کے ساتھ ادائیگی

توضیح:۔

اگر اظہار کے ساتھ ادا کریں گے تو ادائیگی کے وقت ان پر مد حرفی مخفف ہوگی۔

نوٹ:۔

شاطبی کے نزدیک صرف اظہار ہی ہوتا ہے۔

۲) ادغام کے ساتھ ادائیگی

توضیح:۔

واضح رہے کہ ادغام کے ساتھ ادا کرتے ہوئے غنہ بھی کیا جاتا ہے۔ اسطرح

ادا کرتے ہوئے جو مد واضح ہوگی اسے مد حرفی مثقل کہتے ہیں۔

⑩ مد تعظیم بالتعظیم اسم الجلالہ سات الف مقدار تک طول کیا جا سکتا ہے۔

⑪ متحرک کو ساکن اور ساکن کو متحرک پڑھنے سے پرہیز ازبس ضروری ہے۔ ان کی ادائیگی نہایت احتیاط سے کرنی چاہیے۔ حرف ساکن ادا کرتے وقت مخرج میں جنبش نہ ہونے پائے ورنہ یہ حرف قلقلہ یا حرف متحرک میں شامل ہو جائے گا۔

⑫ تجوید کی اصطلاحات۔ ادغام، اقلاب، ابدال اور اخفاء صفات عارضہ ہیں۔

⑬ صفات عارضہ کا خیال نہ رکھنے سے حرف کی ذات تو متاثر نہیں ہوتی مگر حروف کی تحسین جاتی رہتی ہے۔

⑭ دو متحد المخرج حروف کا فرق صفات کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ دونوں حروف متحد المخرج بھی ہوں اور متحد الصفات بھی ہوں۔

⑮ آواز کی رگوں کو تجوید کی اصطلاح میں (اوتار الصوتیہ) کہتے ہیں۔

⑯ اصطلاح تجوید میں پھیپھڑوں کو (رئتین) گلے کو (حلقوم) منہ کے اندرونی خلاء کو (جوف الفم) تالو کو (حنک) ہونٹوں کو (شفتین) اور ناک کے بانسے کو (خیشوم) کہتے ہیں۔

⑰ متباعدین ایسے دو حروف کو کہتے ہیں جو کہ مخارج اور صفات میں مختلف ہوں۔ نہ متجانسین نہ متقاربین اور نہ ہی متماثلین ہوں۔

⑱ سکتہ میں آواز کو تھوڑی دیر روکا جاتا ہے۔ جبکہ وقف میں سانس توڑ دیا جاتا ہے۔

⑲ حروف مقطعات کے مفاہیم و مطالب فقط اللہ اور رسول کریم ﷺ کے درمیان رموز ہیں۔

(۲۰) مد عارض وقفی کو قصر، توسط اور طول تینوں طریقوں سے پڑھنا جائز ہے۔ تاہم ادائیگی۔ کی ترتیب طول، توسط اور قصر ہے۔

(۲۱) تمام متحرک حروف وقف کی حالت میں ساکن ادا کیے جاتے ہیں۔

(۲۲) مد تین اسباب پر موقوف ہوتی ہے۔

(۱)	ہمزہ	(۲)	سکون	(۳)	تشدید

(۲۳) مجودین کی اصطلاح میں اللہ کے مفخم لام کو لام مغلظ بھی کہا جاتا ہے۔

(۲۴) لفظ زیر (کسرہ) فارسی سے اردو میں آیا ہے۔ فارسی زبان میں ہر پست چیز کو زیر کہتے ہیں۔

بارھواں باب

اجراء

(حصہ اول)

تسمیہ:۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صفات و دیگر قواعد	مخارج	حروف پڑھنے میں	حروف لکھنے میں
جہر، شدت، استفال، انفتاح، اذلاق، قلقلہ۔ب کا کسرہ معروف پڑھا جائے گا	دونوں ہونٹوں کی تری سے	با	ب
ہمس، رخوت، استفال، انفتاح، اصمات، صفیر۔	نوک زبان ثنایا سفلیٰ کا کنارہ مع اتصال ثنایا علیا کے۔	سین	س
جہر، توسط، استفال انفتاح، اذلاق، غنہ میم کا کسرہ معروف پڑھا جائیگا۔	دونوں ہونٹوں کی خشکی سے۔	میم	م
ہمزہ وصلی وسط کلام میں حذف ہو جائے گا۔	اقصیٰ حلق	ھمزہ	ء

صفات / کیفیت	مخرج	نام	حرف
جہر، توسط، استفال، انفتاح، اذلاق ۔انحراف ۔ لام مشدد ہے۔ دو حرف کے	زبان کا کنارہ کچھ حصہ حافہ ضاحک، ناب رباعی اور ثنیہ کے مسوڑھے	لام	ل
برابر دیر لگے گی۔ کھڑی زبر ہے مد اصلی ہوگی۔ اسم اللہ کے لام سے پہلے زیر ہے باریک پڑھا جائے گا۔			
ہمس، رخوت ،استفال، انفتاح اصمات	اقصی حلق۔	ھا	ہ
ہمزہ وصلی وسط کلام میں حذف ہو جائے گا۔	اقصی حلق۔	ھمزہ	ء
لام تعریف کا ہے اس کے بعد حروف شمسی سے را آ رہی ہے ادغام صغیر متقاربین تام ہوگا۔	اس کا مخرج بیان ہو چکا ہے	لام	ل
جہر، توسط ،استفال، انفتاح، اذلاق، تکرایر، انحراف۔ را مشدد مفتوح ہے دونوں دفعہ پُر پڑھی جائے گی۔	زبان کی پشت کا سرا رباعی ثنیہ کے مسوڑھوں سے مائل تالو کی طرف	را	ر
ہمس، رخوت، استفال، انفتاح، اصمات۔ جہر، توسط، استفال، انفتاح، اذلاق، غنہ۔	وسط حلق۔ دونوں ہونٹوں کی خشکی سے	حا میم	ح م

ن	نون	زبان کا کنارہ ناب رباعی اور ثنیہ کے مسوڑھے۔	جہر، توسط، استفال، انفتاح، اذلاق، غنہ۔نون موقوف علیہ ہے، ماقبل یاے مدہ میں مد عارض وقفی ہوگی۔محل وقف کے اعتبار سے وقف حسن ہو گا کیونکہ ما بعد سے تعلق لفظی ومعنوی ہے اور کیفیت وقف کے اعتبار سے وقف بالاسکان ہوگا اس لئے کہ موقوف علیہ مفتوح ہے۔ اس کا میں مد کی تین وجوہ ہوں گی طول، توسط، اور قصر مع الاسکان۔

ب	با	دونوں ہونٹوں کی تری سے	جہر، شدت، استفال، انفتاح، اذلاق، قلقلہ۔ بامشدد ہے دو حروف کے برابر دیر لگے گی، کسرہ معروف پڑھا جائے گا۔
ء	ھمزہ	اقصی حلق۔	ہمزہ وصلی وسط کلام میں حذف ہو جائے گا۔
ل	لام	اس کا مخرج بیان ہو چکا ہے۔	لام تعریف کا ہے اس کے بعد حروف قمری سے ع آ رہی ہے، اظہار ہوگا۔
ع	عین	وسط حلق۔	جہر، توسط، استفال، انفتاح، اصمات۔ کھڑی زیر ہے مد اصلی ہوگی۔
ل	لام	زبان کا کنارہ کچھ حصہ حافہ، ضاحک ناب۔ رباعی اور ثنیہ کے مسوڑھے۔	جہر، توسط، استفال، انفتاح، اذلاق، انحراف۔ زبر کی ادائیگی میں منہ اور آواز صاف کھل جائیں گے۔
م	میم	دونوں ہونٹوں کی خشکی سے	جہر، توسط، استفال، انفتاح، اذلاق، غنہ
ی	یا	جوف دھن۔	جہر، رخوت، استفال، انفتاح، اصمات۔ وصل میں مد اصلی ہوگی۔

			سے دال آ رہی ہے اظہار شفوی ہوگا۔
د	داؤ	نوک زبان ثنایا علیا کی جڑ۔	جہر، شدت، استفال، انفتاح، اصمات، قلقلہ۔ دال کا ضمہ معروف پڑھا جائے گا۔
ل	لام	زبان کا کنارہ کچھ حصہ حافہ، ضاحک، ناب رباعی اور ثنیہ کے مسوڑھے۔	جہر، توسط، استفال، انفتاح، اذلاق، انحراف۔ لام کا کسرہ معروف پڑھا جائے گا۔
ل	لام	....	لام مشدد ہے دو حرف کے برابر دیر لگے گی، کھڑی زبر ہے مد اصلی ہوگی۔ اسم اللہ کے لام کا ماقبل مکسور ہے باریک پڑھا جائے گا۔
ہ	ھا	اقصی حلق۔	ہمس، رخوت، استفال، انفتاح، اصمات۔ کسرہ معروف پڑھا جائیگا
ر	را	زبان کی پشت کا سرا، رباعی، ثنیہ کے مسوڑھوں سے مائل تالو کی طرف۔	جہر، توسط، استفال، انفتاح، اذلاق، تکریر، انحراف۔ را پر زبر ہے پُر ہوگی۔

سورۂ فاتحہ:۔ الحمد للہ رب العٰلمین

حروف لکھنے میں	حروف پڑھنے میں	مخارج	صفات و دیگر قواعد
ء	ھمزہ	اقصی حلق۔	جہر، شدت، استفال، انفتاح، اصمات۔ ہمزہ وصلی ہے وسط کلام میں حذف ہو جائے گا، ابتداء اور اعادہ میں پڑھا جائے گا۔
ل	لام	زبان کا کنارہ کچھ حصہ حافہ ضاحک، ناب رباعی اور ثنیہ کے مسوڑھے۔	جہر، توسط، استفال، انفتاح، اذلاق، انحراف۔ لام تعریف کا ہے اس کے بعد حروف قمری سے حا آرہی ہے اظہار ہوگا۔
ح	حا	وسط حلق۔	ہمس، رخوت، استفال، انفتاح، اصمات۔ حا پر زبر ہے ادائیگی میں منہ اور آواز صاف کھل جائیں گے۔
م	میم	دونوں ہونٹوں کی خشکی سے۔	جہر، توسط، استفال، انفتاح، اذلاق، غنہ۔ میم ساکن کے بعد چھبیس حروف میں

م	میم	دونوں ہونٹوں کی خشکی سے۔	جہر، توسط، استفال، انفتاح، اذلاق، غنہ۔ میم موقوف علیہ ہے ماقبل یائے مدہ میں مدعارض وقفی ہوگی۔ محل وقف کے اعتبار سے وقف تام اور کیفیت وقف کے اعتبار سے وقف بالاسکان اور وقف بالروم ہوگا۔ اسکان میں مد کی تین وجہیں ہوں گی طول، توسط اور قصر مع الاسکان۔ روم میں صرف قصر جائز ہوگا۔ توسط، طول مع الروم غیر جائز ہے۔

			کھڑی زبر ہے مد اصلی ہو گی۔
ن	نون	زبان کا کنارہ ناب ،رباعی اور ثنیہ کے مسوڑھے۔	جہر، توسط، استفال، انفتاح، اذلاق، غنہ۔ کسرہ معروف پڑھا جائیگا۔
ء	ھمزہ	اقصیٰ حلق	ہمزہ وصلی وسط کلام میں حذف ہو جائے گا
ل	لام	اس کا مخرج بیان ہو چکا ہے۔	لام تعریف کا ہے اس کے بعد حروف شمسی سے را آرہی ہے ادغام صغیر متقاربین تام ہوگا۔
ر	را	زبان کی پشت کا سرا رباعی ،ثنیہ کے موڑھوں سے مائل تالو کی طرف۔	جہر،توسط،استفال،انفتاح، اذلاق، تکریر، انحراف۔ را مشدد مفتوح ہے دونوں دفعہ پُر پڑھی جائے گی۔
ح	حا	وسط حلق۔	ہمس ، رخوت، استفال، انفتاح، اصمات
ی	یا	جوف دھن۔	جہر، رخوت، استفال، انفتاح، اصمات وصل میں مد اصلی ہوگی۔

(حصہ دوئم)

تکبیرات

وجہ تسمیہ:۔

ابتدائے بعثت میں چند روز کے لئے وحی کا سلسلہ (عارضی طور پر) منقطع ہوا چونکہ عالم کفر تو پہلے ہی سرکار ﷺ کو ہر طرح سے تکالیف پہنچانے کے درپے تھا چنانچہ اس عمل انقطاع پر کفار نے سرکار دو عالم ﷺ پر طعنہ زنی کی جس کی وجہ سے سرکار دو عالم ﷺ کا دل بوجھل ہوا لیکن ان بدبختوں کو کیا اندازہ تھا کہ

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

سرکار ﷺ کی پریشانی اللہ کریم کو کہاں گوارہ تھی چنانچہ اللہ کریم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو اپنے اصل روپ میں یہ پیغام دے کر بھیجا کہ (وَالْاٰخِرَةُ.......... فترضٰی) کہ اے محبوب ﷺ ہر آنے والی گھڑی آپ ﷺ کے لیے پہلے سے بہتر ہوگی آپ ﷺ کا رب آپ ﷺ کو اتنا عطا فرمائے گا کہ آپ ﷺ راضی ہو جائیں گے ادھر یہ پیغام پہنچا ادھر محبوب خدا ﷺ مسرت سے اپنی زبان اقدس سے یہ الفاظ ادا فرما رہے تھے۔

اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ لا الہ الا اللہ۔
واللہ اکبر۔ اللہ اکبر و لِللّٰہ الحمد

اس وجہ سے سورۂ والضحیٰ سے سورہ والناس تک کی ۲۲ سورتوں کے آخر پر تکبیرات سے ملا کر پڑھنا باعث برکت وثواب اور مسنون ہے۔

الحال المرتحل

الحال	منزل مقصود پر پہنچنے والی۔
المرتحل	منزل مقصود پر پہنچ کر دوبارہ سفر پر روانہ ہونے والا۔

توضیح:۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قرآن کریم ختم پر دوبارہ شروع کرنے والے کو سرکار دو عالم ﷺ نے بہترین انسان قرار دیا اور اس عمل خیر کو کریم آقا ﷺ نے اعمال میں بہترین اور پسندیدہ عمل قرار دیا ہے۔

پروفیسر صاحبزادہ قاری محمد مشتاق انور

اس وقت ہمارے سامنے قرآن کریم کو صحیح تلفظ اور آداب کی رعایت کے ساتھ پڑھنے کیلئے لکھی گئی علمی وفنی اور تدریسی کتاب **افہام التجوید** ہے جس میں علم وفن کی تجلیاں ہیں اور اس کی فنی حیثیت پر اس شعبہ کی مقتدر شخصیات مثلاً الشیخ الاستاذ السید محمد علی شرف الدین یمنی رحمہ اللہ، استاذ القراء قاری خوشی محمد الازہری رحمہ اللہ، زینت القراء افتخارِ پاکستان قاری غلام رسول، عمدۃ المشائخ یادگارِ اسلاف صاحبزادہ پروفیسر محبوب حسین چشتی، نامور شاعر اور ادیب استاذ العلماء پیر طریقت علامہ صاحبزادہ محمد اسماعیل فقیر الحسنی، برادرِ طریقت پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری اور اخی مکرم قاری اللہ بخش کے علاوہ دیگر اہل علم کی آرا بھی شامل ہیں جو اس عظیم کتاب کی علمی وفنی حیثیت کے تعین کے لئے بہت کافی ہیں مصنف کتاب استاذ القراء جناب قاری محمد مشتاق انور بڑے صاحبِ کمال انسان ہیں پیشے کے اعتبار سے بھی استاذ ہیں آجکل گورنمنٹ کالج آف کامرس جوہر آباد میں تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ان کی ولادت 1964ء میں ہوئی مقام ولادت للہ شریف (ضلع جہلم) ہے۔

برادر پروفیسر قاری محمد مشتاق انور نے قرآن کریم پھلروان (چبہ پرانا بھلوال) ضلع سرگودھا میں حفظ کیا۔ محترم حافظ قاری محمد افضل آپ کے استاد تھے پھر انہوں نے انٹرنیشنل قرات اکیڈمی راولپنڈی میں فضیلۃ الشیخ السید محمد علی شرف الدین یمنی اور حضرت قاری خوشی محمد الازہری رحمہ اللہ سے اکتساب علم کیا ان کے سینے میں علم قرآن کو عام کرنے کی لگن رچی بسی ہوئی ہے وہ اپنے کالج کے سٹوڈینٹس اور اپنے حلقہ احباب میں تجوید وقرات کی اہمیت اجاگر کر کے پہلے انہیں شوق دلاتے ہیں اور پھر قاری قرآن بنا دیتے ہیں۔ ہم پُر امید ہیں کہ قاری محمد مشتاق انور کی کتاب ان کے شوق اور مشن کی تکمیل وترویج کا ذریعہ بنے گی۔

محمد محبوب الرسول قادری
0300/0321-9429027

اسلامک میڈیا سنٹر
27/A (گنج بخش مارکیٹ) داتا دربار مارکیٹ، لاہور
0300/0321-9429027
042-37214940